میرے حامد رضا عاشقِ مصطفیٰ
نائبِ اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

تذکرۂ جمیل

۸ ۰ ھ ۴ ۱

سوانح حضرت حجۃ الاسلام

از حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

خوشتری پبلی کیشنز

https://alislami.net

تذکرہ جمیل

۱۴ ھ ۰۸

حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قادری رضوی بریلوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی

سوانح حیات

اور نعتیہ اشعار پر مبنی مایہ ناز منفرد کتاب

نگارش

حضرت مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی، سنی رضوی اکاڈمی ماریشس

بانی و سربراہ سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تکمیل آرزو

حضرت علامہ مولانا مفتی تقدس علی خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ

توثیق جلیل

ادیب شہیر شمس الحسن حضرت شمس بریلوی

نظر ثانی

صدر العلماء حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد تحسین رضا خاں صاحب قبلہ

شیخ الحدیث جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر

رضائے خوشتر فاؤنڈیشن

https://alislami.net

شاہ حامد رضا پیشوائے زمن
ذکر اس کا ہے اب بھی چمن در چمن

نامِ تھا اس کا حامد وہ محمود تھا
ذات تھی اس کی تنہا مگر انجمن

https://alislami.net

آئینہ بندیاں

۱	تعارف	۷
۲	تذکرۂ جمیل کی توثیق جلیل	۱۱
۳	جلوۂ آرائیاں	۲۶
۴	حسنِ انتساب	۷۶
۵	صدائے بازگشت	۷۸
۶	تذکرۂ جمیل کی روایاتی سندیں	۸۰
۷	بریلی کہاں ہے؟	۸۲
۸	سراپائے کمال	۸۴
۹	حیات عالی قدر حجۃ الاسلام ایک نظر میں	۸۵
۱۰	تاریخی پس منظر	۸۸
۱۱	حافظ کاظم علی خاں تحصیلدار (سٹی مجسٹریٹ)	۹۱
۱۲	قدوۃ الواصلین حضرت مولانا رضا علی خاں	۹۲
۱۳	خاتم المحققین مولانا نقی علی خاں	۹۴
۱۴	امام احمد رضا کی سوانح زندگانی انھیں کی زبانی	۹۶
۱۵	شہید محبت کی دنیا سے رحلت	۱۰۰
۱۶	نمودِ صبح	۱۰۱
۱۷	عہدِ طفلی	۱۰۲
۱۸	تعلیم و تربیت	۱۰۳
۱۹	مدّت تربیت	۱۰۵
۲۰	خاندانِ رضا کی مدت فتویٰ نویسی	۱۰۶
۲۱	جلسۂ دربار حق و ہدایت میں حجۃ الاسلام کی شرکت	۱۱۳
۲۲	حامد رضا نائب امام احمد رضا	۱۱۴

https://alislami.net

۲۳	حج وزیارت	۱۱۶
۲۴	امام احمد رضا کی معیت وخدمت میں حامد رضا	۱۱۷
۲۵	قضاوقدر کا فیصلہ	۱۱۹
۲۶	سرعتِ تحریر	۱۲۱
۲۷	تمہید رسالہ الاجازۃ المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ	۱۲۵
۲۸	الدولۃ المکیہ کا شاہکار اردو ترجمہ	۱۳۸
۲۹	تقریظِ منظوم کا منظوم ترجمہ	۱۴۱
۳۰	کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم	۱۴۶
۳۱	الولد سرٌّ لابیہ	۱۵۳
۳۲	تاریخ گوئی	۱۵۵
۳۳	وظیفۂ روز وشب	۱۵۸
۳۴	حجۃ الاسلام بانی منظر اسلام	۱۶۱
۳۵	حجۃ الاسلام منظر اسلام میں بحیثیت محدث بریلوی اور صدر المدرسین	۱۶۵
۳۶	دار العلوم منظر اسلام کا شاندار اجلاس	۱۶۷
۳۷	مشاہیر خلفا	۱۶۸
۳۸	تصنیفات	۱۷۰
۳۹	اسفار	۱۷۱
۴۰	نقل مفاوضہ عالیہ امام بریلوی قدس سرہٗ بنام مولوی اشرف علی تھانوی	۱۷۳
۴۱	یکسر ہزار سودا	۱۷۸
۴۲	اے تماشا گاہِ عالم روئے تو	۱۸۲
۴۳	لاہور کا فیصلہ کن مناظرہ	۱۸۳
۴۴	مناظرہ میں علما ومشائخ اہلسنت کا ہجوم	۱۸۴
۴۵	’’مرا دین پارۂ ناں نہیں‘‘	۱۸۵
۴۶	ملّتِ بیضا کے لئے خون کا نذرانہ	۱۸۷
۴۷	شجرۂ نسب	۱۸۸

https://alislami.net

۴۸	نبیرۂ اکبر کی ولادت باسعادت	۱۸۹
۴۹	دارالعلوم منظر اسلام ماہنامہ اعلیٰحضرت بریلی اپنے پس منظر میں	۱۹۳
۵۰	نبیرۂ اصغر کی ولادت باسعادت	۱۹۶
۵۱	نبیرۂ اکبر حجۃ الاسلام	۱۹۷
۵۲	مولانا ضیاء الدین احمد قادری	۱۹۹
۵۳	معاصر	۲۰۶
۵۴	مولانا حبیب الرحمٰن خاں شیروانی	۲۰۶
۵۵	مولانا شاہ عبدالباری فرنگی محلی لکھنؤ	۲۰۷
۵۶	مولانا رحم الٰہی مظفر نگری	۲۰۷
۵۷	مولانا شاہ عبدالسلام جبلپوری	۲۰۸
۵۸	مولانا امجد علی اعظمی	۲۰۸
۵۹	مولانا عبدالاحد محدث پیلی بھیتی	۲۱۰
۶۰	تلامذہ	۲۱۱
۶۱	احوالِ پاکیزہ مکرم مفتی اعظم	۲۱۲
۶۲	علامہ حسنین رضا خاں بریلوی	۲۱۷
۶۳	حضرت مولانا تقدس علی خاں	۲۱۸
۶۴	مولا مفتی محمد اعجاز ولی خاں رضوی بریلوی	۲۲۰
۶۵	محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد	۲۲۲
۶۶	نائب اعلیٰ حضرت کی رحلت	۲۳۲
۶۷	حضرت حجۃ الاسلام کے سلاسل طریقت	۲۳۴
۶۸	حضرت حجۃ الاسلام کا شجرۂ طریقت	۲۳۵
۶۹	مرشد گرامی	۲۴۸
۷۰	چار یار	۲۵۳
۷۱	بیاض پاک حجۃ الاسلام	۲۵۵
۷۲	نذرانۂ عقیدت بارگاہ سیدنا اعلیٰحضرت قدس سرہٗ از مصنّف	۲۷۱

https://alislami.net

تعارف مصنف

ماخوذ از ''مفتی اعظم اور ان کے خلفاء''

ولادت

سیاح عالم حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ محمد ابراہیم خوشتر رضوی بن محمد صدیق مرحوم اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ کے وصالِ پر ملال ۲۵ رصفر المظفر ۱۳۴۰ھ کے ۸ سال ۷ ماہ چھ دن بعد ۶ رشوال المکرم بروز ہفتہ ۱۳۴۸ھ مغربی بنگال چوبیس پرگنہ کے ریلوے جنکشن نبڈیل میں پیدا ہوئے۔

تعلیم وتربیت

علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر رضوی کی تعلیم کا آغاز مشہور ریلوے ورکشاپ شہر جمال پور ضلع مونگیر بہار سے ہوا۔ ابتدائی تعلیم اردو، فارسی، حساب و کتاب کے علاوہ حفظ قرآن مجید کی تکمیل یہیں حافظ نصیر الدین سے کی۔ علامہ خوشتر کی زندگی کی صرف دس بہاریں گزری تھیں کہ حفظ قرأت وتجوید کی سعادت لازوال سے مالامال ہو گئے۔

علامہ محمد ابراہیم خوشتر مولانا احسان علی رضوی مظفر پوری کی معیت اور ان کی سرپرستی میں بریلی شریف آئے اور یہاں پر دار العلوم منظر اسلام، دار العلوم مظہر اسلام بریلی میں تعلیمی وابستگی اختیار کی۔ حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، نحو، صرف وغیرہ علوم وفنون میں کمال حاصل کیا۔

مولانا غلام یزدانی رضوی اعظمی کے ایما پر آپ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد پہنچے اور وہاں محدّثِ اعظمِ پاکستان مولانا سردار احمد رضوی کی خدمت میں حاضر ہو کر خصوصیت کے ساتھ کتب حدیث کا دورہ کیا، اور مظہر اسلام فیصل آباد سے سند فراغت حاصل فرمائی۔

https://alislami.net

اساتذہ کرام

علامہ خوشتر رضوی کے اساتذہ میں وہ آفتاب و ماہتاب زمانہ ہیں جنکا چرچہ آج عالم میں ہو رہا ہے۔ جو علم و فضل، زہد و تقویٰ، ریاضت و عبادت اور میدان افتاء میں کامل و اکمل ہیں۔

۱۔شہزادۂ اکبر اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا قادری بریلوی۔

۲۔تاجدار اہل سنت مفتی اعظم مولانا الشاہ مصطفےٰ رضا نوری بریلوی۔

۳۔ادیب عصر ابو المعانی مولانا ابرار حسن رضوی تلہری مدیر ماہنامہ یادگار رضا بریلی۔

۴۔بحر العلوم حضرت مولانا مفتی سید محمد افضل حسین رضوی مونگیری۔

۵۔محدث اعظم بریلی علامہ مولانا ابو الفیضان محمد احسان علی رضوی مظفر پوری۔

۶۔نبیرۂ اعلیحضرت مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا جیلانی بریلوی۔

۷۔محدث اعظم پاکستان مولانا ابو الفضل محمد سردار احمد رضوی بانی جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

۸۔ استاذ العلماء مولانا مفتی تقدس علی خاں رضوی بریلوی شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ۔

۹۔ حضرت علامہ مولٰینا غلام یزدانی رضوی اعظمی سابق مدرس دار العلوم مظہر اسلام بریلی۔

۱۰۔ ادیب شہیر مترجم کتب متعددہ علامہ شمس الحسن شمس بریلوی مقیم کراچی۔

درس و تدریس

علامہ ابراہیم خوشتر ۱۹۵۲ء میں بریلی شریف سے فیصل آباد پہنچے اور تدریسی زندگی کا آغاز گوجر خاں ضلع راولپنڈی سے کیا۔ پھر ساہیوال میں ۱۹۶۲ء تک قیام پذیر رہے ان شہروں میں خطابت و امامت کے ساتھ دار العلوم رحمانیہ گوجر خاں، جامع شرقیہ رضویہ ساہیوال کے اہتمام اور درس و تدریس کی خدمت بھی متعلق رہی۔

علامہ خوشتر ۱۹۶۳ء میں خطیب کی حیثیت سے کولمبو (سیلون) تشریف لے گئے۔ یہاں پر صرف چند ہی ماہ میں خانقاہی فتوحات کا دروازہ کھل گیا۔ یہاں پر بھی تدریسی سلسلہ شروع کیا۔ آپنے حلقۂ ذکر و فکر کا غلغلہ بلند کیا۔ اور بہت سے افراد کو سلسلۂ رضویہ میں داخل فرمایا۔

https://alislami.net

بیعت وخلافت

علامہ محمد ابراہیم خوشتر بڑی خوبیوں کے حامل ہیں۔ آپ نے محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رضوی کی معیّت میں پہلا حج کیا۔ کراچی کے زمانہ قیام میں حکیم الاسلام مولانا حسنین رضا رضوی بریلوی کی صحبت وخدمت حاصل رہی۔ مدینہ طیبہ میں قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رضوی کی خدمت میں ۵۴ دن حاضر رہ کر فیض باطن اور اجازت بیعت سے مالا مال ہوئے۔ کولمبو (سیلون) سے واپسی پر بریلی شریف کی حاضری سے شرفیاب ہوئے اور حضور مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا نوری بریلوی قدس سرہٗ نے اپنی اجازت وخلافت سراپا کرامت عطا فرمائی اور سند خلافت پر ''ولد اعز'' لکھکر نشان منزل بھی دیدیا اور اپنا دیوان ''سامانِ بخشش'' بھی علامہ خوشتر کو عطا فرمایا۔

علامہ خوشتر کو حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا بریلوی نے بھی اجازت عطا فرمائی اور قیام کراچی کے دوران مفسرِ اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا بریلوی نے بھی آپ کو سلسلۂ قادریہ رضویہ حامدیہ میں اجازت سے سرفراز فرمایا۔

عالمی سیر وسیاحت

حضرت علامہ محمد ابراہیم خوشتر رضوی ۱۹۶۳ء میں کولمبو اور ۱۹۶۵ء کو ماریشس سربراہ امور مذہبیہ کی حیثیت سے مقیم رہے۔ جامع پورٹ لوئس مسجد (افریقہ) میں امامت وخطابت کے ذریعہ رشد و ہدایت، تبلیغ و اشاعت کا شاندار آغاز کیا ۔۔۔ امام احمد رضا بریلوی کے نام کا تعارف اور کام کی ہمہ گیر اشاعت آپ کی زندگی کا مقصد زرّیں ہے۔

۱۹۶۹ء میں ماریشس سے مع اہل وعیال حج وزیارت کی سعادت حاصل کی۔ اور آپ کو مشرق وسطیٰ کی سیاحت کا موقع میسر آیا۔ ۱۹۷۲ء میں کراچی پھر ۱۹۷۳ء میں کولمبو سیلون پہنچے اور اس سال تیسری بار حج وزیارت کا موقع ملا۔ شام وعراق کے مزارات کی زیارت کرتے ہوئے شہنشاہ بغداد غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے حضور حاضر ہوئے۔ بعدہٗ ماریشس کی طرف کوچ کیا۔ قضا وقدر کے فیصلے کے مطابق پھر پاکستان تشریف لائے۔ اور یہاں سے ۱۹۷۵ء میں برطانیہ کا تبلیغی سفر اختیار کیا۔ اور اس طرح مسلک امام احمد رضا بریلوی کا فیضان یورپ تک

https://alislami.net

پہنچا۔ علامہ خوشتر کی بدولت یورپ کے ہر علاقہ میں عرس قادری رضوی، یوم امام احمد رضا کی دھوم مچ گئی۔

علامہ ابراہیم خوشتر نے ۱۹۹۰ء/۱۴۱۰ھ میں پیرس کا تبلیغی سفر فرمایا اور یہاں پر ہونے والے گیارہویں اور محرم کے پروگراموں میں شرکت کی اور امام احمد رضا بریلوی کا پیغام سنایا۔ علامہ خوشتر اس وقت مانچسٹر برطانیہ میں قیام گزیں ہیں اور مسلک اہلسنت کا کام پوری دنیا میں کر رہے ہیں۔

شعروشاعری

حضرت علامہ محمد ابراہیم خوشتر شعروشاعری کے میدان میں بھی ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ آپ نے شعر گوئی تاجدارِ علم وفن مفتی اعظم قدس سرہٗ سے سیکھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے کلام میں وہ چاشنی پائی جاتی ہے جو دوسرے شعرا کے مقابلے میں درجہ اتم کا درجہ رکھتی ہے۔ تخلص ''خوشتر'' اختیار کیا۔ مفتی اعظم کے وصال پر ملال پر ۱۴۰۲ھ میں ''فراق مفتی اعظم ہند'' (۱۹۸۱ء) کے عنوان سے ایک تاریخی منقبت کہی جو ۳۵/اشعار پر مشتمل ہے، نمونہ کے طور پر چند شعر ملاحظہ ہوں۔

ے کیا بتاؤں کون کیسا مقتدا جاتا رہا — مقتدا کرتے تھے جس کی اقتدا جاتا رہا
خوبصورت خوب سیرت خوش لقا جاتا رہا — خوبی خوباں کا جو معیار تھا جاتا رہا
احمد نوری نے دی جس کی ولادت کی خبر — اس بشارت کی خبر کا مبتدا جاتا رہا
جس نے دی تھی یہ دعا خوشتر کو خوشتر کر خدا — آہ! وہ خوشتر کا خوشتر خوش ادا جاتا رہا

✪✪✪✪✪✪✪✪✪✪✪✪✪✪✪✪✪✪

https://alislami.net

تذکرۂ جمیل کی توثیق جلیل

ادیب شہیر حضرت علامہ شمس الحسن صاحب شمسؔ بریلوی کراچی پاکستان

○○○○○○○

افراد کی داستانہائے حیات ہوں یا انفرادی سوانح عمریاں، ان کی نگارش کا طریقۂ کار برصغیر پاک و ہند میں موجودہ صدی ہجری میں شروع ہوا۔ اس سے قبل عربی مؤرخین ہی کے اس طریقے کو اپنایا جاتا تھا اور طبقات ہی کی ہیئت اور نوعیت میں کتب سوانح مرتب کی جاتی تھیں طبقات کے سلسلے میں یہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ کوئی ایسا فن نہیں ہے جس پر ان مؤرخین حضرات نے کتب طبقات مرتب نہ کی ہوں۔

تاریخ ملوکیت کے بعد بھی وہ صنف انشاء ہے جو انشا پردازی کی دوسری اصناف سے کامیاب اور مقبول رہی ہے۔ یہ تاریخ نگاری ہی کی ایک نوع خاص ہے۔ طبقات نگاری کا بنیادی اور مرکزی نقطہ فن اسماء الرّجال ہے۔ دوسرے علوم کی طرح علم ''اسماء الرجال'' پر بھی ہمارے اسلاف کرام نے جن کا تعلق عرب وعجم اور ماورائے ہند و پاک سے تھا ایک گرانقدر سرمایہ اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ اور آج بھی یہ سرمایہ ہماری دسترس میں ہے۔ اور جب تک فن حدیث باقی ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک باقی رہے گا، یہ فن بھی زندہ رہے گا کہ دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ فن اسماء الرجال کا یہ سرمایہ اور اس موضوع پر مرتب ہونے والی تالیفات راویان حدیث مبارکہ کے بہت ہی مختصر احوال پر مشتمل ہیں۔ جس کا سبب یہ ہے کہ لاکھوں راویان حدیث میں سے ہر ایک کے لئے اگر دو یا چار سطریں مخصوص کر دی جائیں تو ان سطور کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہوگی۔ اور ان کے لئے لاکھوں صفحات درکار ہوں گے جن کا انصرام اشاعت ممکن نہیں ہے۔ پس ہر ایک راوی کے لئے ایک دو سطروں کو کافی سمجھا گیا۔ جس میں ان کا اسم گرامی مع کنیت (اگر کنیت ہے) مقام ولادت و مقام وفات اور بحیثیت راوی ان کے سرمایہ اعتبار کو بیان کر دیا گیا ہے۔

https://alislami.net

تدوین حدیث کا سلسلہ چوتھی صدی ہجری کے اوائل سے ختم ہو گیا۔ قرنہائے ماقبل میں حدیث مبارکہ کی صحت اور اس کے دیگر خصوصیات روایت کے اظہار کے لئے فن اسماء الرجال پر کتب تالیف ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ کتب اسماء الرجال کی تالیف و تدوین کے بعد ''طبقات'' پر بھی کتب کی تالیف کا کام شروع ہو گیا۔ چھٹی صدی ہجری سے آٹھویں صدی ہجری کے درمیان طبقات پر جو کتابیں تالیف ہوئیں ان میں یہ کتابیں بہت معتبر سمجھی جاتی ہیں۔ واضح ہو کہ یہ کتب طبقات عمومی پر نہیں ہیں بلکہ طبقات المحدثین پر ہیں۔

① علامہ شیخ ابو الولید یوسف بن عبد العزیز دبّاغ	م ۵۴۶ھ	طبقات المحدثین
② علامہ حافظ ابن الجوزی	م ۵۷۷ھ	طبقات المحدثین
③ علامہ محدث ابن دقیق العید	م ۷۰۲ھ	طبقات المحدثین
④ علامہ ابو عبد اللہ شمس الدین محمد المعروف بہ علامہ ذہبی	م ۷۴۸ھ	طبقات المحدثین
⑤ علامہ تقی الدین محمد بن ابی فہد مکی	م ۸۱۷ھ	طبقات المحدثین

پانچویں صدی ہجری ہی میں طبقات نگاری ایک مستقل موضوع نگارش بن گیا تھا۔ اور اس قدر تیزی سے اس موضوع پر کتب تالیف کی گئیں کہ اگر صرف اس موضوع طبقات ہی پر نگارشات کو شمار کیا جائے تو ان کتابوں سے اسلامی ادب کا ایسا وقیع سرمایہ مرتب ہو جائے گا کہ کوئی دوسری زبان اس کا جواب پیش نہیں کر سکے گی۔

طبقات صحابہ کرام پر تالیف ہونے والی کتب میں طبقات ابن السعد کو اوّلیت کا شرف حاصل ہے کہ یہ تیسری صدی ہجری کی تالیف ہے۔ طبقات ابن سعد کے بعد ''الاستیعاب'' ہے جس کے مصنف امام ابو عمر یوسف بن عبد البر اندلسی ہیں۔ یہ پانچویں صدی کے اوائل میں مرتب ہوئی۔ طبقات ابن سعد کی طرح ''الاستیعاب'' میں طبقات صحابہ پر مشہور و معتمد کتاب ہے۔ ساتویں صدی ہجری میں طبقات صحابہ پر مرتب ہونے والی مشہور کتاب ''اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ'' ہے۔ جو علامہ ابن اثیر جزری م ۶۳۰ھ کی ایک مقبول اور مستند تصنیف ہے۔ آج بھی اس کا ترجمہ (اردو) دستیاب ہے۔ مصر میں اصل کتاب شائع ہو چکی ہے۔ ''اسد الغابہ'' کے بعد

https://alislami.net

علامہ ابن حجر عسقلانی کی ''الاصابہ فی تمیز الصحابہ'' ہے۔ جو نویں صدی ہجری کے اوائل میں تالیف ہوئی۔ اور آٹھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

جب اصحاب فکر ونظر نے دیکھا کہ صحابہ کرام کے حالات پر (گو وہ مختصر ہی صحیح) بہت کچھ لکھا جا چکا ہے تو انھوں نے حضرات تابعین و تبع تابعین کے احوال کو موضوع نگارش بنایا۔ اس موضوع پر مرتب ہونے والے طبقات میں ان طبقات نے زیادہ شہرت حاصل کی۔

① علامہ خطیب بغدادی	م ۴۶۳ھ	طبقات یا تاریخ بغداد
② علامہ حافظ ابوالقاسم ابن عساکر المعروف ابن عساکر	م ۵۷۱ھ	طبقات یا تاریخ دمشق
③ امام ہمام شیخ عبداللہ یافعی	م ۷۵۰ھ	مراۃ الجنان
④ امام احمد المطلبی	م ۶۶۰ھ	تاریخ حلب
⑤ علامہ عبدالحی بن الحماد حنبلی	م ۱۰۸۹ھ	شذرات الذہب (آٹھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے)

شذرات الذہب دنیائے علم وادب کی مشہور کتاب ہے۔ اور بعد کے مصنفین کے لئے ایک اہم ماخذ ہے۔ یہ کتاب ہزار سالہ ارباب علم وفضل اور اکابر ملت کا تذکرہ ہے۔

علامہ قاضی احمد بن خلکان	م ۶۸۰ھ	وفیات الاعیان

یہ کتاب حضرات تابعین رضی اللہ عنہم کے احوال و تذکرے سے شروع کی گئی ہے اور ساتویں صدی ہجری کے وسط تک ملّتِ اسلامیہ میں جو اکابر علماء وصلحاء اور ادیب گزرے تھے ان کے سوانح اور تراجم تحریر کئے ہیں۔ طبقات اور سوانح میں یہ بہت ہی معتبر کتاب ہے۔ اب تک طبقات پر جو کتابیں تالیف ہوئیں وہ کسی ایک صدی سے مخصوص نہیں تھیں۔ اب مصنفین اور مؤلفین نے اس عہد میں ایک نئی راہ نکالی اور کئی ایک مصنّف نے کسی ایک صدی کے اکابر، ادبا، فضلا کے احوال کو اپنی تالیف میں منضبط کیا۔ اس سے ایک اہم فائدہ یہ ہوا کہ ہزاروں اسامی کو منضبط کرنے والی طبقات کی تالیف میں احوال بہت ہی اختصار سے قلمبند کئے جاتے تھے اب ایک صدی کے ادباء وفضلاء کی تحقیق نے قدرے تفصیل کی گنجائش پیدا کردی۔

ان طبقات قرونیہ (یا قرن وار طبقات) کا آغاز آٹھویں صدی ہجری کے اکابر و ادبا

https://alislami.net

وصلحا سے کیا گیا۔اور

① علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے کتاب کو''الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ'' سے موسوم کیا۔ یہ آٹھویں صدی ہجری کے اکابر و اعیان پر مشتمل ہے، چار ضخیم جلدوں پر تمام ہوتی ہے۔

② علامہ حافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی م ۹۰۲ھ ''الضوء اللامع لاھل القرن التاسع'' کے نام سے موسوم ہے۔ نصف صدی ہجری کے علماء و فضلاء اور اکابر کے احوال پر مشتمل ہے بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔

③ علامہ حافظ نجم الدین دمشقی م ۱۰۶۱ھ ''الکوکب السائرہ فی اعیان المأۃ العاشرہ''۔

④ علامہ محمد بن المحیتمی دمشقی م ۱۱۱۱ھ ''خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر'' بارہ جلدوں پر مشتمل ہے

⑤ علامہ الحسنبل المراری دمشقی م ۱۲۰۵ھ ''سلک الدّرر فی اعیان القرن الثانی عشر''۔

⑥ علامہ شیخ عبدالرّزاق البیطار دمشقی م ۱۳۳۵ھ ''حلیۃ البشر فی اعیان القرن الثالث عشر''۔

⑦ علامہ راغب طبّاخ م ۱۳۷۰ھ اعلام النبلاء

اعلام النبلاء نے قبول عام کی سند حاصل کی، حلب کے ان اکابر مصنّفین اور اکابر علماء کے احوال پر مشتمل ہے جن کا تعلق تیرہویں صدی ہجری اور وسط قرن چہاردہم ہجری سے تھا۔ جو مملکت شام سے تعلق رکھتے تھے۔ تیرہویں صدی ہجری کے اعیان و اکابر پر ایک اور مشہور کتاب شائع ہوئی جس کے مصنّف

⑧ علامہ شیخ جمیل شافعی دمشقی م ۱۳۷۵ھ ہیں۔ کتاب کا نام ''روض البشر فی اعیان قرن الثالث عشر'' ہے۔

⑨ علامہ محمود شکری آلوسی م ۱۳۴۲ھ المسک الاذفر۔

یہ طبقات پر بہت مشہور کتاب ہے تیرہویں صدی اور چودہویں صدی کے اوائل تک جو اکابر علماء بغداد میں گزرے ہیں ان کے سوانح اور احوال پر مشتمل ہے۔

مصر و شام و عراق و حجاز کے اکابر علما اور مصنفین کے احوال بھی بعض کتب تالیف ہوئیں، ان میں مصر کے مشہور ادیب جرجی زیدان کی کتاب طبقات پر ''اشہر مشاہیر الشرق'' بہت پسند کی گئی۔

یہ طبقات مذکورہ میں کسی ایک طبقے کیلئے مختص نہیں ہے۔ ان طبقات میں اکابرِ ملّت، علمائے کرام، ادبا، صوفیا اور زہّاد حضرات سب ہی شامل تھے۔ جنہوں نے اپنے اپنے عصر میں شہرت کے منازل طے کئے۔ اس لئے ان طبقات کے ادبی اصلاحی طبقات الرجال سے الگ

https://alislami.net

ہوجاتے ہیں احوال اکابر و مصنفین پر شعبہ وار یا صنف وار طبقات کا دائرہ چونکہ بہت وسیع ہے۔ اس کو ایک کتاب میں جمع کردینا محال ہے۔اس لئے صاعبان تصنیف وتالیف نے ایک ایک فن اور ایک ایک علم کے ارباب فضل و کمال کے احوال کے جمع کرنے پر قلم اٹھایا چنانچہ طبقات الادباء، طبقات الحفّاظ (محدثین کرام کا تذکرہ) طبقات المفسرین، طبقات الفقہاء، طبقات الشافعیہ، طبقات الحنابلہ، طبقات الحنفیہ ، طبقات الصوفیہ، یہ کتابیں تصنیف کی گئیں۔ یہاں اتنا موقع نہیں کہ میں ان تمام طبقات کا آپ سے تعارف کراؤں۔

اس برصغیر پاک و ہند میں ان کتب طبقات سے متاثر ہوکر آٹھویں صدی ہجری میں امیر خورد کرمانی (م ۷۷۰ھ) نے ''سیر الاولیاء'' مرتب کی۔جس میں بعض اکابر خاندان چشتیہ کا تذکرہ ہے سیر الاولیاء کے بعد برصغیر پاک و ہند کے مشہور صوفی شیخ جمال کا تذکرہ ''سیر العارفین'' ہے یہ دسویں صدی ہجری میں مرتب ہوا اسمیں سلسلہ چشتیہ کے جیّد بزرگوں اور سلسلہ سہروردیہ کے سات مشائخ کا تذکرہ ہے۔اس کے بعد آٹھویں صدی ہجری کے مشہور محدث علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ''اخبار الخیار'' مرتب فرمایا۔ یہ مشائخ ہند (صوفیائے ہند) کا ایک جامع تذکرہ ہے اور آج بھی اصل متن فارسی اور اردو میں دستیاب ہے۔جس طرح سیر العارفین اس دو خانوادوں یعنی چشتیہ اور سہروردیہ کا ایک منتخب تذکرہ ہے۔اسی طرح علاقائی نقطۂ نظر سے عہد جہانگیری میں لکھا جانے والا ایک تذکرہ ''حدیقۃ الاولیاء'' ہے۔ یہ تذکرہ سندھ کے مشائخ سے مخصوص ہے حدیقۃ الاولیاء کا متن فارسی ہے۔عہد جہانگیری کا ایک اور تذکرہ صوفیہ یا طبقات مشائخ گلزار ابرار ہے۔جس کے مؤلف شیخ غوثی منڈادی ہیں۔لیکن یہ تذکرہ مستند حالات پر مبنی نہیں ہے اس وجہ سے مقبول نہیں ہوا ہے۔اس کا اصل متن نایاب ہے۔صرف ترجمہ ''گلزار ابرار'' کے نام سے ملتا ہے۔

گلزار ابرار کے بعد ''حضرات قدس'' ایک قابل ذکر تذکرہ ہے۔مشائخ نقشبندیہ کا ایک مستند اور معتبر تذکرہ ہے۔جس کو ہم ''طبقات مشائخ نقشبندیہ'' سے تعبیر کرسکتے ہیں۔ یہ تذکرہ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد آپ کے ایک مرید خاص مولانا بدرالدین احمد سرہندی نے مرتب کیا ہے۔

https://alislami.net

شاہجہانی عہد میں طبقات مشائخ پر دو تذکرے قابل ذکر ہیں۔ یہ دونوں تذکرے شاہزادہ مظلوم ومقتول داراشکوہ کے خامۂ حقیقت نگار کا اثر ہیں۔ ''سکینۃ الاولیاء'' حضرت میاں میر اور ان کے خلفاء کے حالات پر مشتمل ہے۔ اور دوسرا ''سفینۃ الاولیاء'' ہے جس کا سالِ تصنیف ۱۶۴۰ء ہے۔

سفینۃ الاولیاء میں ۴۱۱ر بزرگان دین وملت یعنی ارباب طریقت کا ذکر ہے۔ لیکن اختصار کے ساتھ دونوں تذکروں کی زبان فارسی ہے۔ ایران اور برصغیر پاک وہند سے یہ مُتُون اور ان کے ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ برصغیر پاک وہند میں صوفیاء کرام کے ان مختصر تذکروں کے علاوہ شاہی سرپرستی میں طبقات الامراء بھی مرتب ہوئے۔ طبقات الامراء میں ''ذخیرۃ القوانین'' دور شاہجہانی کا ایک گرانقدر ''تذکرۃ الامراء'' ہے۔ زبدہ المقامات اور حضرات قدس بھی خاندان نقشبندیہ کے جامع تذکرے ہیں۔ جن کا تعلق گیارہویں صدی ہجری سے ہے۔ ان دو میں ''زبدۃ المقامات'' کی حیثیت تو ایک سوانح عمری کی ہے۔ البتہ ''حضرات قدس'' اکابر ومشائخ سلسلۂ نقشبندیہ کا معتبر تذکرہ ہے۔

بارہویں صدی ہجری میں ''مآثر الکرام'' سید آزاد بلگرامی کے قلم سے ایک گرانقدر تذکرہ ہے۔ اگرچہ بظاہر اس کی حیثیت ایک علاقائی تذکرہ کی ہے کہ اس میں علماء وصلحائے بلگرام کا ذکر ہے۔ لیکن حقیقتاً اس میں برصغیر پاک وہند کے بہت سے علمائے کرام اور مشائخ عظام کا ذکر آ گیا ہے۔ اور اس کی حیثیت ایک عمومی تذکرہ کی ہوگئی ہے۔ ''مآثر الکرام'' اپنے محاسن کے باعث بہت مقبول ہوا۔ اور اس کی قبولیت نے اس برصغیر میں اصحاب فکر اور ارباب قلم کو تذکرہ نگاری کی راہ پر سرگرم رفتار بنا دیا۔ چنانچہ مآثر الکرام کے بعد برصغیر پاک وہند میں متعدد تذکرے بحیثیت طبقات کئے گئے۔

تیرہویں صدی کے اواخر اور چودھویں صدی میں طبقات پر لکھی جانے والی کتب یا تذکروں میں حکیم غلام سرور لاہوری کا تذکرہ خزینۃ الاصفیاء (جسکی زبان فارسی ہے) تذکرہ علمائے ہند یا تذکرہ رحمٰن علی (متن کی زبان فارسی ہے) ''فوائد البہیہ'' از علامہ عبدالحئی لکھنوی (فرنگی محلی) اور ''حدائق الحنفیہ'' از علامہ فقیر محمد جہلمی یادگار تذکرے یا کتب طبقات ہیں ''حدائق الحنفیہ'' کی اشاعت ۱۳۱۲ء کے بعد ایک اور مبسوط تذکرہ ''نزہتہ الخواطر'' جو آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اور جسکی ساتویں اور آٹھویں جلد کسی قدر ضخیم ہے شائع ہوا۔ نزہتہ الخواطر کے سلسلہ میں شمس بریلوی آئندہ اوراق میں کچھ تفصیل

https://alislami.net

پیش کرے گا۔ یہاں مختصر فوائد البہیہ، تذکرہ رحمٰن علی اور حدائق حنفیہ کے سلسلہ میں کچھ عرض کروں گا۔

فوائد البھیہ: فاضل جلیل علامہ عبدالحیٔ فرنگی محلی (لکھنؤ) کی تصانیف متعددہ میں ایک بلند مقام رکھتی ہے۔ آپ نے یہ کتاب طبقات الشافعیہ اور جواہر المضیہ کے نہج و اصول پر مرتب کی ہے لیکن علما و فقہائے احناف کے مقابلہ میں اس میں علمائے شوافع کے تراجم زیادہ ہیں۔ متن کی زبان عربی ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک حصّہ ''طرب الاماثل'' کے نام سے شامل ہے جس میں ۲۹۹ رحضرات کا تذکرہ بہت ہی اختصار کے ساتھ ہے۔ بہر حال فوائد البہیہ اپنی افادیت کے اعتبار سے ایک قابلِ قدر کوشش ہے۔ کتاب کا اختتام بروز شنبہ ۱۲ رصفر المظفر ۱۲۹۲ھ کو ہوا۔ مقدمہ میں یہ صراحت نہیں ہے کہ اس کا آغاز کب کیا تھا۔

حدائق الحنفیہ: فوائد البہیہ کے تکملہ ۱۲۹۳ھ اس کے تین سال بعد پنجاب کے ایک فاضل نبیل مولوی فقیر محمد جہلمی نے طبقات پر ایک عظیم کام سرانجام دیا۔ اب تک برصغیر پاک و ہند میں طبقات پر لکھی جانے والی کتابوں کا متن عربی زبان میں یا فارسی زبان میں ہوتا تھا۔ مولانا فقیر محمد جہلمی نے ''حدائق الحنفیہ'' اردو زبان میں تحریر فرمائی اور اس میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے تیرہویں صدی ہجری کے اواخر تک جس قدر مشاہیر فقہائے احناف گزرے تھے، ان سب حضرات کے تراجم ان کی تصانیف و توالیف کی تفصیل کے ساتھ معرض تحریر میں لائے۔ اس طرح حدائق الحنفیہ فقہائے احناف پر ایک گراں قدر کتاب طبقات ہے۔ فاضل نبیل نے ان تمام علماء و فقہائے احناف پاک و ہند ماورائے پاک و ہند کے تراجم پیش کر دیئے ہیں جو تیرھویں صدی کے اختتام تک بقید حیات تھے۔ چودہویں صدی کے افاضل و فقہاء کے ذکر سے یہ کتاب خالی ہے صاحب کتاب نے ۱۳۴۴ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا، اس لئے یہ اہتمام ناممکن تھا۔

تذکرہ علمائے ہند یا تذکرہ رحمٰن علی

چودہویں صدی ہجری میں ''فوائد البہیہ'' اور حدائق الحنفیہ کے بعد طبقات علمائے ہند پر یہ تذکرہ بہت ہی جامع ہے۔ اس میں ۱۶۴۱ ر ان علمائے کرام کے تراجم ہیں جن کا تعلق برصغیر پاک و ہند سے رہا ہے۔ اگرچہ بعض ارباب علم و فضل کے تراجم نظر انداز ہو گئے ہیں۔ شاید مولوی

https://alislami.net

رحمٰن علی مرحوم کی ان کے احوال تک رسائی نہ ہوسکی۔

ان ۱۶۴۱ رعلما میں شخصیت نگار یا صاحب ترجمہ کسی فن یا موضوع سے مختص نہیں ہے۔ بلکہ اس برصغیر پاک و ہند میں جس شخصیت کو بحیثیت عالم جانا پہچانا جاتا تھا اور وہ اپنے علم وفضل کے باعث مشہور تھا اس کا ذکر طبقات علمائے ہند میں کیا گیا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ وہ کوئی مشہور محدث ہو یا فقیہ ہو۔ تذکرہ رحمٰن علی میں تراجم کی ترتیب قرن وار نہیں ہے۔ بلکہ تراجم کو بقید حروف ابجد بیان کیا گیا۔ فاضل نبیل فقیہ بے عدیل امام احمد رضا خاں نور اللہ مرقدہ کے حالات شرح و بسط کے ساتھ بیان کئے ہیں اور آپکی ان کی متعدد تصانیف کا ذکر کیا ہے جن تک فاضل مؤلف کی رسائی ہوسکی ہے کل تصانیف مذکور نہیں ہیں کہ امام رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف وتالیف کا سلسلہ ۱۳۴۰ھ تک جاری رہا جبکہ آپکا سال وفات ۱۳۴۱ھ ہے۔

تذکرہ علمائے ہند ۱۳۰۵ھ میں مکمل ہوا اور مطبع نولکشور (لکھنؤ) سے ۱۳۱۲ھ میں پہلی بار شائع ہوا۔ تذکرہ علمائے ہند کی تکمیل سے قبل تاریخ شعرائے اردو کے مصنف یعنی صاحب ''گل عنار''، حکیم عبدالحی ندوی نے علمائے احناف کا ایک تذکرہ لکھنا شروع کیا۔ جو تیس سال کی محنت شاقّہ کے بعد آٹھ جلدوں میں مکمل ہوا (ساتویں اور آٹھویں جلد ضخیم ہے۔ باقی جلدیں اوسط ضخامت کی ہیں) مقدمہ میں اس تذکرہ یعنی نزہۃ الخواطر کے مصنّف کے فرزند مولوی ابوالحسن ندوی (جو خود بھی متعدد کتب کے مصنف ہیں)

اس طرح ''نزہۃ الخواطر'' کا تعارف کراتے ہیں۔

نزهة الخواطر

قد كانت ساعة سعيدة حين تقرر السيد عبدالحی بن فخر الدين الحسنی (ولادت ۱۲۸۶ھ وفات ۱۳۴۱ھ) فی فجر القرن الرابع عشر الهجري ان يؤلف كتابا فی تراجم علمائے الهند واعيانها من القرن الاسلامی الاول حين دخل فيها الاسلام الی قرن الرابع عشر الذی يعيش فيها۔

https://alislami.net

یعنی

چودھویں صدی کے آغاز کی وہ کیسی ساعت سعیدہ تھی جبکہ سید عبدالحی ابن فخر الدین الحسنی (ولادت ۱۲۸۶ھ وفات ۱۳۴۱ھ) نے یہ طے کیا کہ ایک ایسی کتاب مرتب کریں جس میں ہندوستان میں اسلام کے آغاز سے چودھویں صدی ہجری تک (جس میں وہ بقید حیات تھے) کے علماء واکابر ملت کے حالات (تراجم) پیش کئے جائیں۔ ①

اس عظیم کتاب (نزہتہ الخواطر) کی تکمیل میں سید عبدالحی ندوی نے تیس سال کی طویل مدّت صرف کی، بہت کم ایسی کتابیں ہیں جن کی تالیف وترتیب میں اتناوقت صرف کیا گیا ہوگا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مشاہیر علماء وفقہاء اور اعیانِ ملّت کے صحیح حالات وسوانح کے حصول میں ان کو کس قدر سعیٔ بلیغ کرنا پڑی۔ چنانچہ مقدمہ نگار سید ابوالحسن ندوی اس ضمن میں تحریر کرتے ہیں کہ۔

"اشتغل بهذا التاليف ثلاثين سنة"

لیکن افسوس کہ اس تالیف کے اکثر تراجم (یعنی بعض علمائے کرام کے احوال کے بیان میں) انھوں نے سررشتہ اعتدال وانصاف کو ہاتھ سے چھوڑ دیا ہے۔ اور یہ عمل ان شخصیات کے ساتھ انہوں نے روا رکھا ہے کہ جو ان کے مسلک ندویت یا دیوبندیت کے خلاف تھے۔ چنانچہ نابغۂ روزگار فقیہہ ومحدث بےنظیر علامہ شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کی نگارش میں ان کے علم وفضل اور ان کے کردار وسیرت کو خوب دل کھول کر مسخ کیا ہے۔ مدتوں تک کسی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ قیام پاکستان کے بعد جب کراچی میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا قائم ہوا اور اس ادارے کے تحت "معارف رضا" کا اجرا ہوا اس میں بعض محققین نے ان کے اس بعض وتعصب کا پردہ چاک کیا۔ حالانکہ اس سے قبل تذکرہ علمائے ہند (مولفہ مولانا رحمان علی) شائع ہو چکا تھا۔ اور انھوں نے اپنی اس تالیف میں اس سے استفادہ بھی کیا۔ لیکن امام احمد رضا قدس سرہٗ کے ترجمہ میں انصاف نہ کر سکے۔

حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ نے ۱۳۴۰ھ میں وصال فرمایا اس وقت تک کسی عقیدت

---

① نزہتہ الخواطر کی جلد اول ساتویں صدی ہجری کے علماء کے حالات سے شروع ہوتی ہے۔ جو کہ پہلی صدی ہجری جیسا کہ مولوی ابوالحسن ندوی نے کہا ہے۔

https://alislami.net

کیش اور حقیقت نگار ادیب اور مصنّف نے اس طرف توجہ نہیں کی کہ ''مآثر الکرام'' از علامہ آزاد بلگرامی کی طرح علمائے یوپی یا علمائے روہیلکھنڈ کا تذکرہ شائع کیا جائے۔ اور علم وعرفان کے آسمان کے ان آفتاب و ماہتاب کے تراجم صحیح طور پر قلمبند کئے جائیں۔ جنکی جلالتِ علمی کا شہرہ صرف ہند ہی میں نہیں بلکہ عرب وعجم تک پھیلا ہوا ہے۔ خصوصاً علم فقہ وحدیث، علم ہیئت و ہندسہ، علم جفر وتکسیر کے بے عدیل و بے مثیل فاضل علامہ شاہ احمد رضا خاں اور ان کے معاصرین وتلامیذ سے دنیا کو روشناس کرایا جائے۔ حالانکہ چودہویں صدی کے اواخر میں اردو زبان ترقی کے مدارج طے کر چکی تھی۔ اور ہر قسم کے علم وفن اور موضوع پر اردو زبان میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری وساری تھا۔ اردو زبان میں متعدد تذکرے کئے گئے۔ مثلاً صباح الدین احمد نے بزم صوفیہ لکھی جس نے بڑی مقبولیت حاصل کی۔ یہ طبقات صوفیہ ہند پر ایک اچھی اور کامیاب کوشش ہے۔ اس کے بعد علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر خلیق احمد نظامی نے ''تاریخ مشائخ چشت'' لکھ کر چشتیہ خاندان کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔ پروفیسر ظہور الدین شارب صاحب نے ''تذکرہ اولیاء ہندو پاک'' مرتب کیا اور مقبول خاص وعام ہوا (اس تذکرے کو انھوں نے حضرت داتا گنج بخش لاہوری قدس اللہ سرہٗ سے شروع کر کے دیوہ شریف کے مشہور عظیم صوفی حضرت وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرے پر ختم کیا ہے) اس تذکرے سے قبل انھوں نے ''دلی کے بائیس خواجہ'' کے نام سے ایک طبقات صوفیہ مرتب کیا تھا۔

انفرادی سوانح عمریوں میں مولانا شبلی نعمانی، الغزالی، النعمان، المامون، الفاروق وغیرہ لکھ کر اپنے علم وفضل کا لوہا منوا چکے تھے۔ آپ کے عظیم شاگرد مولانا سلیمان ندوی نے ''سیرۃ عائشہ'' (رضی اللہ عنہا) لکھی جو بہت پسند کی گئی۔ مولانا شبلی کے ایک معاصر مولانا حالؔی نے بھی اس راہ میں قدم اٹھایا اور اپنی سوانح عمریوں حیات جاوید (سوانح سر سید احمد خاں) حیات سعدی، یادگار غالب وغیرہ کو لکھ کر خوب نام پیدا کیا۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس ذکر سے پہلو تہی کی جائے کہ امام احمد رضا قدس اللہ سرہٗ کی ضخیم سوانح عمری جس کی نگارش کا فخر حضرت مولانا ظفر الدین صاحب بہاری[۱] کو حاصل ہے اور ''حیات

---

[۱] اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ کے مرید خاص خلیفہ و ماذون ومجاز اور نہایت ہی قریبی شاگردوں میں سے تھے اعلیٰ حضرت آپکی ذات پر بہت نازاں تھے۔

https://alislami.net

اعلیٰ حضرت'' کے نام سے اسکی جلد اوّل مدت ہوئی شائع ہوچکی ہے۔ یہ جلد چارسو سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔

لیکن خواجہ تاشان رضویت کی بے حسی کا یہ عالم کہ اب تک ''حیات اعلیٰحضرت'' کی باقی ماندہ جلدیں شائع نہیں ہوسکی ہیں۔۔۔۔۔ خیر! یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا جو میرے قلم سے ہمیشہ اس سلسلے میں نکلتا رہتا ہے۔

الحمدللہ! کہ ۱۹۸۱ء کہ کراچی میں ''ادارہ تحقیقات امام احمد رضا'' کا قیام ہوا۔ اور ہر سال اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کے بعض گوشوں پر ارباب نقد و نظر اپنی تحقیق اور کاوش فکر کے نتائج پیش کرتے رہے۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ اب تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ ہر سال ''معارف رضا'' کے اجراء کے موقع پر بعض تحقیقاتی کتابچے بھی اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ کے بارے میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں ان کا ذکر نہیں کروں گا۔ ''معارف رضا'' کے کسی سالنامے سے اب ان حقائق تک پہنچ سکتے ہیں۔

اعلیٰحضرت فقیہ بے عدیل و بے مثیل محدث اعظم رضی اللہ عنہٗ نے اپنے علم و فضل کی تابانیوں سے پاک و ہند ہی نہیں بلکہ عرب و عجم کو بھی تابناک بنایا تھا۔ آپ کے کمالاتِ علمی کا شہرہ چہار دانگ عالم میں تھا۔ پھر یہ کس طرح قیاس کیا جاسکتا ہے کہ خود خانوادۂ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ آپ کے علمی کمالات سے بہرہ ور نہ ہوں اور آپ کے جانشینانِ گرامی مرتبت جن سے میری مراد پسر اکبر حضرت مفتی محدث حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں اور پسر اصغر حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمہما اللہ تعالیٰ علیہما نے اپنے علم و فضل کی جھولیاں اپنے والد گرامی مرتبت کے کمالاتِ علمی کے شذرات ذہب سے نہ بھری ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں صاحبزادگان گرامی مرتبت اس معدن علم و فضل کی خدمت بابرکت میں ہمہ وقت شرف حضوری سے مشرف ہوتے رہتے تھے۔ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ دونوں صاحبزادگان کو اپنی نوازش علمی سے سرفراز فرماتے رہتے چنانچہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان دونوں بزرگوں نے اعلیٰحضرت کی تصانیف کی اشاعت اور ترویج میں حتی الوسع سعی فرمائی اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی کو اپنی علمی صلاحیتوں سے کام لے کر شہرت دوام کی بلندیوں تک پہونچاتے رہے۔

https://alislami.net

مگر حیف صد حیف کہ جسطرح اعلیحضرت شاہ احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ کے علمی کمالات، خداداد صلاحتیں، کاوش فکر و نظر اور تحقیق علم وفن مدتوں تک منظر عام پر نہ آسکے۔ اسی طرح حضرت حجۃ الاسلام اور حضرت مفتی اعظم رحمہا اللہ تعالیٰ کے علمی کمالات پردہ خفا میں ہے۔

میں حقیقت سے روگردانی نہیں کروں گا کہ اس سلسلے میں ایک بڑی رکاوٹ پاک و ہند کے سیاسی حالات تھے۔ ہند کے مختلف صوبوں خصوصاً اتر پردیش میں کانگریسی حکومت کے قیام نے مسلمانوں کی زندگی کو بہت ہی تلخ بنادیا تھا۔ ایک تو مسلمانوں کی عمومی مالی حالت ہی کمزور تھی۔ ملازمتوں اور تجارت پر ہندو چھائے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کے لئے روزگار کا حصول ایک بہت ہی اہم مسئلہ تھا۔ زمیندار پیشہ مسلمان کچھ پرسکون حالت میں تھے۔ تو ان کی بربادی اور ذہنی اضطراب کی صورت ہندو اکثریت نے یوں نکالی کہ زمین داری کو یک لخت ختم کردیا۔ اور ۲۰ / سال کی مدت میں ادا ہونے والا معمولی سے معاوضے کی اسناد ان کے حوالے کردی گئیں۔ اس پرآشوب حالات میں ایسا ذہنی سکون کہاں میسر تھا کہ اصحاب فکر ونظر قلم آزماتے اور اپنے بزرگوں کے حالات قلمبند کرتے۔ پھر یہ کہ اہلسنت و جماعت پر من حیث مسلم صرف کانگریسیوں کی یورش نہیں تھی بلکہ قادیانیت اور دیوبندیت کی یورشیں اس پر مستزاد تھیں۔ چند سال اس دور ابتلا میں کسی نہ کسی طرح اہلسنت وجماعت نے بسر کئے کہ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند اور قیام پاکستان نے مسلمانوں کی اقلیت والے صوبوں میں ایک قیامت صغریٰ برپا کردی۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں گھرانے تباہ و برباد ہوگئے۔ اس تباہ کاری میں کسے اتنا ہوش تھا کہ اپنے بزرگان دین وملت کی داستانہائے حیات کو معرض تحریر میں لاتا۔

محلہ سوداگران میں جہاں آفتاب رضویت کی ضوفشانیوں سے نگاہیں ہر وقت خیرہ رہتی تھیں اور عقیدت مندوں کی آمد و شد سے ایک میلے کا سماں رہتا تھا۔ وہاں سوائے ایک مردِ مجاہد یعنی مولانا مصطفےٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے سوا کسی اور مسلمان کا قیام نہیں تھا۔ مدرسہ منظر اسلام بھی کسی نہ کسی طرح اس گردش ایام میں اپنے سالانہ دور علمی کو پورا کررہا تھا۔ حقیقت میں ان اسباب وعلل نے اور کچھ ہماری تن آسانی اور عدم دلچسپی نے خانوادۂ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے ان علمی کارناموں کو پیش نہیں کیا۔ جو حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب اور مولانا مصطفےٰ رضا

https://alislami.net

خاں صاحب رحمہا اللہ کی یادگار کہے جاسکتے ہیں۔

الحمدللہ بڑی مسرت اور شادمانی کا مقام ہے کہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہونے والی ایک سرشار اور باخود خبردار ہستی یعنی الحاج حافظ قاری مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری سربراہ امور مذہبیہ برطانیہ، جنوبی افریقہ، ماریشس، بانی وسربراہ سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل سلمہ اللہ الباری، جوصرف اعلیٰحضرت نور اللہ مرقدہ کے شیدائی نہیں بلکہ خانوادۂ رضویہ سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں اور اس خانوادہ کے خلیفہ ماذون ومجاز ہیں، افریقہ ماریشس اور مانچسٹر میں فروغ رضویت کے لئے شب وروز کوشاں ہیں۔ اورجن کی ان مساعی کی یادگار ماریشس میں سنی رضوی اکاڈمی، خانقاہ قادریہ رضویہ، سنی رضوی عیدگاہ، قادری رضوی مرکزی مسجد، نیز ڈربن جنوبی افریقہ میں دارالعلوم منظر اسلام، سنی رضوی مرکز و دیگر مقامات میں سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل کا قیام جوانکاایک انفرادی کارنامہ ہےاورخواجہ تاشان رضویت اس پر جتنا فخر کریں وہ کم ہے کہ بیرونِ پاک و ہند میں رضویت کی بلند نشانیاں اور یادگاریں کوئی دوسرا قائم نہ کرسکا (اللہ تعالیٰ آپکی عمر دراز کرے اور فروغ رضویت کی توفیق مزید ارزاں فرمائے) اور وہاں اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہٗ کے شہزادۂ اکبر یعنی حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی جامع اور مبسوط سوانح حیات کی نگارش کو اپنا مقصد حیات بنایا۔ اور حضرت مولانا حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تار و پود کو سنوارا اور آراستہ کیا۔ جن کا سررشتہ امتداد زمانہ کے ہاتھوں جگہ جگہ سے گم تھا۔

میں خود ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۰ء تک دارالعلوم منظر اسلام سے وابستہ رہا ہوں اور اس چھ سال کی مدت میں حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جو نوازشیں اور کرم مجھ پر مبذول فرمائے ان کو میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی سادہ مزاجی شہرت سے گریز کا مشاہدہ میں نے خود کیا ہے۔ دارالعلوم منظر اسلام کے انتظامیہ امور خاموشی کے ساتھ انجام دینا اور پھر علمی خدمات میں خاموش انہماک آپ کا وطیرہ تھا۔ ستائش ومدحت آپ کو پسند نہیں تھی۔ مریدین سے صرف وقتی روابط تھے۔ آپ نے کبھی اس طرف توجہ نہیں فرمائی کہ اپنے اوقات یومیہ اور مصروفیات شبانہ روز کو ضبط تحریر میں لائیں۔ تصنیف وتالیف کا کام بھی نہایت خاموشی

https://alislami.net

سے انجام دیتے تھے۔ چنانچہ میں نے آپ کی زبان سے یہ نہیں سنا کہ آپ ''الدولۃ المکیہ'' کا ترجمہ تحریر فرمارہے ہیں۔ ایسی خاموش زندگی کے احوال کو معرضِ تحریر میں لانا ایک بہت ہی مشکل کام ہے۔ حضرت خوشتر صدیقی جماپوری نے اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ سوانح حیات مرتب کرنے میں کس قدر کاوش کی ہوگی۔ اور سوانحی مواد کہاں کہاں سے حاصل کیا ہوگا۔

حضرت علامہ مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی کی تعلیمی زندگی دارالعلوم منظر اسلام سے وابستہ ہے۔ آپ کا علمی شعور اسی دارالعلوم میں پروان چڑھا۔ اسی عظیم درسگاہ سے فضیلت کا شرف حاصل کیا۔ لیکن یہ وہ زمانہ تھا کہ دارالعلوم سے میری وابستگی ختم ہو چکی تھی اور میں یو پی کی مشہور درس گاہ اسلامیہ انٹر کالج سے وابستہ تھا۔ حضرت خوشتر صدیقی جمال پوری کے شب و روز دارالعلوم منظر اسلام کی علمی صحبتوں اور ان کے اساتذہ کرام کی قربتوں میں بسر ہوتے تھے۔ اسلئے آپ کے ذہن صافی پر اس دور کے بہت سے نقش مرتسم تھے۔ ان ہی نقوش میں سے اکثر طغرہ ہائے جمال کو آپنے تذکرۂ جمیل میں پیش کر دیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ حضرت حجۃ الاسلام شاہ حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے ذکرِ جمیل کے بہت سے پہلو ایسے تھے جن سے بہت کم لوگ واقف تھے۔ خصوصاً آپ کی پاکیزہ علمی زندگی آپ کی یومیہ مصروفیات، آپ کی شاعری آپ کی زندگی کے وہ پہلو ہیں جن کا اظہار میں نے آپ کی زبان سے کبھی نہیں سنا کہ اس میں خودستائی کا پہلو تھا۔ اور حضرت مولانا خودستائی سے بہت نفور تھے۔ یقیناً جناب مولانا خوشتر جمال پوری کو اس سنگلاخہ سے گذرنے میں بڑی دِقّت پیش آئی ہوگی۔ مگر آفریں ہے آپ کی ہمّت کو کہ آپ نے وابستگانِ خانوادہ رضا سے یہ تمام معلومات فراہم کیں۔ اور ان کو خواجہ تاشانِ رضویت کے لئے جمع کر دیا۔ خانوادۂ رضا کے وابستگان سے مراد حضرت مولانا تقدس علی خاں صاحب، حضرت مولانا حسنین رضا خاں صاحب علیہما الرحمہ اور دوسرے اکابر خاندان ہیں جو اب ہم میں موجود نہیں ہیں۔ اس سلسلہ میں جناب مولانا ابراہیم خوشتر صاحب نے اپنے اساتذہ کرام سے بھی بہت کچھ استفادہ کیا ہے۔ خصوصاً مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی مرحوم، مولانا احسان علی صاحب مظفر پوری، مولانا سردار علی خاں صاحب مرحوم اور مولوی سردار احمد صاحب مرحوم

https://alislami.net

ومغفور سے جو حقائق سنے تھے ان کو ذہن میں محفوظ رکھا اور ان کو صفحات تذکرۂ جمیل پر منتقل کر دیا۔
ان تمام دشواریوں کے باوجود فاضل مؤلف نے سوانح حیات کے لوازم کو تمام وکمال پورا کیا ہے۔ اور صاحب ترجمہ کے تمام مراحل زندگی کو معرض بیان میں لائے ہیں۔ البتہ دو باتوں کی کمی میں نے محسوس کی۔ ایک تو حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری پر نقد وتبصرہ سے آپ نے گریز کیا۔ اور دوسرے آپ کی تصانیف وتوالیف پر ناقدانہ نظر نہیں ڈالی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ دونوں باتیں ایک عقیدت کیش مرید باصفا اور شاگرد رشید کے حدودِ ادب سے تجاوز کرنے والی تھیں۔ اس لئے آپ نے اس راہ میں قدم نہیں اٹھایا۔
تذکرہ جمیل کا اسلوب بیان نہایت دلکش اور دلچسپ ہے، زبان اور بیان میں ژولیدگی نہیں ہے جو کچھ کہا ہے وہ نہایت سادگی اور پرکاری کے ساتھ کہا ہے۔ خوشتر نے اس تذکرۂ جمیل میں اپنے گرامی مرتبت استاد حضرت مولانا سردار احمد صاحب علیہ الرحمہ کا تذکرہ شامل کر کے ایک اہم خدمت انجام دی ہے۔ ''تذکرۂ جمیل'' میں ایک عنوان ''چار یار'' بھی ہے اس کے تحت حضرت حجۃ الاسلام کے مخصوص وابستگان دامن الفت ورافت کا بیان ہے اور سراسر حقائق پر مبنی ہے۔ اس ضمن میں اس ناکارہ شمسؔ بریلوی کا بھی ذکر ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آج بھی جب میں حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی اس محبّت وعنایت اور حد سے فزوں شفقت کو یاد کرتا ہوں جس نے مجھے آپ کے حضور میں بیباک سخن بنا دیا تھا تو اشکبار ہو جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مزار اقدس پر اپنی رحمتوں کی بارش فرمائے۔ اور ان کے سلسلہ کو رہتی دنیا تک قائم ودائم رکھے۔ والسلام

ناچیز
شمس بریلوی
سابق صدر مدرس شعبہ فارسی، دار العلوم منظر اسلام
بریلی

گلشن اقبال
کراچی

https://alislami.net

جلوہ آرائیاں

۱ مصنّفات

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ① الصارم الرّبانی علٰی اسراف القادیانی۔ ۲۹

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ② حاشیہ کنز المصلی مصنفہ مولانا سید پرورش علی سہسوانی۔ ۳۲

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ③ اجلی انوار الرّضا۔ ۳۳

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ④ ترجمہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ۔ ۳۴

۲ تصدیقات

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑤ لمعۃ الضُّحٰی فی اعفاء اللُّحی مصنف امام احمد رضا۔ اس رسالہ کی تصدیق سے حجۃ الاسلام کی عربی ادب پر مہارت تامہ کی بھی تصدیق ہوتی ہے اور امام احمد رضا کا تخلص سابق ''زکا'' کا علم بھی ہوتا ہے۔ ۳۵

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑥ السور والعقاب علی المسیح الکذاب مصنف امام احمد رضا ۳۷

۳ جوابات

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑦ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد کے مکتوب کا جواب بین السطور ۴۰

۴ سندات

امام احمد رضا ⑧ سند مسند جانشینی مرتبہ عنایت محمد خاں غوری فیروز پوری ۴۱

امام احمد رضا ⑨ سند حدیث دار العلوم منظر اسلام دستخط حجۃ الاسلام بحیثیت مدیر دار العلوم ۴۹

https://alislami.net

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑩ سند خلافت بنام مولانا سید محمد ریاض الحسن ساہ صاحب جودھپوری ⑤⓪

۵ مکتوبات

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑪ بنام مولوی وزارت رسول حامدی بنارس ⑤①

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑫ بنام مولوی وزارت رسول حامدی بنارس ⑤②

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑬ بنام مولانا سردار احمد صدر جمعیت خدام الرضا بریلی ⑤③

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑭ دعا نامہ بنام مولوی وزارت رسول حامدی بنارس ⑤④

۶ وظائف وعملیات

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑮ حلقۂ قادریہ شریف، شاہ محمد حبیب اللہ قادری رضوی میرٹھی کے خلافت نامہ میں مع دستخط تحریر فرمایا ۲ ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۳ء ⑤⑤

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑯ اعتصام حزب البحر، اشارات وضمائر ومحال اجابت حزب البحر، اختتام حزب البحر مع طریقہ عمل اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا ⑤⑦

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑰ دلائل الخیرات کا نسخۂ مملوکہ اور اس پر آپکی تحریر۔ ⑥①

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑱ بنام وزارت رسول حامدی وظیفہ یارحمٰن کل شیٔ مع طریقہ عمل۔ ⑥②

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑲ بنام وزارت رسول حامدی، کریما کرم رحیما رحم مع طریقہ عمل۔ ⑥②

۷ منظومات

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ⑳ اجلال الیقین بتقدیس سید المرسلین مصنّف خلیفۂ اعلیحضرت مولانا محمد برہان الحق جبلپوری پر تقریظ منظوم ⑥③

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ㉑ تاریخ وصلہ، حضرت مولانا محمد ظہور الحسین فاروقی نقشبندی مجددی رام پوری کے وصال پر منظوم تعزیت۔ ⑥④

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ㉒ ماہنامہ شریعت، فیروز پور۔ زیر سر پرستی مولانا محمد سعید شبلی فیروز پوری حامدی پر منظوم تصدیق۔ ⑥⑥

https://alislami.net

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ۲۳ امام احمد رضا کے عربی شعر پر ایک رباعی کا اضافہ۔ ۶۷

۸ رسالہ جات

مدیر مولانا محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی ۲۴ رسالہ مخزن تحقیق، تحفۂ حنفیہ پٹنہ عظیم آباد میں حجۃ الاسلام کے مضامین شائع ہوتے تھے ۶۸

مرتبہ محمد عبدالوحید حنفی فردوسی ۲۵ دربار حق و ہدایت، پٹنہ عظیم آباد میں امام احمد رضا کی معیت میں حجۃ الاسلام کی شرکت اور آپ کے متعلق امام احمد رضا اور مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی کے عربی اور فارسی میں دعائیہ اشعار ۶۹

زیر سرپرستی حجۃ الاسلام ۲۶ ماہنامہ یادگار رضا۔ ۷۳

زیر سرپرستی حجۃ الاسلام ۲۷ ترغیب الصلوٰۃ والجماعۃ، مرتب مولانا عبدالعزیز صدیقی میرٹھی ۷۴

۹ نوادرات

محمد حامد رضا ولد مولوی محمد احمد رضا ۲۸ اسم محمد اور قصیدہ بردہ کے شعر پر مشتمل آپ کی نادر المثال مہر ۷۵

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا ۲۹ محمد حامد رضا القادری الرضوی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ وسرپرست دارالعلوم منظر اسلام و جماعت رضائے مصطفیٰ، آپکا اسم گرامی لفافہ پر اسی طرح مطبوع تھا۔ ۷۵

مذکورہ بالا ۱۱۔۱۲۔۱۴۔۱۸۔۱۹۔۲۹ کے حامدی تبرکات کیلئے جناب وجاہت رسول قادری ابن حاجی مولوی وزارت رسول حامدی مرحوم کا راقم الحروف ممنون ہے۔

https://alislami.net

(١)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃ

(١)

کہ فتوائے کنشانی بیخکنی مزخرفات و ہذیانات و وساوس شیطانی قادیانی۔ مدلل بآیات قرآنی واحادیث نبوی

مسمّیٰ بہ

الصارم الربانی علی اسراف القادیانی

جسکو

عالم نبیل محقق جمیل۔ حامی سنت۔ ماحی بدعت فاضل نوجوان۔ رئیس والاشان جناب مولٰنا مولوی محمد حامد رضا خاں صاحب بریلوی ادام اللہ فیضہ القوی نے تحریر فرمایا

اور مولٰنا مولوی محمد ابراہیم رضا خاں قادری رضوی نے اپنے اہتمام سے

رضوی پریس بریلی میں چھاپکر شائع کیا

بار سوم ۵۰۰ (محمد رضا)

۹

فتوائ عالم ربانی بردمز خرفات قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتا

مسئلہ از سرسادہ ضلع سہارنپور مرسلہ یعقوب علی خان کلارک پولیس ۱۵ رمضان مبارک ۱۳۱۵ھ۔

قبلہ و کعبہ ام مدظلہ۔ بعد آداب فدویانہ کے معروض خدمت۔ کہ اس قصبہ سرسادہ مین ایک شخص جو اپنے آپ کو نائب مسیح یعنی مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کا خلیفہ بتلاتا ہم رہتا ہے پس اون اوسنے ایک عبارت پیش کی جسکا مضمون ذیل مین تحریر کرتا ہون ایک دوسرے صاحب نے وہی عبارت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو بھیجی ہے مگر مین خدمت والا مین پیش کرتا ہون اور مجھے یقین ہے کہ بہت جلد جواب سے مشرف ہونگا اور در صورت تاخیر کے کئی مسلمانونکا ایمان جاتا رہیگا اور وہ اپنی راہ پر لے آونگا زیادہ ادب

تحریر یہ ہے

ایک مدت سے حضرت عیسے علیہ السلام کی وفات و حیات مین ہر جگہ گفتگو ہوتی ہے اور اسمین دو گروہ ہین ایک وہ گروہ ہے جو مدعی حیات ہے اور ایک وہ گروہ ہے جو منکر حیات ہے اور ان دونون فریق کیطرف سے کتابین شائع ہو چکی ہین اب مین آپ کی خدمت مین التماس کرتا ہون کہ ان دونون فریق مین سے کون حق پر ہے بس اسبارہ مین ایک آیت قطعیۃ الدلالۃ اور صریحۃ الدلالۃ یا کوئی حدیث مرفوع متصل

https://alislami.net

۱۱

الحمد للہ الذی خلق عبدہ وابن امتہ عیسیٰ بن مریم رسول اللہ بکلمۃ منہ وجعلہ فی البدء مبشرا برسول یاتی من بعدہ اسمہ احمد وفی الختم ناصر الملتہ اما ما من امتہ نائبا عنہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہ وعلیٰ سائر انبیائہ وکل محبوب لدیہ وعلینا بہم الی یوم الدین امین امین یارب العلمین قال الفقیر محمد المدعو بحامد رضا القادری البریلوی غفراللہ تعالیٰ لہ واوردہ من مناھل المنی کل موردروی

(۱)

الجواب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

۳ برادران مسلمین حفظکم اللہ تعالےٰ عن شرور المفسدین حفظ ناموس وحفظ جان وحفظ جسم وحفظ مال میں سب مومن وکافر ہمیشہ ساعی وسرگرم رہتے ہیں آللہ عزوجل کو یاد کرکے اپنے وقت عزیز کا ایک حصہ اپنے حفظ دین میں بھی صرف کیجیے کہ یہ سب سے اہم ہے یعنی بگوش ہوش یہ چند کلمے سن لیجیے اور انھیں میزان عقل وانصاف میں تول کر حق وناحق کی تمیز کیجیے فضل الٰہی عزوجل سے امید واثق ہے کہ دم کے دم میں صبح حق تجلی فرمائیگی اور شب ضلالت کی ظلمت دھوان ہوکر اڑجائیگی۔ مخالفین اگر بسر انصاف آئے فھو المراد ورنہ آپ تو بعنایت الٰہی راہ حق پر ثابت قدم ہوجائینگے وباللہ التوفیق میں پیش از جواب چند مقدمات نافعہ ذکر کرتا ہوں جن سے بعونہ تعالےٰ حق واضح ہو اور صواب لائح واللہ المعین وبہ نستعین۔

مقدمہ اولےٰ

مسلمانو۔ میں پہلے تمھیں ایک سہل پہچان گمراہوں کی بتاتا ہوں جو خود قرآن مجید

(۲)

(جملہ حقوق بحق متفکر روحانی محفوظ)

الحمد للہ

فقہ حنفی کا مختصر منظوم قدیم رسالہ

مسمے بہ

کنز المصلی

تالیف لطیف جناب سید صاحب والا مناقب گرامی مناقب جناب مولوی
سید پرورش علی صاحب (مرحوم) سہسوانی دام مشمولاً بالطاف الصمد نے

بمشاء واقف وقف نامہ نمبری ۱۹۱۳

منجانب

آپ کا بھائی یعنی خادم سید عبداللطیف متفکر روحانی
متولی و مہتمم مدرسہ اسلامیہ غلامان رسول و مسجد حسینی
قصبہ سہسوان (بدایوں)

مطبع مسلم ایجوکیشنل پریس علی گڑھ میں طبع ہوا

قیمت فی جلد ۵ پیسے

۲۴

الحمد للہ یہ رسالہ بہ تجشۂ فاضل خاندانی جناب مولانا مولوی محمد حامد رضا خاں سلمۂ الرحمٰن حسب فرمائش جناب سید صاحب والا مناصب مولوی سید پرورش علی صاحب سہسوانی حفظہ المنان مطبع اہل سنت وجماعت واقع بریلی میں ۱۰ صفر ۱۳۲۳ھ کو طبع ہوا

والسلام

https://alislami.net

(۳)

بسلسلۂ تبلیغ الاسلام جماعت نوری

۷۸۶

بحمدہٖ تعالیٰ

یہ مبارک رسالہ مسمّی بنامِ تاریخی

اجلیٰ انوار الرضا

۱۳۳۴ھ

از تصانیف

جناب مولانا مولوی مفتی حامد رضا خان صاحب قدس سرہٗ

جس میں گرامی جناب مولوی انوار اللہ خاں صاحب صدر الصدور

صوبجات دکن کے پیش لے رسالہ القول الاظہر کی مخصوصہ تراش کارد بلیغ

ہے اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد المائۃ الحاضرہ دام ظلہ العالی

کا مفاوضۂ عالیہ بطلبِ مناظرہ صاحبِ ممدوح کے نام امضاء فرمانا

اور اُدھر مُہرِ سکوت لگ جانا۔ مہینوں تقاضوں پر آواز تک نہ آنا

زیرِ اہتمام سید محمد حسن جیلانی قادری چھپکر شائع ہوا

نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

گلزار عالم پریس لاہور

قیمت فی جلد ۶ ؍

https://alislami.net

(۴)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الدولۃ المکیۃ
بالمادۃ الغیبیۃ

مصنفہ امام اہلسنت مجدد ملت اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

مع

جلائل التقریظات اجلۃ العلماء الحرمین الشریفین

وحماۃ ومصر والشام وغیرہا من بلاد دار السلام

زادہا اللہ شرفاً وتکریماً

تعلیقاتہا للمصنف باسم التاریخی

الفیوضات الملکیۃ لمحب الدولۃ المکیۃ

ناشر:- المکتبہ

اندرون کھٹاؤ مارکیٹ
نیو نہام روڈ - کراچی

https://alislami.net

۵۰

۵

اجمعین آمین۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ

بمحمدن المصطفٰے النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفٰے احمد رضا خاں

مااحسن ہذا التحریر العزیز التحریر ۔ الذی حررہ مولانا النحریر ۔ وقد اصاب فی الجواب واتی فیہ لشئی عجاب ۔ لیس منہ اولوا النہی ۔ ولا یتانث بعد اولوا اللحی ۔ لانہ اذا انبتت القرطاس الیابس سطورا البتی ۔ فاولی ان ینبت الخد الرطب شعور المتقی ۔ کیف لا وقد رفع ہذہ الضا بین المحارۃ الاغدار البار دۃ لمن یخفہم مرض حلق اللحی ۔ وقد تبین مفاسدہ کالشمس فی الضحی ۔ اللاتی فیہا اشعار لمن یخاف عذاب ربہ ویخشٰہ واضطرار الی الخلق لمن یبعد النفس عن الہویٰ وینہی ۔ فعجب غایۃ العجب من ذی الشعور الصحیح الذی لیس لہ داء من الثعلب والحیۃ ۔ وقد اصبح بمرض اللحیۃ ۔ التی ہی زینۃ للرجل ومحاسن ۔ ولذا یقال لہا المحاسن ۔ فمن ہذہ الوجوہ وجوہ من اطالہا حمراء فی الاولیٰ ۔ وبیضاء فی الاخریٰ ۔ ووجوہ من ازالہا صفراء فی الدنیا ۔ وسوداء فی العقبیٰ ۔ صاننا اللہ تعالیٰ عن سواد الوجہ فی الدارین ۔ ورزقنا اتباع سنۃ رسول الثقلین ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ وعلماء ملتہ واولیاء امتہ فی الیوم الاظہر واللیل الدجی ۔ صلوۃ دائمۃ متوالیۃ وسلاما متکاثرا متعاقبا لا تعد لا تحصیٰ ۔

کتبہ عبدہ العاصی سلطان احمد البریلوی عفی عنہ

۱۵ ص ۱۳

۱۳۰۹
سلطان محمد
خان احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحٰن من زین الرجال باللحی ۔ وجعل شعار اھل الشعور والنہی ۔ ومیزۃ الفحول من

ب ۱۵

الانثی والخنثی وافضل الصلوات ۞ واکمل التحیات ۞ وازکی تسلیمات ۞ وانمی البرکات ۞ علی اشرف البرایا ۞ مستوقف المطایا محمد المبعوث هدی للناس مبشرا ونذیرا ۞ وداعیا الی اللّٰه باذنه وسراجا منیرا ۞ کث اللحیة تملؤ صدره المنیر الجلی ۞ وعلی اله واصحابه الذین شعورهم وشعارهم شعر یاسماء العلی ۞ اما بعد فان هذا التقریر العزیز حری بان یهزأ بیشن وراء لاید فیه جواهر غالیة تسربه الخواطر ۞ وحد الحق ولاالثقة تقربه النواظر ولا غرو لانه انموذج من نتائج افکار المجتهد السمیح ۞ الاحوذی البارع البحر المعظم والبحر العطمطم ۞ حسن محاسن الملة الزهراء ۞ الذی اقتربه العلم والمجد والزکا ۞ وسما علی اقرانه بالحمد والتقی والعلی ۞ جعله اللّٰه عبد المصطفٰی ۞ فنال من حبیبه احمد رضاه ۞ فما کان الاسرع من الرجا ۞ اذا اتی فی طلعة بلمعة الضحی ۞ فامحی الدهریة وامحا والضحی ۞ هزم الفتنة وید الا تحت ثیابه ۞ وقیل البدعة وسیفه فی جرابه ۞ اقام علی الولید البلید الحاقة العظمی ۞ والطامة الکبری ۞ وخمش فی خدرد حلاقده ۞ وخدش فی عذار اعذاره ۞ فاستقص الحدود ویرد الاعذار ۞ فبعد الی این الفرار ۞ وبای حدیث بعده یومنون ۞ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۞ فطوبی وطوبی لمن تبع الهدی ۞ واولی فاولی لمن اتبع الهوی ۞ فقد قال جل وعلا ۞ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا ۞ فیا ایها الشقی المرید المریض بحلق اللحی ۞ الذی ادار علی عذاره کورته بالحلق الرحی ۞ اصابتک حالقة الدین بوفاق المارقین من الیهود العنود ۞ والمجوس والهنود ۞ وسائر المشرکین ۞ وخلاف المسلمین ۞ بل والمرسلین ۞ بل وخاتم النبیین ۞ صلی اللّٰه تعالٰی علیه وعلیهم اجمعین فالحذر الحذر یا من تنتشر ۞ وکا وان ینتصر ۞ من حرنار وسقر ۞ لواحة للبشر لا تبقی ولا تذر ۞ ومن انذر فقد اعذر ۞ واللّٰه اکبر علی من عتا وتکبر ۞ وعصی وتجبر ومثل بالشعر وانا عبد الضعیف محمد المعروف بحامد رضا رزقه اللّٰه شرعة الشریعة وشعرتها واصلح عمله واعطاه حلیة التقی والرضا آمین آمین آمین بجاه النبی الامین المکین صلی اللّٰه تعالٰی علیه وعلی اله الطیبین واصحابه الطاهرین برحمتک یا ارحم الراحمین وکان ذلک المنتصف رجب المرجب سنة ۱۳۱۵ھ ۞ محمد حامد رضا خان محمدی سنی حنفی قادری

ع تخلص به اولا حضرة الوالد ماجد ۱۲ منه ۞ ع اشارة الی اسم جدنا الامجد خاتمة المحققین حضرة المولوی محمد نقی علیخان رضی اللّٰه تعالٰی عنه ۱۲ منه ۞ ع اشارة الی اسم جدی حضرة قدوة الاولیاء مولانا المولوی الشاه محمد رضا علی خان رضی اللّٰه تعالٰی عنه ۱۲ منه ۞ ع اشارة الی اسماء ابی مجدد مائة الحاضرة امام اہلسنة دامت برکاتهم العالیه ۱۲ منه ۞

ل اس رسالہ کی تقدیق سے حجۃ الاسلام شاہ محمد حامد رضا کی عربی ادب میں مہارت تامہ کی بھی تصدیق ہوتی ہے اور امام احمد رضا کے تخلص سابق "زکا" کا بھی علم ہوتا ہے۔ خوشتر

https://alislami.net

(۶)

باسمہ سبحانہ

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

۱۳۲۰

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت عالم اہلسنت قامع بدعت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ
مولانا مولوی قاری مفتی الحاج شاہ احمد رضا خان صاحب قادری

ملنے کا پتہ
مکتبۃ الحبیب جامعہ حبیبیہ مسجد اعظم اترسوئیا ۱۴۰ الٰہ آباد

https://alislami.net

۲۰۰

این یبقی المرتد حتی یبحث عن حضانتہ الاتری الی قولہم لاحضانۃ لمرتدۃ لانہا تضرب وتحبس کلیوم فالی تتفرغ للحضانۃ فاذا کان ہذا فی المحبوس فماظنک بالمقتول ولکن انا للہ وانا الیہ راجعون ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اُس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اُس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مرگیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے فی الدرالمختار یبطل منہ اتفاقاما یعتمد الملۃ وھی خمس النکاح والذبیحۃ والصید والشہادۃ والارث ویتوقف منہ اتفاقاما یعتمد المساواۃ وھو المفاوضۃ اوولایۃ متعدیۃ وھو التصرف علی ولدہ الصغیر ان اسلم نفذ وان ھلک اولحق بدارالحرب وحکم بلحاقہ بطل اھ مختصر انسأل اللہ الثبات علی الایمان و حسبنا اللہ ونعم الوکیل وعلیہ التکلان ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا ومولٰنا واٰلہ وصحبہ اجمعین۔ اٰمین واللہ تعالیٰ اعلم:۔

محمد وصی احمد
ناصر دین

کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری
عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

https://alislami.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد الحمد لاهله والصلاة على اهلها

لعمری لقد اجاد فیما اجاب واطاب واصاب۔ فاوضح الصواب۔ ومیز القشر عن اللباب۔ وازاح الارتیاب۔ فدمدم على المسيح الكذاب۔ وصب علیه سوط عذاب۔ فبهت الذی کفر وارتاب۔ فانهزم الاحزاب۔ وفرت الاذناب۔ وحقت علیهم كلمة العقاب۔ خالدین فی النار وبئس المآب۔ الا من تاب وآب۔ ورجع واناب۔ فان المولى الوهاب۔ تواب على من تاب فعل هذا وید الاتحت الثیاب۔ وسیفه فی الجراب۔ فماکان عاقبة الذین ظلموا الا فی تباب فلله در المجیب رزقه الله الزیادة وجميل الثواب۔ والزلفی عنده وحسن مآب۔ وهاذا الشجر شامخ۔ فی الدین بحر بازخ مجدد المائة الحاضرة۔ ذو الحجة القاهرة۔ صاحب القوة القدسية عالم اهل السنة السنية والجماعة السنية۔ السمیذع العریف الغطمطم الغطریف والدی واستاذی وملجای وملاذی۔ مولانا وموالی نکل حضرة احمد رضا خان البریلوی مد ظلهم العالی۔ مدى الایام واللیالی۔ وانا العبد الضعیف الاواه محمد المعروف بحامد رضا کان له الله۔ بجاه حبیبه الحامد المصطفى علیه افضل التحیة والثناء۔

https://alislami.net

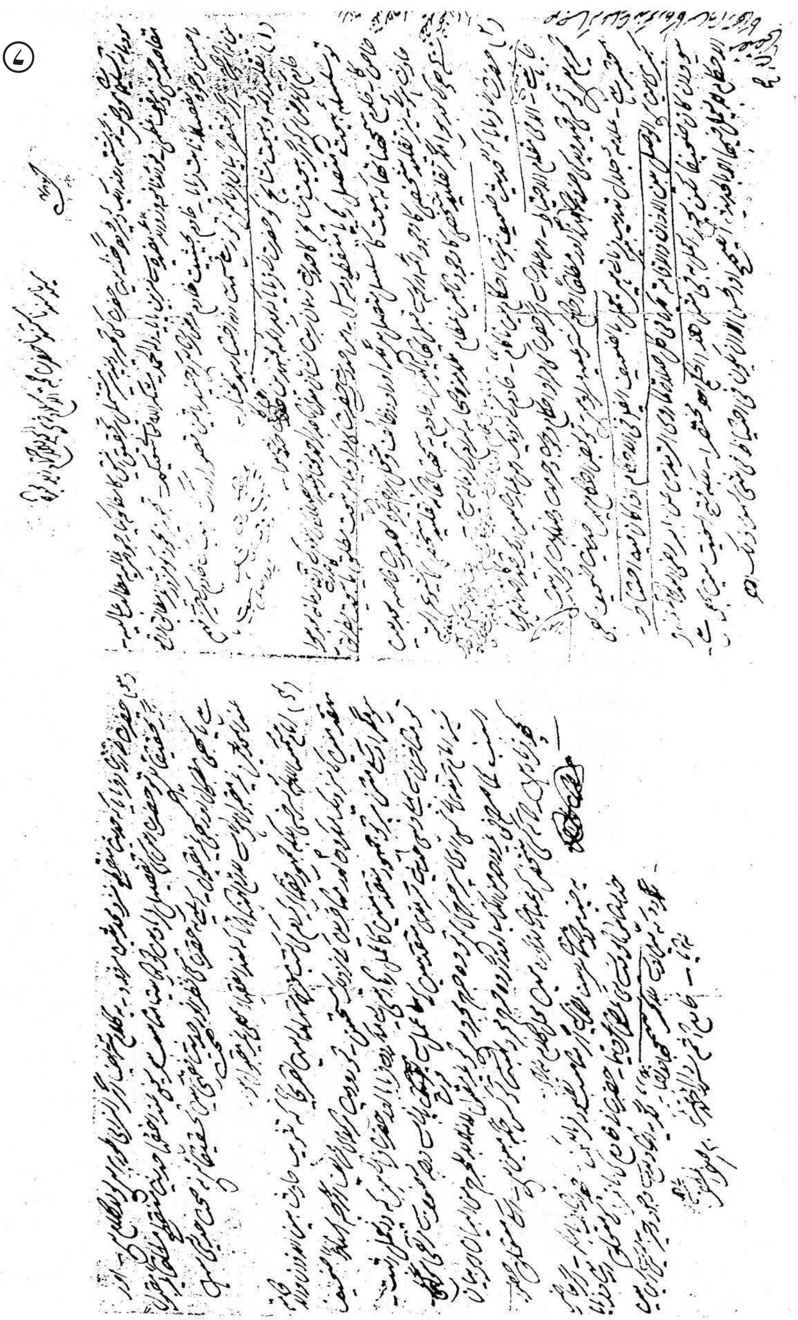

https://alislami.net

(۸)

۲۸۶
۹۲

سندِ مسندِ جانشینی حضور پُر نور شیخ الانام حجۃ الاسلام امام الوقت حضرت عظیم البرکۃ جلیل المنزلۃ آقائے نعمت سلطان العلمائ والمحققین تاج العرفاء والکاملین رئیس الفقہاء والمحدثین قبلۂ عالم الحاج المفتی القاری الشاہ مولٰنا مولوی محمد حامد رضا خاں صاحب القادری النوری البریلوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہٖ زیبِ مسند عالیہ قدسیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف

بکرمہٖ تعالیٰ ہم آج باہزاراں فخر و مباہات اپنے پدرِ روح و دل۔ شیخ طریقت، آقائے نعمت، دریائے رحمت، حجۃ اللہ فی الارضین، سلالۃ الواصلین، امام العلماء المتبحرین، شیخ الاسلام والمسلمین، حضور پرنور سیدنا حجۃ الاسلام علامہ الحاج مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قادری نوری دام ظلہم العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ قدسیہ رضویہ بریلی کی سند عالی خلفائے سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ کیلئے بالخصوص اور یارانِ طریقت کے لئے بطور تبرک برائے افادہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اس سندِ مبارک کے مطالعہ سے اعلیٰحضرت قبلہ مجددِ دوراں غوثِ زماں امام اہلسنّت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے حسنِ انتخاب کا جہاں پتہ چلتا ہے، وہاں حضور پرنور سیدنا حجۃ الاسلام علامہ بریلوی مدظلہٗ زیب سجادہ رضویہ کی رفعت شان و جلالت مکاں مہر نیمروز و ماہ نیم ماہ کی طرح عالم آشکارا ہوتی ہے۔ سبحان اللہ اس بینظیر سندِ اجازت اور بےمثال مثالِ خلافت کا کیا کہنا۔ کیوں نہ ہو یہ امام اہلسنّت قدس سرہٗ کے جانشین و خلیفۂ اعظم کی مثالِ خلافت ہے۔ امام اہلسنّت علیہ الرحمۃ کا یہ حزم و احتیاط اور اتباع شریعت عدیم النظیر ہے۔ حضرت حجۃ الاسلام اسی امام جلیل کے لختِ جگر نورِ بصر ہیں، وہ

۲

اُن کے فضائل علمیہ سے خود واقف تھے، حضرت زیب سجادہ رضویہ نے تمام درسیات معقول و منقول۔ تفسیر و حدیث و فقہ و اصول جملہ علوم و فنون، حضور پُر نور مجدد دین و ملت اعلیٰحضرت قدس سرہٗ سے حاصل کیے۔ پڑھنے پڑھانے کے وقت کے حواشی کتب درسیات خیالی۔ توضیح۔ تلویح۔ ہدایہ آخرین۔ تفسیر بیضاوی و صحیح بخاری وغیرہ پر موجود ہیں۔ درس کے وقت بعض سوالات خود حضور پُر نور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کو ایسے پسند آتے کہ قال الولد الاعز لکھکر سوال اور اپنا جواب قلمبند فرما دیتے۔ حرمین طیبین میں بھی اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی ہمرکابی کا شرف حاصل رہا۔ مشائخ حرمین طیبین سے مکالمات عربی زبان میں فرماتے۔ اور وہابیہ سے مناظرات مسائل دینیہ میں بحد کامیاب رہتے۔ تصدیقات حسام الحرمین اور الدولۃ المکیہ میں بڑا حصہ لیا۔ وہ تمام خدمات دینی کو جو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے مواجہہ میں حرمین شریفین میں سرانجام دیں اُن کو حضور انور نے بیحد سراہا۔ مدینہ طیبہ کے جیّد عالم جناب مولانا عبد القادر طرابلسی شامی سے جو مکالمہ ہوا اس کا ملفوظات میں خود تذکرہ فرمایا۔ مکہ معظمہ میں شیخ العلما، محمد سعید بابصیل اور مدینہ طیبہ میں حضرت مولانا سیّد احمد برزنجی کے حلقۂ درس میں شریک ہوئے۔ اکابر علماء و مشایخ نے سندیں عطا فرمائیں۔ حضرت مولنا خلیل خربوطی مرحوم نے سند فقہ حنفی عطا فرمائی جو علامہ سید طحطاوی سے انھیں صرف دو واسطوں سے حاصل تھی۔ یہ تمام سندات حضرت کے پاس اب تک محفوظ ہیں۔ حضرت اقدس کے تلامذہ حضرات کو خود اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہٗ نے سندات عطا فرمائیں۔ دار العلوم اہلسنت منظر اسلام بریلی کے درجۂ اعلیٰ میں شیخ الحدیث اور صدر المدرسین کی جگہ کام کیا۔ اعلیٰحضرت ان تمام امور سے خود واقف تھے۔

حضرت اقدس حجۃ الاسلام کی علمی بلالتہ پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالنا اس مختصر مضمون میں ناممکن ہے۔ مگر اخیر میں چند واقعات اور عرض کرتا ہوں حضرت مولنا ضیاء الدین صاحب پیلی بھیتی حاضر آستانہ ہوئے اور انھوں نے اپنے ایک رسالہ کی جو انھوں نے علم غیب میں لکھا تھا حضرت اقدس سے تقریظ لکھنے کی فرمایش کی حضرت نے فی البدیہ قلم برداشتہ ان کے سامنے عربی زبان میں ایک وسیع تقریظ فرمادی حضور پُر نور اعلیٰحضرت کے زمانہ میں یہ رسالہ معہ تقریظ چھپ بھی گیا۔ رسالۂ مبارکہ الدولۃ المکیہ اور کفل الفقیہ الفاہم جو اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ

۳

نے سفر حجاز مقدس میں سوالات مشائخ حرمین طیبین پر تحریر فرمائے ان کی طباعت کے وقت حضور پُر نور اعلیٰحضرت قدس سرہ نے حضرت اقدس حجۃ الاسلام سے ارشاد فرمایا کہ کاپیاں ہوچکیں تمہید کیلئے جگہ باقی ہے۔ کاپی نویس کو مضمون جلد دینا ہے اسکی تمہید فوراً لکھدی جائے کہ جگہ خالی نہ رہے حضرت اقدس نے اسیوقت تمہید حضور پُر نور اعلیٰحضرت کے ارشاد کے موافق تمہید لکھکر حاضر کردی جسے حضور پُر نور اعلیٰحضرت نے پسند فرمایا اور ستائش فرمائی اور رسالہ مبارکہ میں اسکے اندراج کا اذن فرمایا۔ یونہی رسالہ کفل الفقیہ الفاہم کی تمہید بھی حضرت اقدس نے فی البدیہہ تحریر فرمائی اور بارگاہِ حضور پُر نور سے اس نے شرف قبول پایا۔ اور یونہی رسالہ ہوئی۔ ان تمہیدوں کے تراجم خود اعلیٰحضرت نے اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمائے۔ یہ تمہیدیں فن ادبیت کا ایک بے مثل نمونہ، و عربیت کا ایک نادر شاہکار ہیں۔ فن تاریخ گوئی میں بھی حضرت اقدس کو کمال حاصل ہے۔ برجستہ مادۂ تاریخ نکالنا یہ اس زمانہ میں حضرت اقدس کے خصوصیات سے ہے بکثرت تاریخ کے مادوں سے چند وہ مادّے جو حضرت اقدس نے برجستہ فرمائے اور جو میرے علم میں ہیں اس موقعہ پر پیش کرتا ہوں مسجد جنکشن بریلی جب بنکر تیار ہوئی اور اسکی تاریخ کیلئے بعض احباب کی حضرت اقدس سے فرمائش ہوئی تو برجستہ حضرت اقدس نے عربی میں جو قطعہ تاریخ فرمایا وہ حسب ذیل ہے۔ انما یعمر المساجد من ؛ اٰمن باللہ والاخریٰ من بناہ بنی لہ اللہ ؛ بیت در جنۃ الماویٰ۔ شکر اللہ سعی قیمہ ؛ عمر حامد رضا شفیق رضا فخ لعمری بناءہ ااشمخ ؛ ارخ اٰدہٗ فانہ تجمل رضا۔ قلت سبحٰن ربی الاعلی ؛ ۔ اسس علی التقوی

حضرت اقدس حجۃ الاسلام نے حضور پُر نور اعلیٰحضرت کے وصال شریف پر جو تاریخیں فرمائیں وہ پیش کرتا ہوں

تواریخ الوفاۃ

۱۳۴۰ھ

نور اللہ ضریح ۔ شیخ الاسلام والمسلمین ۔ امام ہداۃ السنۃ الحاج احمد رضا رضا ل)

۱۳۴۰ھ ۱۳۴۰ھ ۱۳۴۰ھ

الھاد البریلوی القادری البرکاتی رضی اللہ الحق عنہ ھم اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری

۱۳۴۰ھ ۱۳۴۰ھ ۱۳۴۰ھ

راح شیخ الکل فی کل رازدار راز رازی سید و بیر سری ؛ مولوی و معنوی قرآن زبانت مادری

۱۳۴۰ھ ۱۳۴۰ھ

الغرض حضور پُر نور سرکار حجۃ الاسلام مدظلہ کے تمام علمی کارنامے اعلیٰحضرت قدس سرہ پر آشکار تھے بڑے جلسوں میں خود اعلیٰحضرت کی

۴

فرماتے جسے حضور پرنور قدس سرہٗ بہت پسند فرماتے۔

اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے باوصف ان تمام باتوں کے اپنی جانشینی کیلئے اپنے مخلصین علمائے دین و عمائد سے اشارہ کیا پھر استخارہ فرمایا اورجب رویائے صادقہ میں بشارت ہوئی تو اپنا ولیعہد اور جانشین مقرر کیا اور اس جانشینی کو فرمایا کہ اہل دنیا کی سی نہیں۔ قیصر و کسریٰ کی روش پر نہیں، بلکہ سنت حضرات شیخین ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طور پر بہ اجازت حضرت نورالعارفین سیدنا ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ کے حکم سے عطا فرمائی۔ سبحان اللہ یہ خلافت اجازت بعد استخارہ واشارت و بشارت ہوئی اسکا کیا کہنا۔ حضرت اقدس حجۃ الاسلام کو جمیع سلاسل عالیہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ وغیرہ جسقدر کی حضور پر نور کو اجازت ہے سب کی اجازت فرمائی اور تمام علوم وفنون اذکار واشغال اوراد واعمال سب کا مجاز و ماذون کیا۔ اور اپنے سجادہ عالیہ پر متمکن کردیا۔ اور اپنے جملہ اوقاف کا متولی اور اپنا ولیعہد بنایا۔ ظاہر و باطن کے تمام فیوض وبرکات عطا فرمائے یہ سب جبھی تو ہوا کہ حضور پر نور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ نے میرے پدر روح ودل قبلۂ دارین کعبۂ کونین سرکار حجۃ الاسلام مدظلہ العالی کو جامع شریعت وطریقت پایا۔ انکی نظر انتخاب بالکل صحیح تھی۔ وقت وصال وصیت فرمائی کہ حامد رضا خاں میرے جنازے کی نماز پڑھائے۔ میرے مزار پر سات بار اذان دے۔ وصال شریف سے ایک جمعہ قبل جو لوگ داخل سلسلہ ہونے کو حاضر آئے انھیں ان الفاظ میں حضرت اقدس سے بیعت کی ہدایت فرمائی کہ انکی بیعت میری بیعت انکا ہاتھ میرا ہاتھ۔ انکا مرید میرا مرید۔ انہیں سے (یعنی سرکار حجۃ الاسلام مدظلہٗ) سے بیعت کرو۔ الاستمداد میں فہرست خلفائے کرام اعلیٰحضرت قبلہ میں خود حضرت اقدس مدظلہٗ کے نام سے شروع فرمائی اور جن پیارے پیارے الفاظ میں حضرت صاحب سجادہ کو نوازا ان میں کوئی سہیم وشریک نہیں۔ وہ ارشاد گرامی یہ ہے:

حامد منی انا من حامد ٭ حمد سے حمد کماتے یہ ہیں۔

یعنی حامد مجھ سے اور میں حامد سے ہوں اور حاشیہ پر جناب مفتی اعظم شہزادہ اصغر مولٰنا مولوی شاہ محمد مصطفٰے رضا خاں صاحب بریلوی مدظلہٗ نے تحریر فرمایا کہ یہ شعر حضرت اخی اعظم جناب مولانا مولوی محمد حامد رضا خانصاحب قادری برکاتی نوری خلف اکبر و خلیفہ اعلیٰحضرت مجدد مائۃ حاضرہ مدظلہٗ کی تعریف میں ہے

۵

اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہٗ اور حضرت حجۃ الاسلام مدظلہٗ کے اسمائے گرامی میں اتحاد جُملی ہے اور اس بنا پر ایکمرتبہ خود اپنا تعویذ انکے گلے میں ڈالدیا۔ ایک وقف نامہ کی رجسٹری میں حضرت اقدس کو متولی فرماتے ہوئے یہ تحریر فرمایا کہ مولوی حامد رضاخاں پسر کلاں کو جو لائق ہوشیار اور دیانتدار ہیں متولی کرکے قابض و دخیل بحیثیت تولیت کاملہ کردیا۔

بارگاہ سرمدی میں بصد الحاح و زاری دست بستہ دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب لبیب عالم ماکان ومایکون سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے وارث کتاب اللہ نائب رسول اللہ جانشین غوث الورا خلف اکبر وخلیفۂ اعظم اعلیٰحضرت حضور پرنور حجۃ الاسلام زیب سجادہ رضویہ دامت برکاتہم کا سایہ ہما پایہ دیر اہل اسلام کے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ آمین۔

سند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ھادی القلوب وغافر الذنوب وساتر العیوب وکاشف الکروب افضل الصلاۃ واکمل السلام علی احب محبوب مصحح الحسنات مقیل العثرات شفیع الحوب وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ عدد النور والسنور والطلوع والغروب وبعد فان ربنا تبارک وتعالیٰ ھوالحی الذی لایموت وکل شیئ سواہ فلابد یوما ان یفوت فسبحٰن الذی قھر عبادہٗ بالموت و تفرد بالدوام وکل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذی الجلال والاکرام۔ اری شمس عمری قد تدلت للغروب وآذنت بالرحیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل اسالہ متوسلا الیہ بجاہ حبیبہ الاکرم وعبدہ وصفیہ غوثنا الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علی المصطفیٰ علیہ وسلم ان یختم لی بالحسنی علی السنۃ السنیۃ والدین الاسنی فاطر السمٰوات والارض انت ولیی فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصٰلحین رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضٰہ

۶

واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانا من المسلمین والحمد للہ رب العٰلمین وقد بقیت فی امر استخلاف فی
واجلاس احمد علی مسند اسلافی اقدم رجلا واؤخر اخری علما منی بان الامر بالتثبت احری
فانی احب سنۃ ابی بکر وعمر واستعیذ باللہ من سنۃ کسری وقیصر فاستخرت ربی واستشرت
ناسا صادقین فی حبی فاشاروا الی ما تری فی اٰخر ھذہ الحجۃ وتایید ذلک برؤیا رأیتھا فی
ھذا الشھر الکریم ذی الحجۃ فما ھو الا ان شرح اللہ لذلک صدری وارجوا ان یکون فیہ ان شاء اللہ
رشد امری وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وعلیہ ثم علی رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم التعویل
وقد کنت اجزت ولدی الاعز محمد ن المعروف بالمولوی حامد رضا خان سلمہ الرحمٰن عن
طوارق الحدثان ونوازغ الشیطان وجعلہ خیر خلف لسلفہ الصالحین ووفقہ مدۃ عمرہ لحمایۃ
الدین ونکایۃ المفسدین وانہ ولی ذلک وخیر مالک والحمد للہ رب العٰلمین بجمیع السلاسل
والعلوم والاذکار والاشغال والاوراد والاعمال وسائر ما وصلت الی اجازتہ من مشائخی
الاجلاء اولی الافضال وکان ذلک بامر شیخہ نور الکاملین سلالۃ الواصلین سیدنا
السید الشاہ ابی الحسین احمد النوری میاں صاحب المارھری قدس سرہ النوری والاٰن متوکلا
علی الرحمٰن جعلتہ ولی عھدی ووارث السجادۃ القادریۃ من بعدی واجلستہ علی مسند
اسلافی وولیتہ امر اوقافی واسأل ربی وھو حسبی متضرعا الیہ بھذا الحبیب الکریم علیہ وعلی
اٰلہ افضل الصلاۃ والتسلیم ثم بھذا الولی الاکرم سیدنا ومولنا الغوث الاعظم ان یرشدہ لما یحب
ویرضاہ ویبدہ صورۃ ومعناہ ویجعلہ اھلا لما تولاہ واٰخرتہ خیرا من اولاہ اٰمین اٰمین یا
مجیب السائلین اٰمین والحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علی ھذا الحبیب
المرتجی والشفیع المجتبی واٰلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ صلوٰۃ تحل العقد وتحل المدد وتفرج الکرب
وترفع الرتب وتشرح الصدور وتیسر الامور والحمد للہ العزیز الغفور وکان ذلک یوم عرس سیدی
وسندی ومولائی ومرشدی وکنزی وذخری لیومی وغدی سیدنا السید الشاہ اٰل رسول
الاحمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالرضی السرمدی اٰمین اٰمین والحمد للہ رب العٰلمین ۱۸ ذی الحجۃ

https://alislami.net

۷

الحرام یوم الخمیس ۱۳۳۳ھ من ہجرۃ الانفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وآلہ بقلمہ نمقہ بقلمہ احد کلاب الباب القادری عبدالمصطفیٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی عفر اللہ لہ ما جری منہ وما یاتی وحقق املہ واصلح عملہ آمین آمین والحمد للہ رب العلمین

ترجمہ

ساری خوبیاں اللہ عزوجل کیلئے جو دلوں کا رہنما گناہوں کا بخشنے والا عیبوں کا پردہ پوش، غموں کا دور کرنیوالا ہے۔ اور سب سے بہتر درود اور کامل تر سلام سب پیاروں سے زیادہ پیارے نیکیوں کے درست کرنیوالے، لغزشوں کے دور کرنیوالے گناہوں کے بخشوانیوالے اور ان کے آل و اصحاب اور ان کے صاحبزادے اور انکے گروہ پر بشمار انوار و اسرار دبتعداد طلوع و غروب۔

بعد حمد و نعت یقیناً ہمارا رب تبارک تعالیٰ وہی زندہ ہے جسے موت نہیں اور اسکے ماسوا ہر شے کیلئے ایکدن فنا ضروری ہے تو پاک ہے وہ جس نے اپنے بندوں کو موت سے مغلوب کیا اور ہمیشگی سے متفرد ہوا (زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا) میں دیکھ رہا ہوں اپنے آفتاب عمر کو کہ غروب کے قریب پہنچا اور اس نے کوچ کا اعلان کردیا۔ (اور ہمارے لئے کافی ہے اللہ بہتر کام بنانیوالا) میں اسی سے مانگتا ہوں اس کے حبیب اکرم کی وجاہت کے وسیلے سے اور اس کے برگزیدہ بندے حضور غوث اعظم کے صدقے میں (اللہ تعالیٰ درود وسلام بھیجے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر ان پیامبر خاتمہ خیر و خوبی کے ساتھ روشن سنت اور بہت درخشاں دین پر کرے (اے آسمانوں اور زمین کے بنانیوالے تو میرا کام بنانیوالا ہے اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں) (اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھپر اور میرے ماں باپ پر کئے اور یہ کہ میں وہ بھلا کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میری ذریت کی اصلاح فرما میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور اس حالت میں کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں) اور ساری خوبیاں ہیں پروردگار عالم کیلئے مجھے اپنی جانشینی اور کسیکو اپنے بزرگوں کی مسند پر بٹھانے کا کام باقی رہا۔ اسمیں میں پس و پیش کرتا رہا یہ جان کر کہ اسمیں پختگی زیادہ بہتر ہے کیونکہ حقیقتاً میں حضرات شیخین ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سنت کریمہ کو دل سے پیار کرتا ہوں اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے قیصر و کسریٰ کی روش سے۔ تو میں نے اپنے رب کریم سے استخارہ کیا اور اپنے سچے مخلص احباب سے مشورہ چاہا تو انھوں نے مجھے اس طرف اشارہ کیا جو اس سند کے آخر میں دیکھو گے اور اسکی تائید مجھے اس خواب سے ہوئی جو میں نے اس ماہ ذی الحجہ مبارکہ

https://alislami.net

۸

میں دیکھا تو اس کیلئے اللہ نے میرا سینہ کھولدیا میں امید رکھتا ہوں کہ اسمیں ان شاء اللہ میرے کام کی سچی سیدھی راہ ہے (اور ہمارے لئے اللہ کافی اور بہتر کام بنانیوالا ہے) اور اُسی پر پھر اُسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھروسہ ہے۔ بلا شک میں اپنے عزیز تر بیٹے محمد معروف بمولوی حامد رضا خاں کو (اللہ تعالیٰ اسے اچانک حادثوں شیطان کے کوچوں سے محفوظ رکھے اور مولائے کریم اُسے سلف صالحین کا بہتر جانشین بنائے اور تمام عمر اُسے حمایت دین ورد مفسدین کی توفیق عطا فرمائے بلا شبہ وہی مولا تعالیٰ اس کا مددگار اور بہتر مالک ہے (پروردگار عالم ہی کیلئے حمد ہے) تمام سلسلوں اور تمام علوم اور سارے اذکار واشغال اور اوراد واعمال کی اور ہر اس چیز کی کہ جس کی مجھے اپنے برگزیدہ مشائخ کرام سے اجازت پہونچی اجازت دے چکا تھا اور میرا اجازت دینا اسکے مرشد برحق و شیخ طریقت نور الکاملین خلاصۃ الواصلین سیدنا سید شاہ ابو الحسن احمد نوری میاں صاحب قدس سرہ النوری کے حکم سے تھا اور اب میں اپنے مہربان اللہ پر توکل کرتے ہوئے اسے اپنا ولیعہد اور اپنے بعد وارث سجادہ قادریہ بناتا ہوں۔ اور اسے اپنے مشائخ کی مسند پر متمکن کرتا ہوں اور اپنے تمام اوقاف کا متولی بناتا ہوں اور اپنے رب سے گڑگڑا کر دعا کرتا ہوں اور وہی مجھے کافی ہے بوسیلۂ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ولی ما ہم سیدنا و مولانا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ وہ اسکی رہنمائی فرمائے اس چیز کی جو اسے محبوب و پسندیدہ ہے اور اس کے ظاہر و باطن کو سنوارے، اور اس کا اہل کرے جو اسکے سپرد کیا گیا ہے اور اسکی دینا ے عزت کو بہتر فرمائے الٰہی یونہی کر یونہی کر۔ اے مانگنے والوں کی التجا قبول فرمانے والے قبول فرما۔ اور حمد اللہ کیلئے اور صلوٰۃ وسلام اور اسکی برکتیں حضور پُر نور حبیب مرتجےٰ شفیع مجتبےٰ اور انکی آل و اولاد اور اصحاب اور اس کے گروہ پر صلاۃ وسلام جو گرہ کھولدے اور مدد نازل کرے اور غم دور کرے اور رتبہ بڑھائے اور سینے کھولے اور کاموں میں آسانی کرے اور حمد ہے اللہ غالب بخشش فرمانیوالے پڑھی یہ اجازت میرے سردار و مرشد برحق دریائے رحمت آقائے نعمت سیدنا شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس سراپا قدس کے دن آمین والحمد للہ رب العالمین

۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ از ہجرت النفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے کہا اپنے منھ سے اور لکھا اپنے قلم سے سگ آستان قادری عبد المصطفےٰ احمد رضا خاں سنی حنفی برکاتی نے اللہ تعالیٰ اسکے گذشتہ و آئندہ گناہ بخشے اور اسکی مرادیں برلائے اور اسکے کام بنائے آمین آمین یا رب العالمین

نیازمند:- عنایت محمد خاں غوری غفرلہٗ فیروزپوری (مجاز و ماذون سلسلہ عالیہ قادریہ

(بریلی الکٹرک پریس بریلی)

(۹)

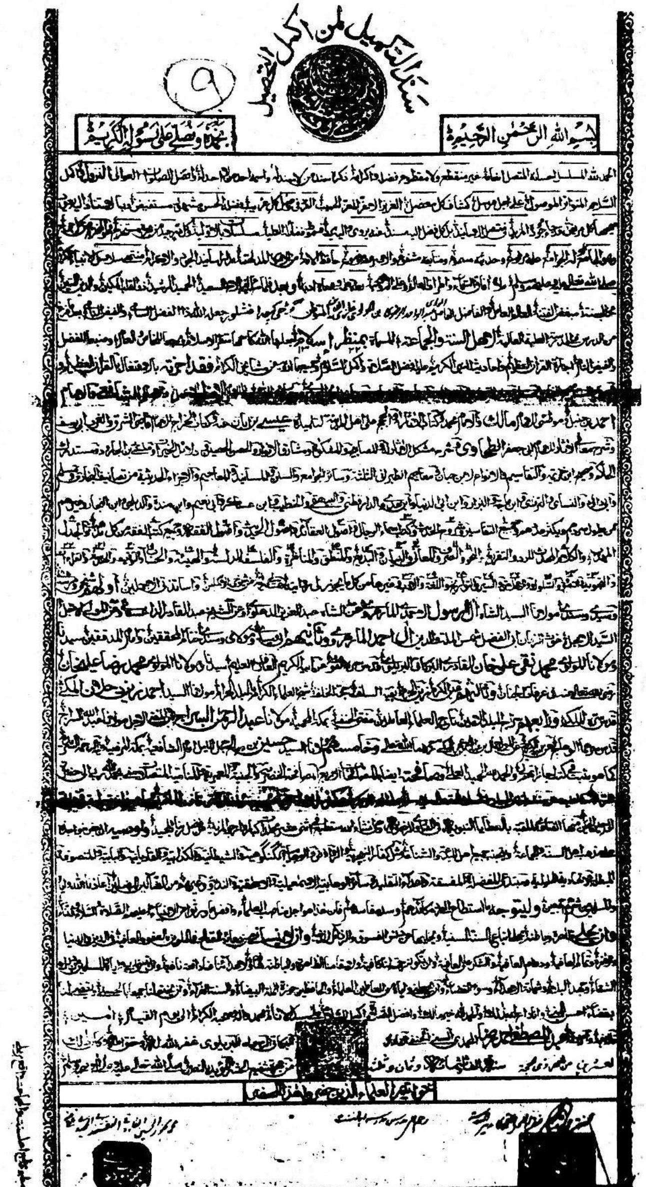

(سند حدیث دار العلوم منظر اسلام)

https://alislami.net

(۱۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(۱۰)

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی سیما علی سیدنا ومولانا محمد ن المصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ واہل بیتہ ذو القربیٰ و
وعترتہ وذریتہ اہل الوفا وازواجہ وعشیرتہ ذو القربی وصحبہ والخلفا اولی الصدق والصفا واولیاء طریقتہ العرفا وعلماء شریعتہ الحنفا وامنا اسرار
حقیقتہ سلفا وخزنتہ الوار معرفتہ خلفا السادۃ القادۃ الشرفا وعلینا معہم الفا سالفا وبہم فیہم الفا الفا۔ اما بعد می گوید فقیر ناسزا سر گریبان فکر حزن احمد المدعو
بحامد رضا عفا اللہ عنہ ماجنیٰ کہ حضور پرنور دریای رحمت آفتاب نعمت قدوۃ الواصلین سراج السالکین نور العارفین حضرت سیدنا ومولانا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ وکعبہ افاض اللہ
علینا من تتابیب فیضہ النوری ذیل بشارت سرایا بشارت حضور ممدوح حضرت سیدی ووالدی واستاذی وملاذی امام اہل السنۃ مجدد المائۃ الحاضرہ مؤید الملۃ الطاہرہ سیدنا ومولانا محمد احمد رضا خاں صاحب
قبلہ وکعبہ رضی اللہ تعالی عنہ بالرضا السرمدی این نااہل سراپا ظلم وجہل را مجاز ومأذون ساخت وبلاد گران امانت بر دوش این عاجز ناتوان انداخت ... کشیدہ وقرینہ نال ... ہمہ
ارزانی داشتند واعلیٰحضرت قبلہ وکعبہ والد ماجد ... سجادہ ... عنایت ... جمیع سلاسل وتمامی اذکار واشغال وسائر اوراد واوفاق واعمال بدست مبارک خود کرم کردہ
عطا فرمود وکان ذلک یوم عرس حضرت مرشد مرشدی سیدی وسندی وکنزی وذخری لیومی وغدی شیخ المشائخ اسوۃ الکبراء سیدنا ومولانا السید الشاہ آل الرسول الاحمدی المارہروی
قدس اللہ تعالی بسرہ الصوری والمعنوی لثمان عشرۃ من ذی الحجۃ یوم الخمیس سنۃ ۱۳۲۳ من ہجرۃ الانفس نفیس صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ الاطہار واصحابہ الاخیار
ماہبت النسمات فی الاسحار وترنم الہزار فوق الازہار وغردت البلابل وصدحت العنادل علی غصون الاشجار ... ع وللارض من کاس الکرام نصیب
اگر گہی ز طریقت کنند گدای را ... بر من ... اکرام احمد نوری ... من وخدای من ... ع
دل من ... فاما این فقیر سر گریبان ... دست ... بر آنم ... حضور
پر نور والد ماجد ... اعلیٰحضرت قبلہ وکعبہ قدس سرہ ... بیعت کنید ... دست
رسید ... کردم ... بوستم ... کاس النعمان و
تثبت ... والعہدۃ علی الراوی ... نعار علی
حامی الحمی وھو قادر اذا ضاع فی البید اعقال بعیر ... یا حامی الحمی امداد کن ... یا العدکہ
خانہ زادان ... بدست تو یا امداد کن ... نوری
دیگر عزیزان طریقت ... ملاحظہ ... از علماء وصلحا یکسان ... اہل دل ولباب
تقوی ... فالحمد للہ ذی المنن والعظیم المن والصلوٰۃ والسلام علی ھو من ھو من
من من منّ ولہ المن الامن وکان لی مقاصد شتی مثل حمایۃ دین المتین ونکایۃ المبتدعین وتبلیغ العقائد الحقۃ السنیۃ وترویج السلاسل العلیۃ العالیۃ ولی فیہا مآرب اخری غب ھذا
فالان فقد التمس منی ... الاجازت ... جامع الفضائل والفواضل الفاضل بین الحق والباطل حامی السنن السنیۃ وماحی الفتن الدنیۃ قرۃ عیونی وسلوۃ فؤادی الحری اللقن
والحفی الفطن الذکی المولوی السید ریاض الحسن القادری الرضوی الحامدی الجودھپوری بن السید عنایت علی القادری ... من انا منتم الیہ ومتطفل علیہ بروحانیتہ
استمد وبفیضہ العزیز استفیض وھو یفیض علی مایفیض واعترف بقصور باعی وقصر ذراعی واین الصعلوک من الملوک والمولی مانی بہ المملوک وانی السمک من السموک
واین السھک من المسموک فاقول بحول الحول مستمدا ... الکون ومنہ التوفیق والعون ھکذا علی برکۃ اللہ تعالی علاہ وبرکۃ حبیبہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ ومن والاہ
اجزتک بالقران العظیم وصحاح الستۃ والمسانید والمعاجیم وسائر الزبر الدینیۃ واسفار الفنون العقلیۃ والنقلیۃ وسائر العلوم بشرطہا المعلوم عند ذوی الفہوم کل ما تصح لی روایتہ
من اساتیذ الہندیۃ ومشائخی الحرمیۃ ... والحصن الحصین وحزب البحر والحرز الیمانی والکبریت الاحمر والاسماء الاربعینۃ
وسائر الاذکار والاشغال والاوراد والاوفاق والاعمال وجمیع السلاسل العلیۃ العالیۃ القادریۃ القدیمۃ والجدیدۃ والچشتیۃ القدیمۃ والجدیدۃ والسہروردیۃ والنقشبندیۃ العلائیۃ ...
المعمریۃ واوصیک بالعض بالنواجذ علی مذہب اہل السنۃ والجماعۃ والتجنب من اہل البدع والخلاعۃ الذین ھم للدنیا مشترون وللدین بائعون والتثبت بذیل شریعۃ صاحب الشفاعۃ
صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ ذوی البلاعۃ وان تشمر عن ساق الجد لحمایۃ السنۃ ونکایۃ الکفر والضلال والفتن الشیطانیۃ واعانۃ اہل الہدایۃ وارباہا واہانۃ اہل البدع لا
وکلا ما لاسیما القادیانیۃ الملاعنۃ والدیابنۃ الفراعنۃ فانہما اخبث الطوائف الشیطانیۃ واضر علی الاسلام والمسلمین من الفرق البطلانیۃ وذلک من اعظم القربات واحسن السعادات وللہ
والرب ارضی مرضاۃ وان لا تنسانی عن دعواتہ الصالحۃ المتوفرۃ بالعفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والاخرۃ وانا ادعو لک بذالک واللہ خیر مالک وکان ذلک لخمس من شہر رجب
الحرام سنۃ الف وثلثمائۃ واحد وستین ۱۳۶۱ من ہجرۃ سید البشر صلی اللہ تعالی علیہ والہ السرج الغرر وصحبہ المصابیح الزہر قالہ بفمہ وامر برقمہ محمد ن
المدعو بحامد رضا الرضوی القادری النوری البریلوی سقاہ ربہ من منہل تیر کرمہ المروی وحماہ من حشر تر مزوی آمین والحمد للہ رب العالمین

(۱۱)

ازدفتر ... {
... محلہ سوداگران {

عزیزہ سلمہا ... بعد دعا ...

[illegible]

[illegible]

فقیر ... خادم سجادہ ... [illegible]

... ۱۳۵۲ھ ...

[illegible]

(۱۲)

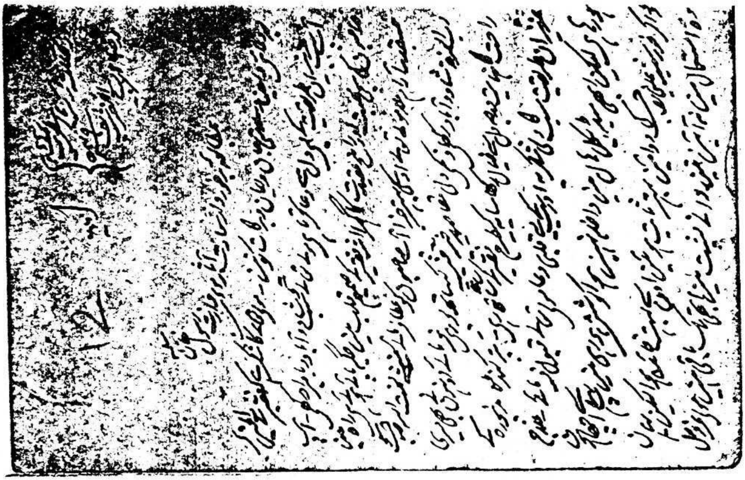

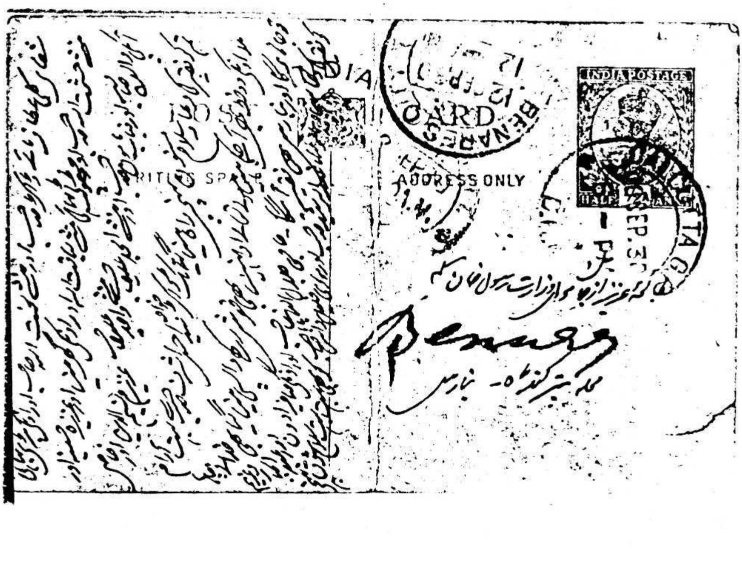

https://alislami.net

(۱۳)

مناظر اہلسنت کی خدمت میں مبارکبادی پیش کی گئی۔

(۷) محلہ کٹڑہ چاند خاں شہر کہنہ بریلی میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا اور فائق صاحب کی نظم تہنیت اُس میں پڑھی گئی۔ اور بھی متعدد اجلاس شہر میں مختلف محلوں میں منعقد ہوئے۔ حضرت حجۃ الاسلام مولٰنا مولوی شاہ مفتی محمد حامد رضا خاں صاحب مدظلہ[عہ] رضوی نوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ ان ایام میں ضلع بدایون رونق افروز تھے مناظرہ میں اہلسنت کی فتح مبین کی خبر فرحت اثر سُن کر حضرت ممدوح نے مناظر اہلسنت کو مندرجہ ذیل مکتوب مبارکبادی تحریر فرمایا :۔

۷۸۶

مولانا المکرم عزیز محترم مولوی سردار احمد صاحب سلمہٗ صدر جمعیت خدام الرضا

بعد سلام مسنون و ادعیہ خلوص مشحون۔ فقیر اس فتح نمایاں کی مبارکباد دیتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہمیشہ اعدائے دین پر آپ کو مظفر و منصور رکھے اور آپ کا بول بالا اہل باطل کا منہ کالا کرے، بریلی میں اس فتح مبین کا سہرا آپ کے سر رہا، آپ کی جماعت قائم کردہ بحمدہ تعالےٰ بہت مفید کارآمد ثابت ہوئی اور خدا اسے اور ترقی عطا فرمائے تو اہلسنت کیلئے اس کا وجود مورث برکات و حسنات و قوت اہلسنت و نکایت بدعت کا باعث ہوگا باذنہ تعالیٰ فقیر حاضر آستانہ ہونے پر خدا نے چاہا تو جمعیت کے متعلق خاص توجہ کریگا۔ والسلام۔

فقیر محمد حامد رضا خاں غفرلہٗ، ۲ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ۔ قاصد[عہ] کی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت ممدوح نے اس خوشخبری کو سُن کر فوراً فرمایا :۔ قد ندّ منظور (یعنی تحقیق بھاگا منظور) جسے ۱۳۵۴ دُقّ دنّ منظور (یعنی منظور کا بھانڈا پھوڑ گیا) بھی کہہ سکتے ہیں عدد نکالنے پر معلوم ہوا کہ یہی ۱۳۵۴ منظور کے فرار کی تاریخ ہے۔ مفتی اعظم حضرت مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب قادری نوری

عہ قدس سرہٗ ۱۲ عہ عزیزی مفتی اعجاز ولی خاں سلمہٗ ۱۲

https://alislami.net

(۱۴)

یہ دعا نامہ مولوی وزارت رسول صاحب کے گھر بھجوا دو
۹۲

۷۸۶

بمطالعہ عزیز محترم جناب مولوی وزارت رسول صاحب سلمہ المولیٰ تعالیٰ

بعد سلام مسنون و دعائے خلوص مشحون آج عزیزم محمد داد خان سلمہ کے خط سے معلوم ہوا کہ تمہارے چھوٹے لخت جگر نور بصر نے داغ فراق دیا حقیر کو اس سے صدمہ ہوا مولا عز و جل تمہیں اور اوسکی والدہ اور اوسکی دادی اور اوسکی پھوپھی سبکو توفیق اجر و صبر عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے اولاد دل کا پھل ہوتی ہے اور چھوٹے بچے کا بہت صدمہ ہوتا ہے مگر صبر و شکر کرنا چاہیے اگر وہ تمہارے لئے پیش خیمہ شفاعت ہے اوسکی مرضی پر راضی رہنا چاہیے کہ تم نے اوسکی امانت کو بہتر حالت میں سپرد خدا کیا اور وہ تمہاری گود سے بہتر گودوں میں کھیل رہا ہے اور ابدی راحتوں اور جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہے تمہیں اسپر دلگیر ہونا نہ چاہیے جزع فزع سے اجر ہاتھ سے جاتا رہتا ہے اور وہ تکلیف پاتا ہے ہرگز بے صبری نکرنا چاہیے دنیا فانی اور ہر شے یہاں کی آنی جانی ہے مولا باقی باقی فانی ہے ۔ پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے ۔
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے ۔

والدعا ۔ مرا یہ دعا نامہ سبکو سنا دو ۔
اور تلقین صبر کرو ۔ میرے سب عزیزان طریقت کو
سلام و دعا ۔

https://alislami.net

(۱۵)

۷۸۴

حلقہ قادریہ شریفہ

درود شریف

اللہ اکبر اللہ اکبر ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ۳ بار

سبحٰن اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ۳ بار

شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو جب تک نفس تنگ ہو حبس دم کیا جائے۔ اور

تصور کیا جائے کہ تمام عالم ناسوت فانی ہے اور ہمیں اس ترک کرکے عالم ملکوت کی سیر

منظور ہے کہ اس عالم ناسوت سے کوئی نفع حاصل نہ ہوا پھر سر اوٹھائے اور کہے یا ھو

اور مثل سابق تا ضیق نفس دم کرے اور عالم ملکوت میں عروج کا تصور باندھے اور خیال

کرے کہ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تمام ملائکہ عظام تشریف فرما ہیں اور وہ سب

حضرات انبیائے کرام کی بارگاہ میں ہمارا ذریعہ و وسیلہ ہیں پھر سر اوٹھائے اور کہے یا

من ھو ھو اور تصور کرے کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ التحیۃ و

[illegible]

تک تمام انبیائے کرام بارگاہ بیکس پناہ حضور سید الانبیاء علیہ افضل التحیۃ والثنا

میں میرے شفیع ہیں اور میں بوسیلہ ان حضرات کرام کے انکی جناب میں

حاضر ہوتا ہوں یہ سب داتا فیض و ذریعہ وصول ہیں بہذا عالم لاہوت کی

جانب عروج کرتا ہوں پھر سر اوٹھائے اور کہے یا من لا الہ الا ھو اور مثل سابق

ضیق نفس تک دم کرتا رہے اور تصور کرے کہ بارگاہ گدا نواز حضور پر نور میں حاضری

نصیب ہوئی اور بذریعہ و وسیلہ اپنے آقا و مولے کی بارگاہ قدس حضرت عزت

میں باریابی میسر ہوئی اور اوس کریم و رحیم کے سامنے حاضر ہوں اور اپنے

معاصی و آثام سے خوف کرکے دست طلب عفو دراز کرتا ہوں اور گڑگڑا کر

گڑگڑا کر عرض کرتا ہوں اسئلک ان تغفر لی وترحمنی یا رب ۳ بار

پھر یا ھو یا من ھو وغیرہ مثل مذکورہ بالا کہے اور ویسے ہی تصور کرے آخر میں

دعا مانگے یوں ہی تیسری مرتبہ دعا مانگ کر حسب طریق حسب ذیل شروع کرے

https://alislami.net

اول ھو داہنے جانب آخر ھو بائیں جانب ظاھر ھو
اوپر کی جانب باطن ھو نیچے کی جانب یا لا الٰہ الا ھو ناف سے
لیکر منقار دماغ تک بلند کرے پھر الٰہ شروع کرکے داہنی جانب مونھ پھیر کر
اور الا اللہ کی ضرب قلب یا ناف پر لگائے یہ جوھری اسم ۱۰۰ بار پوری کرے
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر ختم [illegible]
پھر ذکر ناسوتی نفی و اثبات یعنی لا الٰہ الا اللہ ضرب کر ۱۱۱ بار
پھر دوسری شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو بطریقہ مذکور کرے اور
اسکے بعد لا معبود الا اللہ لا مقصود الا اللہ لا مشہود
الا اللہ لا موجود الا اللہ ۱۰۰ بار - پھر الا اللہ ۱۰۰ بار
پھر اللہ ۱۰۰ بار پھر دوسری شھد اللہ انہ بطریقہ مذکورہ پھر اللہ
جانب راست ھو ھو جانب بائیں ھو جانب جب پھر ھو جانب ناف [illegible]

کلمہ طیبہ اکمیا پڑھے =
ذکر آرہ اگر چاہے تو حسب ذیل طور پر کرے حق با ھو = اسطرح
کہ جسطرح آرہ کشی کی آواز ہوتی ہے اور درمیان میں اللہ کہنا ذاکرین کی
عادت ھے حق کو ذرا کھینچکر یا ھو کی ضرب لگائے اور ھو کو بھی ذرا دراز کر
تو مشابہ آواز آرہ ہو سکیگی - ختم ذکر پر فاتحہ پڑھکر حضرات مشائخ
کرام کی ارواح طاہرہ کو ایصال ثواب کرے اور دعائے مطلب کرے
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ [illegible]
حررہ الفقیر الحاج [illegible] ولغۃ حبہ محمد [illegible] المدعو [illegible]
الہ بلوی [illegible]
محرم [illegible]
امین

(١٦)

اعتصام حزب البحر الف

الحمد شریف مع آمین - پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ - تا یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَہْرَکُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ
پھر آیۃ الکرسی تا واللہ سمیع علیم تک - پھر آمن الرسول تا فانصرنا علی القوم الکافرین - پھر
آیت نعاس ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا تا واللہ علیم بذات
الصدور - پھر آیت محمد رسول اللہ والذین معہ تا اجرا عظیما - پھر
رَبِّ سَہِّلْ وَیَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَیْنَا یَا رَبِّ بِحَقِّ ا ب ت ث
ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل
م ن و ہ لا ء ی جِئْنَاکَ عَلٰی ہَیْئَۃِ مَسَاکِیْنَ حُفَاۃً وَّعُرَاۃً
مُشَاۃً قَدْ خَلَتْ مَوَاعِیْدُ عَفْوِکَ بِعَرَفَاتِہَا وَنَحْنُ وُقُوْفٌ
بِنَوَاحِیْ عَرَفَاتٍ یَا نُقَبَاءُ یَا نُجَبَاءُ یَا رُقَبَاءُ یَا اَخْیَارُ یَا اَبْدَالُ یَا اَوْتَادُ یَا قُطْبُ
یَا غَوْثُ یَا عُمَدُ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَغِیْثُوْنِیْ بِغَوْثِکُمْ وَانْظُرُوْا اِلَیَّ
بِنَظْرَتِکُمْ وَاَجِیْبُوْنِیْ بِدَعْوَتِکُمْ وَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّتِکُمْ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَا سِرَاجَ الْغَیْبِ نَادِ عَلِیًّا مَظْہَرَ الْعَجَائِبِ
تَجِدْہُ عَوْنًا لَّکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ ہَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِنُبُوَّتِکَ
بِعِزَّتِکَ یَا اللّٰہُ وَبِنُبُوَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَبِوِلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - اعتصام ختم
اسکے بعد حزب شروع ہے - اشارات رفع ذل احادیث جس جگہ ضرورت ہوگی لفظ لکھکر دکھا دیا ہے

https://alislami.net

اشارات و ضمائر و محال اجابت

ثم لیزلقونک لا اشد یدا ط پر انگشت سبابہ جانب ۲ تھ بیاکر جنبش دیں
فَثَبِّتْنَا پر کامومنین کیواسطے استقلال کے لیے دعا کریں هٰذَا النَّجْمُ کسی خاص مراد کیلئے پڑھیں
تو یہاں اس مراد کا خیال کریں اور بعد سے اس مراد کا تخیل کریں جیسے کشتی میں سلامتی
کے لیے پڑھے تو یہاں پہنچکر ستر بار کہے۔ "خداوندا خود را و رفیقان خود را بتو سپردم سلامت بساں"
وَالْمُلْکُ وَالْمَلَکُوْتُ ط یہاں تسخیر امراء و حکام و سلاطین کا خیال کریں۔
وسخر لنا کل شیء یہاں ہر شے کی تسخیر کا تخیل کریں
ملکوت کل شیء یہاں مراد کا خیال دل میں لائے
کھیعص ۳ بار پانچ حرف ہیں ہر حرف پر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونگی اور خنصر سے
ابتدا ہوگی۔ پہلی بار بند کرتے وقت حصول مطلب کا خیال کریں پھر دوبارہ کھولتے وقت
فتح و ظفر مقصود کا خیال کریں پھر سہ بارہ بند کرتے ہوئے مطلب کے ہو آنے کا خیال کریں۔ ۲ اور آخر بار ؟
خنصر کھولے اور وافتح لنا پر بنصر اور واغفر لنا پر وسطےٰ اور وارحمنا پر سبابہ اور آخر میں
وارزقنا پر انگشت کھولے۔
نعم الرحیم یہاں محبت کی نیت یُحِبُّوْنَهُمْ کَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا
لِّلّٰهِ ط ستر بار پڑھے۔
وَهَبْ لَنَا یہاں غنا و زیادتی دولت کے لیے ستر بار یَا غَنِیُّ اَغْنِنِیْ وَارْزُقْنِیْ
رِزْقًا طَیِّبًا وَاسِعًا بِغَیْرِ حِسَابٍ
مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِکَ یہاں حاجت و مطلب کا خیال لائے۔
اللّٰھم یسر لنا امورنا - یہ محل اجابت ہے خیال مراد دل میں لائے

https://alislami.net

ح

وَاطْمِسْ عَلٰی وُجُوْہِ اَعْدَائِنَا ۔ سیدھے ہاتھ کی مٹھی باندھ کر نیچے کی جانب اس طرح اشارہ جیسے کوئی شے پھینک مارے دشمن اور شیطان کے دفع کا خیال کرے ان کو تخیل میں اپنے سامنے تصور کر کے

مااستطاعوا مضیاء ولایرجعون یہاں دفع اعدا کا خیال ہو اور انکا تمثیل کرے

فھم مقمحون یہاں آکر جلدی جلدی تسدید اور دفع اعدا کا خیال لائے ۔

فھم لایبصرون ~~شاھت الوجوہ~~ یہ کلمہ تین بار پڑھے اور ہاتھوں پر دم کرے جیسے کسی چیز کو پھونک کر اڑاتے ہیں

~~شاھت الوجوہ~~ برزخ لایبغین یہاں پہنچکر ستر بار آیہ کریمہ لا الٰہ الا انت سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ کَمَالَ الْمَعْرِفَۃِ وَحَقِیْقَۃَ الْیَقِیْنِ کمال معرفت حاصل ہو بإذن تعالیٰ ۔

حم سات بار ۔ پہلا یمین دوسرا یسار تیسرا قدام چوتھا خلف پانچواں تحت چھٹا فوق ساتواں دونوں ہتھیلیوں پر دم کرے اور اپنے تمام بدن پر پھیرلے

کھیعص پڑھتے ہوئے ہاتھ کی انگلیاں بند کرے از خنصر تا ابہام بالترتیب ۔

حمعسق پھر کھولے اوسی ترتیب سے

رب العرش العظیم یہاں شیطان سے حفاظت ایمان کیلئے ستر بار یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا صَادِقًا وَیَقِیْنًا کَامِلًا وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ پھر یہ اسم پڑھے یَا قَاھِرُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ یَا قَاھِرُ ۔

لمیس شریف میرا بکا ہمّ تقتل الحزیز کے اس دعا کو دوسری روایت کی بنا پر تنزیل بفتح لام اور مشددًا بضم سین پڑھا گیا ہے

[illegible]

https://alislami.net

اختتام

یا الله یا الله یا نور یا حق یا مبین البسنی من نورک وعلمنی من علمک
وفهمنی عنک واسمعنی منک وبصرنی بک واقمنی بشهودک ویسر لی الطریق
الیک وهونها علیّ بفضلک انک علی کل شیء قدیر وبالاجابة جدیر اعوذ بکلمات الله
التامات من شر ما خلق یا عظیم السلطان یا قدیم الاحسان یا دائم النعیم یا باسط
الرزق یا واسع العطایا یا دافع البلایا یا سامع الدعاء یا حاضرا لیس بغائب یا موجودا
عند الشدائد یا خفی اللطف یا لطیف الصنع یا جمیل الستر یا حلیما لا تعجل یا جوادا لا تبخل
فاقض حاجتی برحمتک یا ارحم الراحمین ان الله وملائکته یصلون علی النبی
یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد وآله
وصحبه اجمعین وصلی الله تعالی علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله وصحبه اجمعین

سبحان ربک رب العزة ... [illegible] صلاة تنجینا ... انک علی کل شیء قدیر
یا سمیع یا علیم یا عظیم یا حکیم یا علی اسمع دعائی بخصائص لطفک
یا الله آمین برحمتک یا ارحم الراحمین [illegible] ختام

[illegible]

(١٧)

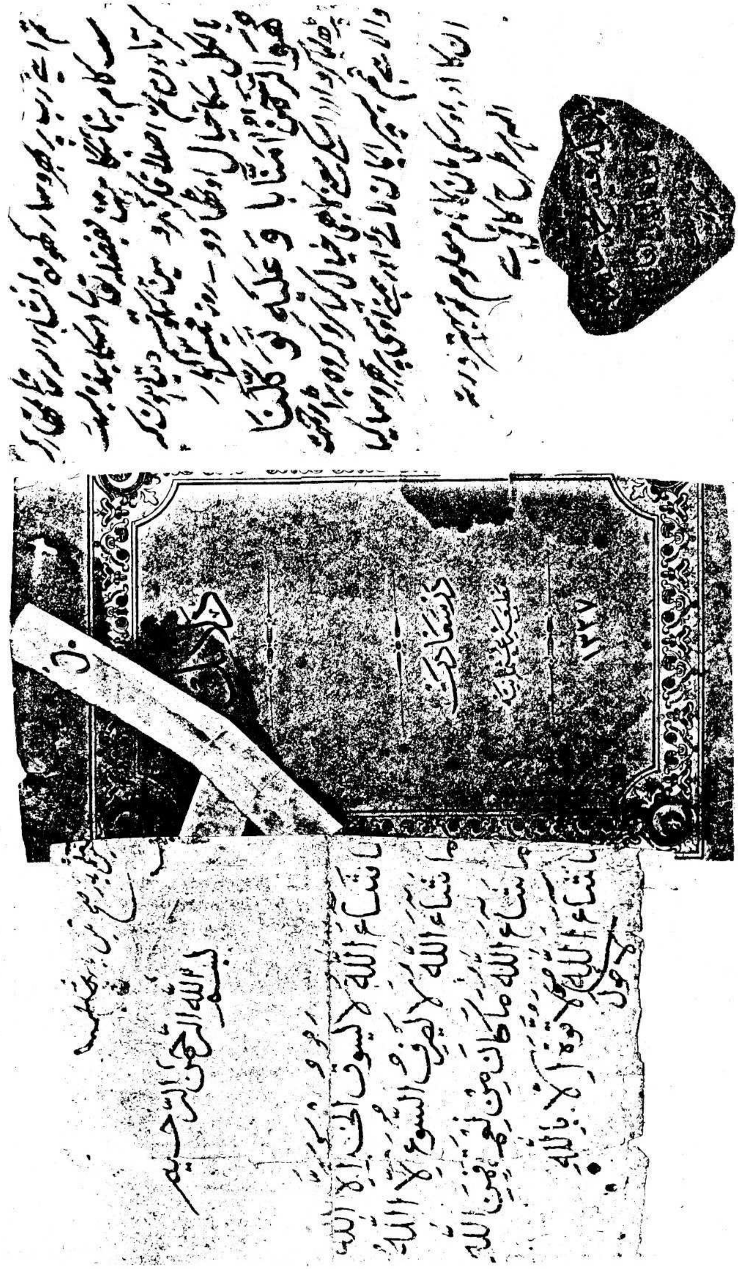

https://alislami.net

(١٨)

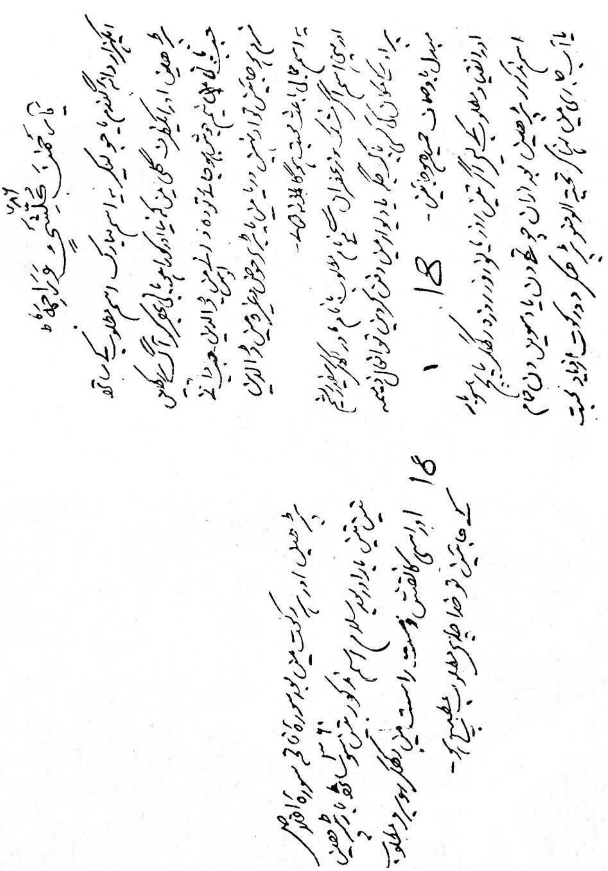

(١٩)

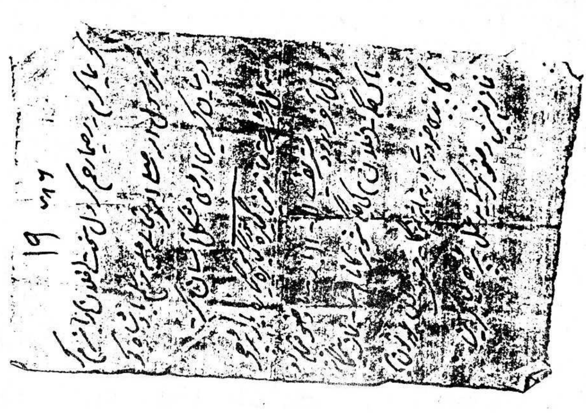

(۲۰)

۲۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ فقیر غفر لہ القدیر اس تالیف منیف و ترصیف لطیف کے مطالعے سے مسرور ہوا۔ مولیٰ عزوجل اس کے مؤلف سعید حمید رشید فرزند دلبند سعادتمند مولانا مولوی برہان الحق جعلہ اللہ تعالیٰ کاسمہ دلیل الصدق و برہان الحق کو دارین میں مدارج عالیہ و معارج جلیلہ کرامت فرمائے۔ بحمد اللہ تعالیٰ یہ ان کے والد ماجد عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء حامی السنن ماحی الفتن حسنۃ الزمن زینۃ الایام مولانا مولوی حافظ شاہ محمد عبد السلام سلمہ السلام لحمایۃ الاسلام و نکایۃ الکفرۃ والمبتدعین اللئام و ادام فیضہ الی یوم القیام کے برکات سے ہیں۔

ع وحسن نبات الارض من کرم البذر ❊ غفر اللہ لہ

ولی و لہما و لجمیع اخواننا اہل السنۃ و وقانا جمیعا برحمتہ من کل فتنۃ و محنۃ بجاہ سید الانس و الجنۃ علیہ و علی آلہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ الصلاۃ و السلام علی مر اللیالی و الایام آمین

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

محمدی سنی حنفی قادری ۱۲۹۴ عبدہ المصطفیٰ احمد رضا خان من دودہ الرسول

احمد اللہ خالق النسم ❊ ذارء اللوح بارء القلم

۲۹

صلی علی الحبیب لہ ❊ اعلم الخلق خیر کلہم
و علی آلہ و اصحابہ ❊ ما نم السحاب بالدیم
ان ہذا اشممت نشر الکم ❊ فالجواب الجواب بالحکم
فہو الحق فیہ یا برہان ❊ فسماہ للاسمک کسمی

فقیر محمد المعروف بحامد رضا القادری
کان اللہ تعالیٰ لہ

اصبت فیما اجبت
فقیر مصطفیٰ رضا القادری عفی عنہ

مہر جناب حامد رضا خان قادری

مہر جناب مصطفیٰ رضا خان صاحب قادری

مہر جناب محمد رضا خانصاحب قادری

مہر جناب محمد امجد علیصاحب رضوی

مہر سمیع احمد خانصاحب

ملنے کا پتہ

حاجی محمد اکبر خاں صاحب سوداگر بازار نوارٹ گنج شہر جبل پور
حافظ عبد الشکور غوث احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ لارڈ گنج جبل پور

۲۱

(۲۱)

تاریخ وصال تاج المحققین سراج المدققین حضرت مولینا بکل مجدہ اولینا عالیجناب مولانا مولوی محمد ظہور الحسین صاحب فاروقی نقشبندی مجددی الرامپوری رحمہ اللہ مولی تعالی رحمۃ واسعۃ

از نتائج افکار حضرت مولینا العالم الفاضل الفہامہ السنی الحنفی جناب مولوی حاجی احمد رضا خان صاحب الرضوی النوری البریلوی حفظہ ربہ الاعلیٰ

۱۳۴۲ھ ۱۳۴۲ھ ۱۳۴۲ھ

تاریخ وصلہ

۱۳۴۲ھ

تاج المحققین سراج المدققین حضرت مولینا بکل مجدہ اولینا اولی جناب ظہور حسین

۱۳۴۲ھ ۱۳۴۲ھ ۱۳۴۲ھ ۱۳۴۲ھ

رحمہ اللہ المولی تعالی رحمۃ واسعۃ

۱۳۴۲ھ

قد نعینا نعی الیقین	انما متنا وما جاء الیقین	موتة العالم موت العلمین
بیشک ہمیں ایک یقینی خبر دی گئی ہے	جس سے ہم بے موت مر گئے	عالم کی موت تمام عالم کی موت ہے
ثلمة فی الدین هذا ما ندین	الثلم دین النبی الثلم	ثلمة فی ای دین ای دین
اور دین میں رخنہ ہے یہ بات یقینی ہے	نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین رخنہ دار ہو گیا	کس دین میں رخنہ ہو گیا کیسا مبارک دین رخنہ دار ہو گیا
قد لعمری ظن طب طابن	کان فی ذات الیمین ع لیمین	کان حبرا کان بحرا باذخا
میری جان کی قسم ایسے ماہر حاذق نے وصال فرمایا	جو اصحاب یمین یعنی اصحاب جنت میں برکت والے تھے	عالم تھے اور بحر ذخار تھے

https://alislami.net

۲۲

في علوم العقل والنقل الرزين
علوم عقل اور علوم نقل خوب درست تھے

كان صوفيا صفيا صافيا
صوفی برگزیدہ اور صاحب صفا تھے

في حسان الوجه كالماء المعين
خوبصورت چہرہ والے اولیاء اللہ میں مثل آب جاری کے تھے

كان ضربا كان غرا صالحا
صاحب ذہن رسا اور منور پیشانی اور صالح تھے

من عباد الله ولي الصالحين
اللہ کے بندوں میں سے جو تمام صالحین کا مالک و مولیٰ ہے

بارا برا تقيا عابدا
نیکو کار اور نیک اور پرہیزگار تھے اور

في ديار حبر ليالي الساهرين
تارکیوں اور جاگنے والوں کی اتوں میں عبادت گزار تھے

كان قرما كان شهما شافعا
سردار اور ذہین دل والے بلند مرتبہ تھے

في ميادين الوغى ليث العرين
جنگ کے میدانوں میں کچھار کے شیر تھے

مات من من موته مات العلوم
انہوں نے وصال فرمایا جنکے انتقال سے علوم کا انتقال ہو گیا

والمواعظ والدراس الطالبين
اور مواعظ اور طلباء کو درس و تعلیم کو موت آ گئی

شمروا عن ساق جد في الطلب
کوشش کی ساق سے علم کی طلب میں پائینچے چڑھا کر

اطلبوا العلم ولو كان بصين
علم کو طلب کرو اگرچہ چین میں ہو

ليس فينا من يداني فضله
اب ہم میں کوئی ایسا نہیں جو انکے علم و فضل کے قریب ہو

من وجوه الفضل نور و فضل مبين
فضل والوں میں وہ ظاہر و روشن فضل والے تھے

انما نشكوا الى الله شيئا
ہم اللہ ہی کی طرف اپنے رنج و غم کی شکایت کرتے ہیں

من بعاد الخل من بين الحزين
جو ہمیں دوست کی جدائی اور محبوب کے فراق سے حاصل ہوا ہے

عم صباحا يا ابا نور الحسين
اے مولوی نور الحسین کے والد بزرگوار جنت کی صبح میں مزے کیجیے

السلام طبتم من حور عين
حوران عین کا سلام علیکم طبتم کہنا آپکو مبارک ہو

مرحبا اهلا و سهلا مرحبا
حوروں نے آپسے مرحبا اہلا و سہلا مرحبا کہا

ليمن الله نعم دار المتقين
خدا کی قسم پرہیزگاروں کا گھر بہت اچھا ہے

حاك ارخ الوصل يا حامد رضا
اے حامد رضا وصال کی تاریخ پیش کر

آيه رضوان ادخلوها خالدين
۱۳ ھ ۴۲
اے رضوان کہہ - ادخلوها خالدين

(۴۲)

فرمان اعلیٰحضرت عظیم البرکت حجۃ الاسلام امام اہل السنت علامہ الحاج مولٰنا مولوی مفتی قاری شاہ محمد حامد رضا خانصاحب قادری نوری زیب سجادہ

بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً

نحمد اللہ خالق النسم — بارئ اللوح ذرء القلم
ونصلی علی الحبیب لہ — سید الخلق خیر کلہم
وعلی آلہ و اصحابہ — وعلی التابعین ذی الکرم
عن ھذا افھمت من سفر — اسمہ للشریعۃ کسمی
ایّد اللہ مدیرہ التبنلی — متع المسلمین بالحکم
حامد فادع لہ تضرعاً
دیم فی الکون ما اقل الدیم

٩٣

۴٨٦

فقیر نے رسالہ مبارکہ شریعت کے بعض پرچے جستہ جستہ چند مقامات سے مطالعہ کئے ۔ الحمد للہ اسے مطابق احکام شریعت و موافق عقائد حقہ اہلسنت اسم بامسمّٰی پایا۔ یہ رسالہ بنگرانی اور سرپرستی ایک عالم مقتدائے قوم وملت فقیر کے ماذون ومجاز طریقت فاضل جلیل و عالم نبیل جناب مولٰنا مولوی محمد سعید شبلی فریدکوٹی ماہانہ نشر واشاعت پاتا اور فیروزپور چھاونی (پنجاب) سے شائع ہوتا ہے مولےٰ تعالیٰ یوماً فیوماً روزافزوں ترقی عطا فرمائے اور عامۂ اہل اسلام و برادران اہلسنت کو عموماً اور فقیر کے عزیزان طریقت و خواجہ تاشان قادریت ویاران رضویت کو خصوصاً اسکی اعانت اور خدمت کی توفیق رفیق کرے۔ آمین ۔

(دستخط اعلیٰحضرت حجۃ الاسلام) فقیر محمد حامد رضا خان (صاحب مدظلہ) قادری نوری غفرلہ

۲۳۔ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ

https://alislami.net

(۲۳)

حسبی من الخیرات ما اعد دللّٰہ　　یوم القیامۃ فی رضا الرحمٰن

دین النبی محمد خیر الوری　　ثم اعتقادی مذہب النعمانی

قال سیدنا الوالد اقدس سرہ الماجد

وعقیدتی وارادتی ومحبتی　　للشیخ عبد القادر الجیلانی

وانا انشدت وزدت فیہ

ولنسبتی بذیول عبد المصطفٰی　　احمد رضا خان رحمۃ الرحمٰن

وتوسلی وتوددی وارادتی　　بابی الحسین احمد النورانی

(۲۴)

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ

مسلمانو اگر تم جان و مال سے اللہ تعالیٰ یعنی اسکے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کریگا

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ

جلد ۵ پرچہ ۶

جمادی الاخری و رجب ۱۳۱۹ھ

۱۳۱۵ھ
مخزن تحقیق

ملقب بہ

تحفۂ حنفیہ

ماہوار

باہتمام خاکسار ابو المساکین محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی مدیر رسالہ کے

مطبع حنفیہ پٹنہ بخشی محلہ سے شائع ہوا

https://alislami.net

(۲۵)

سبحٰنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الحمد للہ تعالےٰ والمنۃ کہ

روئداد جلسہ امتحان مدرسہ اہل سنت

مسمّٰے بنام تاریخی بحساب زبر و بینات

دربار حق و ہدایت ۱۳۱۸ھ

منعقدہ

۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳- رجب المرجب ۱۳۱۸ھ

مرتبہ

محمد عبد الوحید حنفی فردوسی مہتمم مدرسہ حنفیہ و ناظم تحفہ حنفیہ

حسب تجویز اراکین مجلس اہل سنت باہتمام ابو المسکین محمد ضیاء الدین مدیر تحفہ حنفیہ

مطبع حنفیہ واقع پٹنہ محلہ بخشی گشت از ربیع شائع

قیمت فی جلد

اشرف علم ارسمہ

وَعَبْدُ الْمُقْتَدِرْ اَقْدَرْتَ قَدْرَہٗ	رَفِیْعٌ فَوْقَ مَا اغْتَاظَ الْحَسُوْدُ
اور مولانا عبد المقتدر کیا تو نے انکی قدر کا اندازہ کیا	اُس سے بلند تر ہے جس پر حاسد نے غیظ کھایا
وَلِلْقَیُّوْمِ عَبْدٌ نَصْرُ دِیْنِہٖ	یَقُوْمُ بِہٖ وَاِنْ قُطِعَ الْوَرِیْدُ
اور قیوم جل جلالہ کے بندے اُسکے دین کے مددگار	وہ دین پر قائم رہیں اگرچہ رگ جان کٹ جائے
عَلِیْمٌ عَالِمٌ عَلَمٌ شَھِیْرٌ	حَکِیْمٌ مُحْکَمٌ حَکَمٌ شَھِیْدُ
دانا عالم معروف مشہور	حکیم مضبوط صاحب حکم شہید
سِرَاجُ اَبُو الذَّکَاءِ سَلَامَۃُ اللّٰہِ	حَبَاہُ سَلَامَۃَ الْمُبْدِیْ الْمُعِیْدُ
سراج الدین ابو الذکا شاہ سلامت اللہ رامپوری	انھیں اُن کی سلامتی دے وہ اول و آخر بنانیوالا
عِنَایَاتُ الْھُدٰی لِعِنَایَۃِ اللّٰہِ	اِذَا یَضِلُّ وَالِہٌ یَعْنِیْ عَنُوْدُ
مولانا حافظ عنایت اللہ رامپوری کیلئے ہدایت کی عنایات	جب کوئی ہٹ دھرم اپنی گمراہی کی کدو کاوش میں ہو
وَاِعْجَازُ الْحُسَیْنِ عَلَی ارْشَدْ	وَلِلْغَفَّارِ عَبْدٌ لَا یَبِیْدُ
اور مولانا اعجاز حسین و مولانا ارشد علی رامپوری ہیں	اور غفار کے بندے کہ ہلاک نہ ہونگے
فَھُمْ حُسْنُ الْحَسَنَیْنِ فِیْنَا	وَمُحْسِنُنَا لِاَکْبَرِنَا وَلِیْدُ
اور حسن حسنین کا ظہور ہمارے یہاں ہے	اور ہمارے محسن ہمارے اکبر کے صاحبزادے
وَفِیْ دَوْحِ الْعُلٰی حَامِدْ رَضَا	غِرَاسُ جُدُوْدِہٖ الْغُصْنُ الْجَدِیْدُ
اور بلندی کے عظیم درختوں میں حامد رضا	اپنے اجداد کرام کے نہال سے شاخ تازہ

۵۱ صاحبزادۂ اعلیحضرت تاج الفحول محب الرسول قبلہ مدظلہم ۱۲ ۵۲ سچا واقعہ ہے فجزاہ اللہ خیر جزا ۱۲ ۵۳ یہ مولانا بوجہ علالت اور مولانا حافظ عنایت اللہ خان صاحب آپ تشریف نہ لاسکے اپنے صاحبزادے دینا نہ بھیجے ۵۴ مولانا عبد الغفار خان صاحب رامپوری تلمیذ مولانا ارشاد حسین صاحب مرحوم ۱۲

https://alislami.net

۴۰

و مولانا مولوی شاہ عزیز الدین صاحب ... ابوالعلائی ... و مولوی شاہ محمد امیر صاحب سجادہ نشین تکیہ و مولوی سید اعظم شاہ صاحب ...

والد خدا احسن سلامت بما — نیز عنایت ز ہدایت بما
بندۂ غفار و ظہور حسین — حسن جرہرہ ز محمد حسین
شاہ اویسی روش احمد علی — عبد سلام آن برکاتی ولی
نوگل پھلواری و محسن بما — بندۂ واحد چو کریم رضا
شاہ سماعیل عزیز و امیر — سید اعظم شہ و سید بشیر
حق بشہود است نصیر و حمید — فاضل امیر اللہ و فضل المجید
خان خلیل آن سوئے رحمن مضاف — مومن ساجد رمضان عبد کاف
آنکہ لطیف است عزیز و مجید — جملہ بشارت ز عبیدش رسید
بخشش حافظ چو نبی وصلہ گیر — دین بہ امام و بہ مسیح و بشیر
بہر حسین آنکہ غلام نکوست — عبد مظفر شدہ ز اعجاز اوست
حامد ما عالم علم ہدے — نوگل گلزار جناب رضا
حسن بہارش ز خزان دور باد — چون اب و جد ناصر و منصور باد
نیز عبید اللہ و عبد الرحیم — آن علی ارشد و حسنہ عظیم
این ہمہ پنجاہ و سہ پنجہ دگر — نافہ سر پنجہ آن شور و شر
از اثر کوششش عبد الوحید — خلد ز ہم گشت بہ پٹنہ پدید
یارب ازین گلشن مینو نہاد — دست دے و جور خزان دور باد
مدح علا و ہم این و حید — ہست زیارائے زبانم بعید
اکرمک اللہ وحید زمن — ندوہ شکن ہستی و ندوی فگن
اے حسن احسنت حسن کن ختام — بر شہ دین باد درود و سلام

کیطرف واجب الصدق ہے کذب وہان محال بالذات ہے امکان کا ماننے والا گمراہ بدذات ہے ثانیاً قد ثالثاً لامرا بعًا بالحق سے اوسکی تاکیدین ارشاد ہوئین تعبیر رؤیا کا بیان اور اوسکے متعلق لطائف حکمیہ کا تبیان اور یہ کہ خواب انبیا وحی ہوتی ہے اور اوسپر خواب سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا بیان اور اوسکے سبب ذبح ولد پر اقدام کہ بے نص قطعی قطعاً حرام تو خواب انبیا ضرور نص قاطع کیطرح ثبت احکام یہی بیان ہورہا تھا کہ فاضل نوجوان مولانا مولوی محمد حامد رضا خان سلمہ المنان نے آکر کان مین کہا کہ کچھ ندوی حضرات آگئے ہین معاً عنان عزیمت جانب اظہار رکائد ندوہ پھیری۔ کہ وعدۂ الٰہیہ صادق آیا سال آیندہ کہ مکہ معظمہ فتح ہوا لوگ فوج فوج دین خدا مین داخل ہوئے اسلام کی ترقیان صحابہ کی جان نثاریان ہجرت کے احوال نصرت ذی الجلال کا بیان کیا کہ اسوقت ظہور مدد عظیم و فتح مبین کیا محل عجب تھا مولی عزوجل نے اوسوقت اپنے محبوب اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وہ نصرت ظاہرہ باہرہ قاہرہ زاہرہ فرمائی جب ظاہری سامان اصلا نتھا فوج نہ لشکر نہ ہتھیار نہ تھا تلے مین اذن پروردگار اور ایک جہان برسرپکار۔ جب کفار نے دار الندوہ مین جماؤ کیا مصطفی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے خلاف مشورے ہوئے شیخ نجدی ملعون پیر مرد بنکر آیا اور اوس گمراہ انجمن کا رکن اعظم بنا مگر انجام کیا ہوا کہ جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ھی العلیا اللہ تعالی نے کافرونکا قول پست و ذلیل فرمایا اور اللہ ہی کا بول ہے بالا اور ہمیشہ سنت الٰہیہ ہے کہ باطل کے لیے ابتداءً ایک صولت ہوتی ہے کہ صادق و کاذب کا امتحان ہو لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ انجام کار ظفر و نصرت نصیبۂ اہل حق ہے قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا والعاقبۃ للمتقین اسی کی مثالون مین اوس ندوۂ ہالکہ کی پچھلی جانشین

https://alislami.net

(۲۶)

۸۰

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۶۱۸

یادگار رضا

مذہبی۔ اخلاقی —— معاشرتی —— تمدنی۔ تاریخی

ماہوار رسالہ

26

بسرپرستی

اعلیٰحضرت حجۃ الاسلام جناب مولانا مولوی مفتی قاری حاجی شاہ محمد حامد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

زیر ادارت

ابو المعانی محمد ابرار حسن صدیقی و

نائب مدیر ابو الفرح محمد علی حامدی

باہتمام جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خان صاحب

مطبع اہلسنت بریلی میں چھپا اور دفتر جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی سے شائع ہوا

(ماہنامہ یادگار رضا)

https://alislami.net

(۴۷)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

یہ رسالہ علامہ سید احمد زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ کے عربی رسالہ کا ترجمہ ہے اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اسکے ترک پر مذمت اور نماز باجماعت کی اہمیت قرآن و احادیث و اقوال ائمہ و علماء سے بوجہ احسن بیان کیگئی مسمیٰ بہ

ترغیبُ الصّلاۃِ والجماعۃ

مترجمہ

جناب مولوی عبد العزیز صاحب صدیقی میرٹھی زید مجدہ

بسرپرستی حضور اقدس حجۃ الاسلام مولٰنا مولوی شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم

باہتمام جناب مولٰنا مولوی محمد ابراہیم رضا خانصاحب

حامدی رضوی خاص مطبع اعلیحضرت قدس سرہ

مطبع اہلسنت و جماعت واقع آستانہ عالیہ رضویہ

بریلی میں چھپکر شائع ہوا

۵۰۰ جلد
(رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۲ھ)
قیمت ڈیڑھ آنہ ؍

https://alislami.net

(۲۸)

محمد
سنی حنفی قادری
عبدہ مولوی محمد احمد رضا خان
محمد حامد رضا خان

(۲۹)

محمد حامد رضا القادری الرضوی

حسن انتساب

بات مہینوں کی نہیں سالوں کی ہے ۔ تقاضے پر تقاضا ہوتا رہا۔ وہ بھی مدینۃ الرسول سے دعاؤں کے ساتھ ۔۔۔۔ نہایت نرم شفقت بھرے لہجے میں ۔ کبھی پیر جو گوٹھ، کراچی اور لاہور سے تحریر فرمایا ۔۔۔۔ ''حضرت حجۃ الاسلام کی سوانح کی بڑی کمی ہے ۔ یہ کام آپ ہی کر ڈالیں'' ۔۔۔۔ کبھی یوں ہمت افزائی فرمائی ۔۔۔۔ ''اس کام کیلئے آپ نہایت موزوں ہیں'' ۔۔۔ وقت کب کسی کا ساتھ دیتا ہے! گزرتا چلا گیا ۔۔۔۔ میری مصروفیات کتنی ہی سہی ۔۔۔۔ آخر یہ گوشت پوست کا آدمی کب تک معذرت کرتا۔ اور وہ بھی کس سے، جس کا مقصد زندگی ہی بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہر سال کی حاضری ہے۔ آخر اس کی دعائیں کب تک نہ کام کریں! دل نے فیصلہ کیا اور اس کا یہ فیصلہ بر وقت تھا ۔۔۔۔ اچانک ایک دن ہاتھوں میں جنبش ہوئی اور قلم ''چل مرے خامہ بسم اللہ'' لکھتا ہوا چل پڑا ۔۔۔۔ یہ کچھ دفعتاً کیسے ہو گیا؟

بات صرف عقیدت کی نہیں، حقیقت کی بھی ہے ۔ کہ یہ سب کچھ جسکی دعاؤں تمناؤں اور عنایتوں سے ہو رہا ہے ،کیوں نہ میں اسی مخدوم العلماء شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ خیر پور سندھ الحاج الزائر مولانا تقدس[1] علی قادری رضوی تلمیذ امام احمد رضا قدس سرہٗ و ماذون ومجاز سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ حامدیہ وفرزند نسبتی صاحب تذکرہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خانصاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسابق مہتمم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف کے

---

① مولانا تقدس علی خاں بن سردار ولی خاں بن حکیم ہادی علیخان بن رئیس الحکماء تقی علی، برادر حقیقی مولانا رضا علی خاں، جدامجد امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہم العزیز

https://alislami.net

نام نامی اور سلسلۂ گرامی سے اس تاریخی ترتیب ''احوال شاہ[۱] حامد رضا'' کو معنون و منسوب کردوں۔

ہر آبروئے کہ اندوختم ز دانش و دیں
فدائے خاک رہ ایں نگار خواہم کرد

ع ''میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا کا تیرا''

محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی
سنی رضوی اکاڈمی، ماریشس

---

۱ ''احوال شاہ حامد رضا'' سال تسوید کا مادہ تاریخ ہے اور اس کتاب کا یہی وہ صفحہ ہے جسکو مخدومی و مربی مولانا تقدس علی خاں نے ملاحظہ فرمایا اور راقم الحروف مرتب کو دعاؤں سے نوازا۔

آہ وہ یادگار سلف امام احمد رضا کے آخری تلمیذ ۳/رجب المرجب ۱۴۰۸ھ کو کراچی میں وصال فرما گیا۔ پیر جو گوٹھ سندھ میں تدفین ہوئی۔

سال وصال کا تاریخی مادہ ''حضرت تقدس علی خاں پاک نہاد'' برآمد ہوا۔
۱۴۰۸ھ

https://alislami.net

صدائے بازگشت

حضرت حجۃ الاسلام شیخ الانام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب بریلوی ادخلہ السلام فی دارالسلام کے وصال ۱۷؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ ۲۳؍مئی ۱۹۴۳ء کے بعد ہی عرس چہلم میں اکابر علما مخلصین مریدین خلفا نے شدت سے آپ کی سوانحی ضرورت کو محسوس کیا۔ اوراس سلسلہ میں تبادلۂ خیالات بھی ہوا۔ چناں چہ ۲۵؍صفر مظفر ۱۳۶۳ھ کو مخلصین کے اجتماع میں ”جمعیۃ حامدیہ“ کے نام سے ایک انجمن کے قیام کا اعلان کر دیا گیا۔ اس کے مقاصد میں سوانح حیات تصانیف کی اشاعت، رسالۃ الحامد کا اجرا کا ذکر نمایاں تھا۔ جمعیۃ حامدیہ کے قیام اوراس کے مقاصد کے حصول میں حضرت مولانا تقدس علی خاں رضوی ماذون ومجاز وفرزند نسبتی حضرت حجۃ الاسلام وحضرت مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری ماذون ومجاز حضرت حجۃ الاسلام خصوصی طور پر سرگرم عمل رہے۔

وقت گذرتا گیا اور بہت سے دوسرے مسائل سامنے آتے چلے گئے۔ علما اور مشائخ کی سعی بارآور ہوئی، پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔ لاکھوں مسلمان ہجرت کے مصائب سے دوچار ہوئے۔ وقت کے اس انقلاب میں لوگ خس وخاشاک کی طرح بہہ گئے۔ آستانۂ عالیہ قادریہ رضویہ اور جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی کی ترقی وبقا استحکام اور خانقاہی وتعلیمی آداب کا باقی رہنا ضروری تھا۔ مخلصین میں کچھ لوگ اس دنیا ہی سے رخصت ہو گئے اور کچھ لوگوں نے حالات کے پیش نظر پاکستان کو اپنا وطن بنالیا۔ اور جو لوگ بریلی شریف میں رہے خصوصاً حضور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب سجادہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ، مفسر اعظم ہند مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں قدس سرہم العزیز۔ وہ نئے پیدا ہونے والے مسائل میں مصروف ہو گئے۔

ان تمام وقتی دشواریوں کے باوجود سوانح حامدی کی بازگشت وقتاً فوقتاً سننے میں آتی رہی۔ چنانچہ شاہ مانا میاں قادری رضوی نبیرۂ شاہ وصی احمد محدث پیلی بھیتی نے اس ضرورت کا بڑے وقیع انداز میں ذکر فرمایا۔

https://alislami.net

''حضرت حجۃ الاسلام کی علمی روحانی زندگی پر ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔ اگر چاہنے والوں میں کوئی قدم اٹھاتا تو بڑا کارنامہ ہوتا''۔ (سوانح اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ کراچی ص ۷۰)

اس کے علاوہ عرس حامدی بریلی میں تو یہ اعلان بار بار سننے میں آتا رہا۔ کچھ مضامین بھی بعض رسائل میں سوانح حیات سے متعلق شائع ہوئے۔ مگر وہ سب نہایت مختصر اور ناکافی تھے۔ اکابر اہلسنت یکے بعد دیگرے رخصت ہو چکے تھے۔ معاصر ''بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں'' کی قطار میں صف آرا تھے۔ یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہٗ کے راویان سوانح ہی مفقود نہ ہو جائیں۔

مولیٰ تعالیٰ غریق رحمت کرے حضرت مولانا تقدس علی خاں رضوی کو کہ آپنے اپنے اس حلقہ بگوش راقم الحروف خوشتر کو حضرت حجۃ الاسلام کے سوانح کی تصنیف و ترتیب جیسی خدمت برتر کے لئے نہ صرف حکم فرمایا بلکہ ممکنہ معلومات بھی فراہم کیں۔ بار بار تقاضا فرماتے رہے۔ اور میں ان پندرہ سالوں میں اپنی خانقاہی اور سنی رضوی سوسائٹی کی تعمیری، تعلیمی، اشاعتی کاموں کی مسلسل مصروفیات میں افریقہ، جزیرۂ ماریشس اور یورپ میں در بدر رہا۔ اور جو کام بہت پہلے ہو جانا چاہیئے تھا وہ ہنوز معرض التوا میں پڑا رہا۔ تا آنکہ حضرت تقدس میاں صاحب کا وصال ہو گیا۔ مگر

ع ''اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے'' اور وہ وقت آچکا تھا۔ جو کام برسوں میں نہ ہو سکا وہ مہینوں میں ہو گیا۔ اور ؎

ایں دعا از بندہ آمیں از ملک   پوزش از بغدادا جازت از ملک

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

https://alislami.net

تذکرۂ جمیل کی روایاتی سندیں

راقم الحروف مرتب نے جب سے ہوش کی آنکھیں کھولیں، حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں علامۂ بریلوی کے جمال و کمال کا آفتاب نصف النہار پر دیکھا اور اپنے زمانہ میں حضرت کا کسی کو شریک و سہیم نہیں پایا۔ مشائخ میں آپ اپنی مثال نظر آتے۔ پھر یہ حسن اتفاق کہیئے کہ مجھے اساتذہ بھی حامدی میسر آئے۔

میں انہیں ایام سے ان روایتوں کو جمع کرتا جو حضرت حجۃ الاسلام کی سوانح سے متعلق تھیں۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل حضرات سے میں نے براہ راست استفادہ کیا۔

۱۔ حضرت علامہ حسنین رضا خاں خلیفہ و برادر زادہ امام احمد رضا کی خدمت میں کئی ماہ حاضر رہا۔ بہت سے واقعات براہ راست سننے میں آئے۔ نیز سوال و جواب کی صورت میں آپ کے ارشادات ٹیپ کیسٹ میں محفوظ کر لئے۔

۲۔ طالب علمی کے ابتدائی ایام میں حضرت حجۃ الاسلام کے خلفا حضرت محدث بریلی شیخ الحدیث مولانا احسان علی صاحب صدیقی، حضرت ابو المعانی مولانا مفتی ابرار حسن صاحب صدیقی مدیر یادگار رضا بریلی، حضرت مولانا الحاج تقدس علی خاں فرزند نسبتی حضرت حجۃ الاسلام و مہتمم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی، جامع معقول و منقول مولانا سردار ولی خاں عزو میاں صاحب۔ پھر چند دنوں بعد حضرت صاحب سجادہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ حامدیہ مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں و صاحبزادہ حجۃ الاسلام مولانا محمد حمّاد رضا خاں نعمانی میاں صاحب کی صحبت و خدمت کا موقع ملتا رہا۔ ان مرحومین سے روایۃً و سمعاً بہت کچھ حاصل کرتا رہا۔

۳۔ ۱۹۵۳ء سے ۱۹۵۵ء تک سیدی و سندی استاذی حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد سرّہٗ بدار احمد کے حضور زانوئے ادب طے کرنے کا لائل پور میں زریں موقع میسر آیا۔ ان سالوں میں کتب معقول و منقول کے علاوہ دورۂ حدیث شریف پڑھنے کا حضرت سے شرف حاصل رہا۔

https://alislami.net

یہ اظہار واقعہ ہے کہ حضرت استاذی کی مجلس تدریس اور صحبت و خدمت میں حضرت حجۃ الاسلام کا شخصی کمال اور علمی جاہ وجلال کا گوشۂ مستور آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہوا۔ اور آپ کی صورت وسیرت کے حسین خدوخال نمایاں سے نمایاں تر ہوتے گئے۔

۴۔ محدث اعظم پاکستان کے وصال ۱۳۸۲ھ ۱۹۶۲ء کے بعد میں سیلون اور ماریشس میں مسلسل آٹھ سال تک دینی خدمات انجام دیتا رہا۔ پھر یہ حسن اتفاق کہیئے کہ ۱۹۷۲ء میں پاکستان واپسی ہوئی اور ایک بار پھر حضرت تقدس میاں صاحب کا پیکر تقدس سامنے آ گیا۔ انہوں نے حضرت حجۃ الاسلام کا بچا کھچا نہایت مختصر سوانحی سرمایہ جو پاکستان لائے تھے، میرے حوالے کر دیا۔ اب میں ''قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند'' کی تختی بغل میں دبائے ادھر ادھر خدمت دین متین میں پھرتا رہا۔ کہ حضرت تقدس میاں گل سر سبز حامدیہ رضویہ کا وصال (۱۴۰۸ھ) ہو گیا۔ اور سوانح حضرت حجۃ الاسلام تذکرۂ جمیل'' کی ساری تدوین وترتیب کی ذمہ داری مجھ تن تنہا پر عائد ہو گئی۔

۵۔ مجھے اس سلسلہ میں مارہرہ مقدسہ اور بریلی شریف شدِّ رحال کرنا پڑا۔ اور ایک بار پھر میں نے آقاؤں کے دروازے پر دستک دی اور اپنے محب گرامی قدر حضرت شیخ الحدیث مولانا تحسین رضا خاں بریلوی کو اس کار حامد رضا میں شریک بالرضا پایا۔

''تذکرۂ جمیل'' کے یہ چند اوراق انھیں نفوس قدسیہ کے عطایا ہیں۔ ہاں ان میں زبان وقلم کی کوئی لغزش یا بیان وروایت میں کوئی جھول نظر آئے تو اس کا ہر طرح ذمہ دار راقم الحروف مرتب ہوگا۔

اب میں اخیر میں خواجہ تاشان حامدی رضوی کی توجہ مبذول کرانا چاہوں گا کہ ''تذکرۂ جمیل'' حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں کی سوانح کا آغاز ہے اور احباب واصدقا کے لئے اس عنوان پر صلائے عام ہے۔ ابھی حضرت کی سیرت کے بہت سے نقوش مدہم اور علم وفضل کی داستان نامکمل ہے۔ بہرحال راقم الحروف مرتب ان اوراق میں جتنا پیش کر سکا وہ اس کا حصہ تھا۔ اور مزید جو پیش کرے گا وہ اس کا حصہ ہوگا ؎

بے مثالی کی ہے مثال وہ حُسن
خوئے یار کا جواب کہاں

https://alislami.net

بریلی کہاں ہے؟

حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں اور ان کے آبا و اجداد کا وطن بریلی ہے۔

بریلی بھارت کے صوبہ اتر پردیش (یوپی) کا ایک قدیم اور مشہور شہر ہے۔ اسے بانس بریلی بھی کہا جاتا ہے۔ اسلامی شان وشوکت اور شعائر مسلک اہل سنت و جماعت اس کے در و دیوار سے نمایاں ہیں۔

بریلی بہت بڑا جنکشن اسٹیشن ہے جو بڑی ریلوے لائن پر امرتسر سے براستہ سہارنپور کلکتہ جانے والی لائن پر واقع ہے۔ نجیب آباد، مراد آباد، رامپور، بریلی سے پہلے مشہور شہر اور بڑے اسٹیشن ہیں۔ اسی لائن پر بریلی سے آگے شاہجہاں پور، ہردوئی، سندیلہ، ملیح آباد لکھنؤ آتے ہیں۔ اس کے بعد گاڑی فیض آباد اور بنارس ہوتی ہوئی کلکتہ چلی جاتی ہے۔

بریلی سے علیگڑھ، آگرہ، آنولہ، بدایوں اور مارہرہ جانے والی گاڑیاں ملتی ہیں۔ اس زمانہ میں جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی محبت، صحابہ کی عظمت، اہلبیت نبوت کی قدر و منزلت، ائمہ کرام اور مشائخ عظام کی نسبت کا دم بھرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے دشمنوں سے عداوت رکھتے ہیں وہ بریلوی کہلاتے ہیں۔

https://alislami.net

اُتر پردیش

بریلی شریف

https://alislami.net

سراپائے کمال

بلندو بالا قد

ے بالائے سرش زہوش مندی ؛ می تافت ستارۂ بلندی

کشادہ پیشانی

سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود کا مصداق

رنگت

سرخ وسفید ملاحت آفریں جاذب نظر اور دلنشین

چہرہ

ایسا حسین اورنورانی کہ بڑے سے بڑے مجمع میں نمایاں، دور سے ہی معلوم ہوجائے کہ وہ ''وہ تشریف فرما ہیں بڑے مولانا''

خدو خال

ایسے وجیہ اور صبیح کہ ہزاروں میں ممتاز

حسن و جمال

ایسا وہ کہ جس محفل میں ہوتے جان محفل ہوتے اور ے

''زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ؛ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست'' کا عالم ہوتا متانت وسنجیدگی کا پیکر لطف وکرم کا مجسمہ، اخلاق حسنہ کا نمونہ، صبر وشکر اور رضائے الٰہی کا مرقع، اجداد کرام کی طرح عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مستغرق، کڑی سے کڑی آزمائش میں شکر الٰہی برلب، ہزل و تمسخر سے دور، نہایت دلیر، جری اور غیور ع

''لاؤں کہاں سے ایسا کہ تجھ سا کہیں جسے''

https://alislami.net

حیات عالی قدر حجۃ الاسلام ایک نظر میں

ولادت (بریلی شریف) ________ ۱۲۹۲ھ ۱۸۷۵ء
مرشد المرشد سید آل رسول مارہروی کا وصال ________ ۱۲۹۶ھ ۱۸۷۹ء
جد امجد (مولانا نقی علی خاں) کا وصال ________ ۱۲۹۷ھ ۱۸۸۰ء
تعلیم و تربیت کا آغاز ________ ۱۳۰۰ھ ۱۸۸۳ء
نانا صاحب شیخ محمد فضل حسین کا رامپور میں وصال ________ ۱۳۰۲ھ ۱۸۸۵ء
مولانا حسنین رضا خاں (چچا زاد بھائی) کی ولادت ________ ۱۳۱۰ھ ۱۸۹۲ء
برادر اصغر (مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں کی ولادت رحلت ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۱ء) ________ ۱۳۱۰ھ ۱۸۹۲ء
تکمیل و فراغت ________ ۱۳۱۱ھ ۱۸۹۴ء
مسند افتا کی ذمہ داری ________ ۱۳۱۲ھ ۱۸۹۵ء
اجلاس ندوۃ العلماء بریلی میں شرکت ________ ۱۳۱۳ھ ۱۸۹۶ء
امام احمد رضا کی تصنیفات پر تصدیقات کا آغاز ________ ۱۳۱۵ھ ۱۸۹۸ء
الصارم الربانی رد قادیانی پر پہلی تصنیف ________ ۱۳۱۵ھ ۱۸۹۸ء
جلسہ دربار حق و ہدایت عظیم آباد پٹنہ سٹی میں شرکت ________ ۱۳۱۸ھ ۱۹۰۰ء
امام احمد رضا کی نیابت میں پوکھریرا ضلع مظفر پور بہار کا پہلا سفر ________ ۱۳۱۸ھ ۱۹۰۰ء
حج و زیارت ________ ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ء
رمی قبل زوال کے عدم جواز پر امام احمد رضا کی موجودگی میں مولانا سید اسمٰعیل مکی
محافظِ کتب حرم سے مکہ میں گفتگو ________ ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ء
مولانا سردار احمد کی آپ کی خدمت میں پہلی لاہور میں حاضری ________ ۱۳۴۴ھ ۱۹۲۶ء

https://alislami.net

نجدیوں کی مزمت کے جلسے کی بریلی میں صدارت _______ ۱۳۴۴ھ ۱۹۲۶ء

فرنگی محل لکھنؤ میں نزول _______ ۱۳۴۴ھ ۱۹۲۶ء

شاہزادہ اکبر جیلانی میاں کی دستار فضیلت اور نیابت وخلافت کا اعلان _______ ۱۳۴۴ھ ۱۹۲۶ء

خانقاہ قادریہ رضویہ نوریہ بریلی شریف کی تاریخ بنیاد ”خانقاہ قادریہ مبارکہ“ _______ ۱۳۴۵ھ ۱۹۲۷ء

جیلانی میاں صاجزادہ اکبر کی شادی خانہ آبادی _______ ۱۳۴۷ھ ۱۹۲۷ء

مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن کودھام نگر اڑیسہ میں تمام سلاسل طریقت کی اجازت وخلافت ۱۳۵۰ھ ۱۹۳۲ء

جے پور اور میرٹھ کا سفر _______ ۱۳۵۱ھ ۱۹۳۲ء

آخری فیصلہ کن مناظرہ لاہور کی صدارت _______ ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۴ء

ڈاکٹر اقبال سے لاہور میں ملاقات _______ ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۴ء

دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور میں تشریف آوری _______ ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۴ء

مولانا ریحان رضا خان نبیرۂ اکبر کی ولادت (رحلت ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء) _______ ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۴ء

یوم مسجد شہید گنج کے جلسہ وجلوس لاہور میں شرکت _______ ۱۳۵۴ھ ۱۹۳۵ء

لاہور میں مولانا سید دیدار علی شاہ الوری کے چہلم میں شرکت _______ ۱۳۵۴ھ ۱۹۳۵ء

نعمانی میاں صاحبزادۂ اصغر کی شادی خانہ آبادی _______ ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء

خانقاہ عالیہ قادریہ نوریہ رضویہ کی تعمیر کا آغاز _______ ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء

نبیرۂ اکبر رحمانی میاں کو ماذون ومجاز فرمایا _______ ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء

اودے پور مارواڑ کا سفر _______ ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۹ء

علالت کا آغاز _______ ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۹ء

مدن پورہ بنارس کا سفر _______ ۱۳۵۹ھ ۱۹۴۰ء

جودھپور کا سفر _______ ۱۳۶۱ھ ۱۹۴۲ء

وصال پر ملال (انا للہ وانا الیہ راجعون) _______ ۱۳۶۲ھ ۱۹۴۳ء

آل انڈیا سنّی کانفرنس مراد آباد میں محدّث اعظم ہند کی تعزیتی قرارداد _______ ۱۳۶۵ھ ۱۹۴۶ء

مولانا شاہ عبد السلام جبلپوری (رفیق سبق) کا وصال (ولادت ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۶ء) _______ ۱۳۷۲ھ ۱۹۵۲ء

https://alislami.net

مولانا الحاج تقدس علی خاں (فرزند نسبتی وسابق مہتمم منظر اسلام) کا وصال (ولادت ۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء) ۱۴۰۷ھ ۱۹۸۷ء

الدولۃ المکیہ کی تبییض وتمہید ______ ۱۳۲۳ھ - ۱۳۲۴ھ، ۱۹۰۵ء - ۱۹۰۶ء

کفل الفقیہہ الفاہم کی تمہید ______ ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۶ء

الاجازات المتینہ کی تمہید ______ ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۶ء

شیخ عبدالقادر طرابلسی مدرس کو امام احمد رضا کی موجودگی میں لاجواب کردیا ______ ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۶ء

شاہ ابوالحسین احمد نوری (پیرومرشد) کا وصال (ولادت ۱۲۵۵ھ ۱۸۳۹ء) ______ ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۶ء

مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں (صاحبزادۂ اکبر) کی ولادت (رحلت ۱۳۸۵ھ ۱۹۶۵ء) ______ ۱۳۲۵ھ ۱۹۰۷ء

استاذ زمن حضرت حسن بریلوی (عم محترم) کا وصال (ولادت ۱۲۷۴ھ ۱۸۵۸ء) ______ ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء

دارالعلوم منظر اسلام کا اہتمام وانصرام ______ ۱۳۲۶ھ ۱۹۰۸ء

سند مسند جانشینی ______ ۱۳۳۳ھ ۱۹۱۵ء

مولانا حماد رضا خاں نعمانی میاں صاحبزادۂ اصغر کی ولادت (رحلت ۱۳۷۵ھ ۱۹۵۶ء) ______ ۱۳۳۴ھ ۱۹۱۶ء

مولانا وصی احمد محدث سورتی کی نماز جنازہ میں امامت (ولادت ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۶ء) ______ ۱۳۳۴ھ ۱۹۱۶ء

اجمیر مقدس کی حاضری ______ ۱۳۳۷ھ ۱۹۱۹ء

عیدگاہ کلاں جبلپور میں خطاب عام ______ ۱۳۳۷ھ ۱۹۱۹ء

مفتی برہان الحق کے جلسۂ دستار فضیلت میں شرکت ______ ۱۳۳۷ھ ۱۹۱۹ء

جلسۂ جمعیۃ العلماء میں ابوالکلام آزاد سے توبہ کا مطالبہ ______ ۱۳۳۹ھ ۱۹۲۱ء

تحریک خلافت کے زمانے میں عیدگاہ بریلی میں نماز عید کی امامت ______ ۱۳۳۹ھ ۱۹۲۱ء

امام احمد رضا والد ماجد کا وصال اور نماز جنازہ کی امامت ______ ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء

خرقہ خلافت اور جانشینی کی تقریب ______ ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء

جامعہ نعمانیہ لاہور میں ورود مسعود ______ ۱۳۴۱ھ ۱۹۲۳ء

تحریک شدھی کی پوری پوری مزاحمت ______ ۱۳۴۲ھ ۱۹۲۳ء

صدارت مجلس استقبالیہ آل انڈیا سُنّی کانفرنس مرادآباد ______ ۱۳۴۳ھ ۱۹۲۵ء

حزب الاحناف لاہور کے پہلے جلسہ میں شرکت ______ ۱۳۴۴ھ ۱۹۲۶ء

https://alislami.net

تاریخی پس منظر

مغلیہ سلطنت کا آفتاب اپنے نقطۂ عروج نصف النہار سے گزر کر مائل بانحطاط تھا۔ اورنگزیب کا انتقال ۱۱۱۸ھ/ ۱۷۰۷ء میں ہوا۔ اور ۱۱۳۱ھ/ ۱۷۱۹ء تک صرف بارہ سال کی مدت میں اورنگزیب کے بعد تین بادشاہ یکے بعد دگرے تخت شاہی پر متمکن ہوئے اور گزر گئے۔ مسند تیموری پر انھیں بدقت تمام صرف چند سال سانس لینے کی مہلت ملی۔

ابھی گردش ایام اپنا نظارہ دکھا ہی رہی تھی کہ محمد شاہ بادشاہ ۱۱۳۱ھ/ ۱۷۱۹ء، ۱۱۶۱ھ/ ۱۷۴۸ء کا دور شروع ہوا۔ یہ دور اگرچہ آنے والے انقلاب کو تو نہ روک سکا، مگر جاتے جاتے اپنے گرد ایسے شریعت وطریقت کے آفتاب روشن کر گیا، کہ آج سیکڑوں سال بعد بھی ہند و پاک کے مدارس و خانقاہیں اس کے پرتو سے درخشاں ہیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا حقیقت نگار قلم اس عہد کا مرقع یوں پیش کرتا ہے۔

> ”در عہد محمد شاہ بادشاہ بست و دو بزرگ صاحب ارشاد از ہر خانوادہ
> در دہلی بودند۔ و ایں چنین اتفاق کم می شود“

(ملفوظات شاہ عبدالعزیز دہلوی)

”محمد شاہ بادشاہ کے زمانے میں بائیس بزرگ صاحب ارشاد ہر سلسلہ اور طریقہ کے دہلی میں تھے اور ایسا اتفاق کم ہوتا ہے۔“

اس برصغیر (ہند و پاک) میں صاحب سوانح کے مورث اعلی کی داستان کی ابتدا بھی اسی عہد سے ہوتی ہے۔

۱۱۵۲ھ/ ۱۷۳۹ء میں نادر شاہ کا حملہ دہلی پر ہندوستان کی تاریخ کی بڑی کرب انگیز اور خونچکاں داستان ہے۔ مگر یہ دور بھی محمد شاہی دور تھا۔ اور محمد شاہ اپنی عشرت کوشیوں کیوجہ سے رنگیلا کہلاتا تھا، مگر حیرت نہ کیجئے کہ اس دور کا دہلی نہ صرف صاحبان دیدۂ و دل سے آباد تھا، بلکہ قدم قدم پر وہاں علوم و معارف کے دروازے متلاشیانِ راہِ حق کے لئے کھلے ہوئے تھے۔ بالکل اسی طرح نادر شاہی قافلہ جس میں شمشیر زن، صف شکن پٹھانوں کی تلواریں خون آشامیوں کے لئے بے نیام تھیں۔ اسی قافلہ میں قبیلۂ بڑہیچ قندھار افغان نامدار کا ایک مرد نادرۂ روزگار و فردِ باوقار محمد سعید اللہ

https://alislami.net

بھی تھا۔ لاہور (داتا نگر) میں وارد ہوا۔ شاہ دہلی نے انھیں ہاتھوں ہاتھ لیا، لاہور کا شیش محل ان کی جاگیر قرار پایا معزز عہدے ان کے قدم چومتے رہے۔ دہلی آئے تو منصب شش ہزاری پر انھیں فائز کیا گیا۔ محمد شاہ بادشاہ نے شجاعت جنگ کا خطاب دیکر ان کی عسکری صلاحیتوں کا برملا اعتراف کیا اور ریاست رامپور میں بہت سے مواضعات جاگیر میں عطا فرمائے۔

یہی شجاعت جنگ سعادت نشان محمد سعید اللہ خاں صاحب ''تذکرۂ جمیل'' حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں کے مورث اعلیٰ تھے۔

انہیں سعید اللہ خاں کا برحق جانشین نامور صاحبزادہ سعادت یار خاں محمد شاہ دہلی کی وزارت میں وزیر مال مقرر ہوا۔ اس طرح بادشاہ نے اس خاندان کی عسکری صلاحیتوں کے ساتھ مالی تدبّر کا بھی اقرار کرلیا۔ اور ازراہ قدردانی وزیر مال سعادت یار خاں کو ضلع بدایوں کے کچھ گاؤں جاگیر میں عطا فرمائے۔ اب تک ان کی نسل ان مواضعات معافی سے بہرہ اندوز ہو رہی ہے ①

تاریخ کے اوراق میں جہاں اورنگزیب کے درخشاں دور کے بعد سلاطین مغلیہ کی بے اعتدالیوں وعیاشیوں وفضول خرچیوں اور اقتصادی تباہیوں کا ذکر بے تحاشا ملتا ہے، وہاں ایک ابھرتی ہوئی عسکری صلاحیت اور سیاسی بصیرت سے مالامال تذکرہ بھی زیب عنوان نظر آتا ہے۔ خلیل احمد نظامی نے صحیح لکھا ہے۔

> ''سترہویں صدی میں افغانوں کے کچھ جتھے ہندوستان آ کر مختلف مقامات پر بس گئے۔ بریلی شاہجہاں پور، فرخ آباد میں خاص طور سے ان کی نو آبادیات قائم ہوگئیں۔ فرخ آباد کے افغانوں نے محمد خان بنگش ② کی قیادت میں بڑا عروج حاصل

---

① مولانا ظفر الدین بہاری، حیات اعلیٰ حضرت ص ۱۳

② یہی وہ نیک دل نواب ہے جس نے حضرت شاہ برکت اللہ صاحب، صاحب سلسلہ قادریہ برکاتیہ کے مزار مارہرہ شریف ضلع ایٹہ میں ایک عالی شان روضہ ۱۱۴۲ھ میں تعمیر کرایا۔ (محمد میاں، خاندان برکات ص ۱۲) ۱ـــ

حضرت سلطان العارفین شاہ برکت اللہ (۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء، ۱۱۴۲ھ/۱۷۲۹ء) جن کی خدمت میں شاہان دہلی نیازنامے بھیجا کرتے تھے۔ محمد شاہ بادشاہ نے حضرت کی خانقاہ کے خرچ کے واسطے تحصیل کاسگنج یوپی ہندوستان کے دو گاؤں ۱۱۴۱ھ/۱۸۲۸ء میں مقرر کئے حضرت اور حضرت کے خلفاء کا شہرۂ کمال چاروں طرف پہنچا بہت سے امراء سلسلۂ بیعت میں داخل ہوئے حضرت کے خلفاء میں شاہ روح اللہ (۱۱۷۳ھ) از اقربائے نواب ۲ـــ خیر اندیش خاں عالمگیری نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

https://alislami.net

کیا۔ بریلی کے افغان قبائل روہیلوں① کے نام سے مشہور ہوئے اور انھوں نے اتنی تیزی سے اپنی تنظیم کی کہ اٹھارہویں صدی کی سیاسی دنیا میں اپنے لئے خاص جگہ پیدا کرلی۔"

(تاریخ مشائخ چشت ص ۲۲۵)

یہ واقعہ ہے کہ اٹھارہویں صدی کے ہندوستان میں اگر مسلمانوں کا کوئی طبقہ عیش وعشرت کی زندگی سے محفوظ تھا تو وہ صرف بریلی کے افغان قبائل روہیلے تھے۔ اور ان کا صدر مقام روہیلکھنڈ بریلی تھا۔ چنانچہ قدرت کو یہی منظور تھا اور مشیت ایزدی کا فیصلہ خوب تھا، کہ بریلی نہ صرف روہیلکھنڈ اور روہیلہ قوم کا مرکز قرار پائے، بلکہ رہتی دنیا تک علم وفضل اور حق و

(صفحہ گزشتہ کا باقی حاشیہ)

موئے مبارک ۳ نواب صاحب کے متروکہ سے حضرت کو لاکر دیا تھا۔ (محمد میاں، خاندان برکات ص ۹، ۱۰)

۱ تاج العلماء حضرت سید شاہ اولاد رسول محمد میاں مارہروی کی ولادت ٹامس گنج سیتاپور میں ۲۳ رمضان ۱۳۰۹ھ کو ہوئی۔ برصغیر ہندوپاک کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی آپکے مریدین پائے جاتے ہیں۔ آپ کی رحلت ۲۵ جمادی الاخر ۱۳۷۵ھ کو ہوئی بڑی سرکار مارہرہ شریف میں آپ کا مزار پاک ہے۔

۲ نواب خیر اندیش خاں نے داراشکوہ پھر اورنگزیب عالمگیر اور آخر میں شاہ عالم بہادر کا زمانہ دیکھا اور اسی دور میں شش ہزاری کے منصب پر فائز ہوئے۔ ایک سوبیس سال کی عمر میں عید کے دن وصال فرمایا۔ ان کی تاریخ وفات ہے "نواب نماز عید درجنت کرد" (۱۱۲۲ھ) (مولانا محمد عارف اللہ قادری از کار حبیب رضا ص ۸۔۹)

۳ موئے مبارک کی سند سے متعلق یہ واقعہ بڑا ایمان افروز ہے۔ نواب صاحب موصوف کا معمول تھا کہ وہ سوتے وقت بارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ ایک رات زیارت سے مشرف ہوئے جس میں یہ بشارت دی گئی کہ ایک درویش تم کو تبرکاً میرا موئے مبارک دے گا۔ چنانچہ کچھ ہی دن بعد اسی شکل وصورت کا ایک درویش نواب صاحب موصوف سے ملا۔ اور اس نے بتایا کہ میں روم میں تھا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میرا موئے مبارک نواب صاحب کو پہنچادو۔

نواب صاحب نے درویش کو بٹھایا اور خود اندر جا کر نذر پیش کرنے کے لئے زروجواہر سے بھرا ہوا طشت باہر لائے۔ درویش غائب ہو چکا تھا۔ پیادہ وسوار ہر طرف دوڑائے مگر درویش کا پتہ نہ چل سکا۔ اس عظیم تبرک کی زیارت آج بھی مارہرہ شریف میں سال میں دوبار عرس کے موقع پر ہوتی ہے۔

① روہ افغانستان میں کوہستان کا ایک وسیع سلسلہ ہے، جس کے شمال میں کوہ کاشغر، جنوب میں بھکر اور بلوچستان، مشرق میں کشمیر اور مغرب میں دریائے ہلمند ہے جو قندھار کے قریب بہتا ہے، افغانوں کی وہ جماعت جو غور وغزنی سے منتقل ہو کر اس کوہستانی علاقہ میں آباد ہوئی، اسی نسبت سے روہیلہ کہلانے لگی۔ (سید الطاف علی بریلوی علیگ حیات حافظ رحمت خاں ص ۴۱)

ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کا وہ علاقہ جو بریلی، پیلی بھیت، مرادآباد، سنبھل، رامپور، بدایوں، نجیب آباد شاہجہاں پور وغیرہ پر مشتمل ہے جسکو کٹھیر کہا جاتا تھا۔ مگر پٹھانوں نے اسے اپنے اصلی وطن روہ کی شادابی زرخیزی کیوجہ سے روہیلکھنڈ قرار دیا اور اس علاقہ میں افغان قوم روہیلہ کہلائی۔ (شاہ مانا میاں، سوانح اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۱۶۳)

https://alislami.net

ہدایت کا آستانہ بھی رہے۔ چنانچہ سلطنت دہلی نے جب بریلی روہیلکھنڈ کی مہم سر کرنے کا ارادہ کیا تو اس عظیم الشان کام کیلئے قرعۂ فال جناب سعادت یار خاں کے نام نکلا۔

اس معرکہ میں آپ کی جبلی شجاعت اور جنگی مہارت کے جوہر خوب خوب چمکے۔ فتح بریلی کا سہرا انھیں کے سر رہا۔ اور فرمان شاہی آیا کہ بریلی کو صوبہ بنا دیا جائے اور سعادت یار خاں کو بریلی کا صوبہ دار۔ مگر موت نے مہلت نہ دی۔ ہاں انکے نامور صاحبزادگان اعظم خاں، معظم خاں، مکرم خاں نے نہ صرف یہ کہ اپنی موروثی عزت وعظمت اور منصب وشرافت کو بحال رکھا، بلکہ اعظم خاں نے تو منصب وزارت سے سبکدوش ہوکر زہد وریاضت کی وادی میں اپنا قدم رکھا۔ اور ملک چھوڑ کر مالک الملک کو اپنانے کی ادھمی اور سمنانی مثال ایک بار پھر پیش کر دی۔ اور حکومت کی کرسی سے الگ ہوکر محلہ معماران بریلی کے گوشۂ قبرستان کو اپنا مسکن بنالیا۔

آج یہ مقام انہیں کی نسبت سے شہزادہ کا تکیہ کہلاتا ہے۔ جہاں آپ کا مزار زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ اس طرح شرفائے افغان کی یہ نسل قندھار سے لاہور دہلی ہوتی ہوئی بریلی پہنچی۔

حافظ کاظم علی خاں تحصیلدار (سٹی مجسٹریٹ)

سعادت یار خان کا نامور پوتا اور واصل باللہ جناب اعظم خاں کا قابل قدر بیٹا اپنے خاندانی جاہ وحشم کا وارث قرار پایا۔ شہر بدایوں کا نظم ونسق آپکے ہاتھ میں تھا دوسو سواروں کی بٹالین آپ کی باڈی گارڈ تھی۔ آٹھ گاؤں جن پر کوئی ٹیکس نہ تھا آپ کی جاگیر میں تھے۔

وقت کی نبض پر آپ کا ہاتھ تھا اور نوشۂ تقدیر پر آپ کی نظر تھی۔ یہ روہیلہ سردار دہلی اور کلکتہ کی حکومتی خلیج کو پاٹنے کی سعی کرتا رہا۔ اسی طرح کلکتہ میں انگریزی تعمیرات اور تصرفات کا سلسلہ بند ہوگیا اور ہندوستان کی مکمل محکومی اور جنگ آزادی غدر کا حادثہ ۱۸۵۷ء تک کے لئے ٹل گیا۔ [۱]

حافظ صاحب موصوف بایں مصروفیات اپنے عظیم المرتبت والد ولئ برحق کی خدمت میں ہر جمعرات کو سلام کے لئے حاضر ہوتے۔ کہ ایک بار موسم سرما میں دیکھا والد بزرگ خلوت خانۂ

---

(۱) مولانا ظفر الدین بہاری، حیات اعلیٰ حضرت ص ۳

https://alislami.net

گورستان میں ایک الاؤ لگائے یادِ حق میں مشغول ہیں۔ اور جسم پر موسم سرما سے بچاؤ کے لئے کوئی کپڑا نہیں۔ صاحبزادہ کو احساس ہوا اور اپنا قیمتی دوشالہ حضرت کو اوڑھادیا۔

اللہ اللہ! جونفس قدسی لباسِ تقویٰ سے مزیّن ہو، جس نے مخلوق سے منھ موڑ کر اپنا رشتہ خالق سے جوڑ لیا ہو، اس پر کسی قیمتی دوشالہ کا کیا اثر اور اسے گرمی وسردی کی کیا خبر۔ آپ نے بڑی بے نیازی سے شال کو اتار کر بھڑکتی آگ میں ڈال دیا۔

حافظ کاظم علی خاں اپنے والد گرامی قدر کی شان کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کر رہے تھے۔ انھیں یہ خیال آیا اور یہ خیال فطری تھا کہ یہ دوشالہ کسی اور کو دیدیا جاتا تو کام آجاتا۔ حافظ صاحب کا یہ خیال ابھی پردۂ دماغ میں تھا کہ مرد خدا دوست حضرت مولانا اعظم خاں کی زبان حق ترجمان نے یہ کہکر ”کاظم! فقیر کے یہاں دھکڑ پکڑ کا معاملہ نہیں ہے“۔ ظاہر کردیا اور بھڑکتی ہوئی آگ سے دوشالہ نکال کر اپنے صاحبزادے کو واپس کردیا۔ دیکھا گیا تو دوشالہ آگ سے محفوظ صاف و بے داغ برآمد ہوا ؎

آج بھی ہو جو براہیم سا ایمان پیدا
آگ کرسکتی ہے انداز گلستاں پیدا

قدوۃ الواصلین حضرت مولانا رضا علی خاں

مغلیہ دور آخر کی شب دیجور میں سپیدۂ صبح کی طرح حافظ کاظم علی خاں کے بیٹے رضا علی خاں ۱۲۲۴ھ/ ۱۸۰۹ء بریلی میں پیدا ہوئے۔ آپ اس خاندان کے پہلے شخص[1] ہیں جو علم دین کی دولت لائے۔ سب سے پہلے مسند افتا کو زینت بخشی اور انھیں کی ذات سے اس خاندان میں تلوار کے بجائے قلم کا دور شروع ہوا۔ آپ اپنے جدِ امجد اور والد ماجد کے خلف الصدق قرار پائے۔ اسلاف کا جاہ وحشم، علم وفضل زہد وتقویٰ آپ کی ذات سے نمایاں اور پیشانی سے تاباں تھا۔ سنت رسول پر عمل اور اس میں پہل آپ کا مزاج تھا۔ رضائے الٰہی ہمیشہ آپ کی رضا رہی۔ آپ کا نام اسم بامسمّٰی تھا۔ آپ کی ذات الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا پیکر تھی۔ آپ نے صرف

---

(۱) مولانا حسنین رضا خاں، سیرت اعلیٰ حضرت ص ۴۱

https://alislami.net

۲۳؍سال کی عمر میں ۱۲۴۷ھ ٹونک راجستھان میں مولانا خلیل (۱) الرحمن سے علوم وفنون حاصل کر کے شہرہ آفاق ہو گئے۔ خصوصاً تصوف میں اپنی نظیر آپ تھے۔ تقریر بڑی پرتاثیر فرماتے آپ کا کلام ''گفتۂ اوگفتۂ اللہ بود'' کا شاہکار ہوتا۔

ایک بازاری ہندو عورت نے ہولی کے دنوں میں اپنے بالا خانے سے آپ کے اوپر رنگ چھوڑ دیا۔ ایک مسلمان نے اس کی اس حرکت پر تشدد کرنا چاہا۔ آپ نے فرمایا اس نے مجھ پر رنگ ڈالا ہے، خدا اسے رنگ دے گا۔ ادھر یہ جملہ زبان حق ترجمان سے نکلا اور ادھر وہ بازاری عورت قدموں پر آپڑی اور مسلمان ہوگئی۔ (۲)

ہندوستان میں جب برطانوی اقتدار سیلاب بلا کی طرح ہر طرف بڑھ رہا تھا لوگوں کو خرید خرید کر غلام بنایا جارہا تھا، دنیا دار حکام، جاہ طلب امراء، مصلحت اندیش ابن الوقت علماء انگریزوں سے سودا بازی میں مصروف تھے، وعظ ونصیحت کا سارا زور انگریزوں کی وفاداری (۳) پر تھا۔ اس معرکہ کرب و بلا میں علمائے اہلسنت مولانا فضل حق خیر آبادی ۱۲۱۲ھ/ ۱۲۷۸ھ، ۱۷۹۷ھ/ ۱۸۶۱ء مولانا سید کفایت علی مرادآبادی شہادت رمضان ۱۲۷۴ھ ۱۸۵۸ء سید عبدالجلیل علی گڑھی ش ۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۸ء مولانا امام بخش صہبائی، مفتی مظہر کریم (۴) دریابادی م ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء وغیرہم فریضہ احقاق حق وابطال باطل انجام دے رہے تھے۔

برطانوی اقتدار کی للچائی نظریں بریلی پر تھیں جنرل ہڈسن اور اس کے وظیفہ خوار حرّیت پسندوں کو ختم کرنے میں مصروف تھے۔ بریلی کا مورچہ جنرل بیدار بخت کے ہاتھ تھا۔ مجاہد کبیر مولانا رضا علی خاں بنفس نفیس اپنے تلامذہ اور مریدین کے ساتھ فریضہ جہاد ادا کر رہے تھے۔

---

(۱) مولانا خلیل الرحمٰن ولد ملا محمد عرفان رام پور میں پیدا ہوئے۔ امیر خاں والئ ٹونک کے آخر زمانے میں ٹونک گئے۔ پھر بعد میں جاورہ تشریف لے گئے۔ وہیں انتقال فرمایا۔

(۲) مولانا ظفر الدین بہاری حیات اعلیٰ حضرت جلد اول ص ۴

(۳) حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو ''حیات طیبہ'' مرزا حیرت دہلوی، مطبوعہ فاروقی دہلی ص ۲۹۶

(۴) اردو کے مشہور انشاء پرداز عبدالماجد دریابادی اپنے حقیقی دادا مفتی مظہر کریم دریابادی کے حالات میں لکھتے ہیں۔ ''ان پر مقدمہ اس کا چلا کہ ان کے شہر شاہجہاں پور میں باغیوں کی کمیٹی انھیں کے مکان پر ہوتی تھی۔۔۔ ۹؍سال کی سزا عبور دریائے شور کی سنادی گئی۔ کالے پانی جزیرۂ انڈمان سے مشغلہ علمی اور خوش چلنی کی بنا پر سات ہی سال میں مدت اسیری ختم کر کے ۱۸۶۵ء وطن واپسی ہوئی۔ عقائد میں ہم مسلکی علمائے بدایوں کی ہے۔ مراسلت بھی ان حضرات سے رہا کرتی ''غایۃ الحرام فی تحقیق المولود والقیام'' کے عنوان سے ایک کتاب اپنے عزیز قریب کے نام سے محفل میلاد اور اس قیام تعظیمی کی حمایت وجواز میں چھپوائی۔ ایک کتاب کا مسودہ بھی ''مناقب غوثیہ'' کے نام سے پرانے کاغذات میں ملا''۔ ملخصاً آپ بیتی ص ۲۸۔۲۹

https://alislami.net

فرنگی افواج کو آگ وخون کا دریا عبور کرنا پڑ رہا تھا آپ کا آستانہ مجاہدین کی پناہ گاہ تھا۔ اور آپ کا گھر گھوڑوں کا اصطبل اور حریت پسندوں کا لنگر خانہ تھا۔ ①

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی اپنے عروج پر تھی۔ برطانوی ہوس ملک گیری کی تلوار بے نیام تھی۔ حریت پسندوں کی تلاش اور ان کی گردن زدنی دستور عام تھا۔ بھلا وہ مولانا رضا علی خاں مجاہد کبیر کو کیسے معاف کر سکتے تھے۔ چنانچہ برطانوی سپاہی حضرت کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے تھے۔ مکان کا گوشہ گوشہ چھان مارا یہاں تک کہ وہ حضرت کی املی والی مسجد محلہ ذخیرہ میں گھس پڑے، جہاں حضرت مصروف عبادت تھے۔ نامراد سپاہی جان مراد تک پہنچ کر بھی نامراد رہے اور حضرت کو نہ دیکھ سکے ②

۲/جمادی الاول ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۶ء کو آپ نے وصال فرمایا۔ آپ کا مزار سٹی قبرستان بریلی میں زیارت گاہ عام ہے۔

خاتم المحققین مولانا نقی علی خاں

۳۰/جمادی الآخر یکم رجب ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۰ء کو اسلی والی مسجد سے متصل محلہ ذخیرہ بریلی میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد گرامی قدر قدوۃ الواصلین مولانا رضا علی خاں سے تمام علوم وفنون حاصل کئے۔ بہت جلد فضل وکمال کے بلند و بالا منصب پر پہونچکر اطراف واکناف میں مشہور و معروف ہو گئے۔ درس وتدریس تصنیف وتالیف کے علاوہ علم وعمل فکر ونظر فہم وفراست میں بے نظیر تھے۔ مزید برآں سخاوت وشجاعت غربا سے محبت، حکام سے نفور، خلوت وجلوت میں اتباع سنت، امور دینی میں استقامت آپ کی زندگی کا بڑا روشن پہلو ہے۔ پھر عشق رسول اور سرکوبیٔ اعدائے دین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ کا سرمایۂ زندگی تھا۔ ان فضائل ومحاسن کے علاوہ یہ آپ ہی کی ذات کا طغرائے امتیاز ہے کہ آپ نے اپنے ولد اسعد احمد رضا خاں کی ایسی تعلیم وتربیت فرمائی کہ چودھویں صدی کو ایک بے مثال عالم سنت اور مجدد دین وملت میسّر آیا۔ آپ اپنے خاندان میں سلطان عقل مشہور ہوئے اور اہلیہ محترمہ وزیر عقل کہلائیں ③

---

① ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی ۱۹۷۵ء جنگ آزادی نمبر ۱۸۵۷ء

② مولانا ظفر الدین بہاری حیات اعلیٰ حضرت جلد اول ص ۵

③ مولانا حسنین رضا خاں، سیرت اعلیٰ حضرت ص ۵۲

https://alislami.net

۵/جمادی الاوّل ۱۲۹۴ھ/ ۱۹۷۷ء کو حضرت تاج الفحول مولانا عبدالقادر بدایونی ۱۲۵۳ھ/ ۱۳۱۹ء کی معیت میں مارہرہ مقدسہ پہنچکر حضرت سیدی شاہ آل رسول ۱۲۰۹ھ/ ۱۲۹۶ھ سے شرف بیعت حاصل کیا۔ حضرت پیر ومرشد نے اسی مجلس بیعت میں آپکو خلافت دی۔ اور تمام سلاسل عالیہ کی اجازت سے مشرف فرمایا۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ اسی مجلس میں آپ کے ساتھ ہی آپ کے نامور صاحبزادہ امام احمد رضا خاں بیعت وخلافت واجازت سے سرفراز ہوئے۔

۲۶/شوال المکرم ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء کو اپنی شدت علالت اور ضعف قوت کے باوجود یہ کہکر "مدینہ طیبہ کے ارادے سے قدم دروازے سے باہر رکھوں پھر چاہے روح اسی وقت پرواز کرجائے" حج وزیارت کے لئے حرمین طیبین حاضر ہوئے۔ وہاں بھی حضرت اکمل الفضلاء علامہ سید زینی دحلان شیخ الحرم ۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۱ء دیگر علمائے مکہ سے دوبارہ سند حدیث حاصل کی۔ اس سفر وسیلہ ظفر میں بھی آپ کے صاحبزادے احمد رضا خاں کو آپ کی خدمت ومعیت میں اکابر علمائے مکہ ومدینہ سے حدیث وتفسیر، فقہ اصول فقہ میں حصول اجازت کا شرف عطا ہوا۔ آپ بخیریت تمام اس سفر بہجت اثر سے مراجعت فرمائے بریلی ہوئے۔

دین متین کی تائید میں آپ کی تمام تصانیف یادگار ہیں۔ جن کی تعداد تقریباً ۳۰/ ہے۔ جن میں پچیس کتب بڑی اہمیت کی حامل ہیں[1]

آخر وہ وقت سعید آپہونچا کہ جب عشاق بڑی خوشی سے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ جمعرات کا دن ظہر کا وقت آخری ذی قعدہ ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء کو ۵۱ سال کی عمر میں آپ نے وصال فرمایا۔ اور شب جمعہ اپنے والد کے آغوش سٹی قبرستان بریلی میں آرام فرمایا۔

ان کے فرزند عالیشان امام احمد رضا خاں نے ولادت ووفات کی بہت سی تاریخیں کہی ہیں۔ جن میں بعض تواریخ ولادت "جاء ولی نقی الثیاب علی الشان" (۱۲۴۶ھ) "ھو اجل محقق الا فاضل" (۱۲۴۶ھ) سے آپ کی شان تقوی وطہارت، سخاوت وشجاعت اور علم وفضل کی مہارت کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض تواریخ وفات "امین اللہ فی الارض ابدا" (۱۲۹۷ھ) ان موتۃ العالم موتۃ العالم (۱۲۹۷ھ) سے حدیثی بشارت کے مطابق آپ کی امانت ودیانت علمی منصب ووسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔

---

[1] محمد نقی علی خاں، جواہر البیان فی اسرار الارکان۔ حالات مصنف از امام احمد رضا خاں ص ۲۰۷

https://alislami.net

امام احمد رضا کی سوانح زندگانی
انھی کی زبانی

ولادت

۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ روز شنبہ وقت ظہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو ہوئی [۱]

الملفوظ جلد اول ص ۱۵

آثار کرامت

میں اپنی مسجد کے سامنے کھڑا تھا، اسوقت میری عمر ساڑھے تین سال کی ہوگی۔ ایک صاحب اہل عرب کے لباس میں ملبوس جلوہ فرما ہوئے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ عربی ہیں۔ انھوں نے مجھ سے عربی زبان میں گفتگو فرمائی میں نے فصیح عربی میں ان سے گفتگو کی۔

حیات اعلیٰ حضرت جلد اول ص ۲۲

انداز تعلیم

میرے استاد جن سے میں ابتدائی کتاب پڑھتا تھا، جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے ایک دو مرتبہ میں سن دیکھ کر کتاب بند کر دیتا۔ جب سبق سنتے تو حرف بحرف لفظ بلفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ احمد میاں! یہ تو کہو کہ تم آدمی ہو یا فرشتہ کہ مجھکو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی۔

حیات اعلیٰ حضرت جلد اول ص ۳۲

سن فراغت

---

۱ سوانح نگار حضرات آپ کے مولد اور مسقط الراس کا صحیح تعین نہیں کر سکے ہیں آپ ذخیرہ کی بزریہ اہلی والی مسجد کے متصل اپنے آبائی مکان میں پیدا ہوئے۔ راقم الحروف کے نام حضرت شمسؔ بریلوی کا گرامی نامہ

https://alislami.net

میں نے جب پڑھنے سے فراغت پائی اور میرا نام فارغ التحصیل علما میں شمار ہونے لگا اور یہ واقعہ نصف شعبان ۱۸۶۹ء/۱۲۸۶ھ کا ہے۔ اس وقت میں تیرہ سال دس ماہ پانچ دن کا تھا۔ اسی روز مجھ پر نماز فرض ہوئی اور میری طرف شرعی احکام متوجہ ہو گئے۔ اور یہ حسن فال ہے کہ میری تاریخ فراغت لفظ ''غفور'' (۱۲۸۶ھ) اور زبر و بینہ میں لفظ ''تعویذ'' (۱۲۸۶ھ) میں ہے۔ جیسا کہ میری تاریخ ولادت ''المختار'' ۱۲۷۲ھ میں ہے۔　الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکہ البہیہ ص ۳۰۹

مدت تربیت

ردّ وہابیہ اور افتا یہ دونوں ایسے فن ہیں کہ طب کی طرح یہ بھی صرف پڑھنے سے نہیں آتے۔ ان میں بھی طبیب حاذق کے مطب میں بیٹھنے کی ضرورت ہے۔ میں بھی ایک حاذق طبیب کے مطب میں سات برس بیٹھا۔ مجھے وہ وقت، وہ دن وہ جگہ، وہ مسائل اور جہاں سے وہ آئے تھے اچھی طرح یاد ہیں۔　　الملفوظ جلد اول ص ۱۰۲، مطبوعہ رضوی کتب خانہ بریلی

اشواق واشغال

میرے وہ فنون جن کے ساتھ مجھے پوری دلچسپی حاصل ہے، جنکی محبت عشق شیفتگی کی حد تک نصیب ہوئی ہے وہ تین ہیں اور تینوں بہت اچھے ہیں۔

۱۔ سب سے پہلا، سب سے بہتر، سب سے اعلی، سب سے قیمتی فن یہ ہے کہ رسولوں کے سردار (صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ وعلیہم اجمعین) کی جناب پاک کی حمایت کے لئے اسوقت کمر بستہ ہو جاتا ہوں جب کوئی کمینہ وہابی گستاخانہ کلام کے ساتھ آپ کی شان میں زبان دراز کرتا ہے، میرے پروردگار نے اسے قبول فرمالیا تو وہ میرے لئے کافی ہے۔ مجھے اپنے رب کی رحمت سے امید ہے کہ وہ قبول فرمائیگا۔ کیوں کہ اس کا ارشاد ہے کہ میرا بندہ میری بات جو گمان رکھتا ہے میں اس کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ فرماتا ہوں۔

۲۔ پھر دوسرے نمبر پر وہابیوں کے علاوہ ان تمام بدعتیوں کے عقائد باطلہ کا رد کر کے انہیں گزند پہنچاتا رہتا ہوں جو دین کے مدّعی ہونے کے باوجود دین میں فساد ڈالتے رہتے ہیں۔

https://alislami.net

۳۔ پھر تیسرے نمبر پر بقدر طاعت مذہب حنفی کے مطابق فتویٰ تحریر کرتا ہوں وہ مذہب جو مضبوط بھی ہے اور واضح بھی۔ تو یہ تینوں میری پناہ گاہ کی حیثیت رکھتے ہیں انھیں پر میرا بھروسہ ہے۔ ترجمہ الاجازات المتینہ العلماء بکتہ والمدینہ ص ۱۶۰،۱۶۱ مطبوعہ بریلی

شرف بیعت

میں روتا ہوا دو پہر کو سو گیا۔ حضرت جد امجد رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے اور ایک صندوقچی عطا فرمائی اور فرمایا عنقریب آنے والا ہے وہ شخص جو تمہارے درد دل کی دوا کرے گا۔ دوسرے یا تیسرے روز حضرت مولانا عبد القادر ① رحمۃ اللہ علیہ بدایوں سے تشریف لائے اور اپنے ساتھ مارہرہ شریف لے گئے۔ وہاں جا کر شاہ آل رسول مارہروی ② سے شرف بیعت حاصل کیا۔ الملفوظ ج ۳ ص ۸۹

پہلا حج

پہلی بار کی حاضری حضرات والدین ماجدین رحمۃ اللہ تعالی علیہما کے ہمرکاب تھی اس وقت مجھے تیئسواں (۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء) سال تھا۔ الملفوظ جلد دوم ص ۲

پہلا فتوے

بحمدہٖ تعالے فقیر نے ۱۴ شعبان ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء ۱۳/ برس کی عمر میں پہلا فتویٰ لکھا تھا۔ حیات اعلیحضرت جلد اول ص ۲۸۰

فتوی نویسی کی خدمت

۱۴/ شعبان ۱۳۳۶ھ کو اس فقیر کو فتاویٰ لکھتے ہوئے بحمدہٖ تعالیٰ پورے پچاس سال ہوں گے۔ (اور یہ سلسلہ یوم وصال ۱۳۴۰ھ پورے چوّن سال تک جاری رہا)۔

حیات اعلیٰ حضرت جلد اول ص ۲۸۰

---

① متوفی ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء

② متوفی ۱۲۹۶ھ/ ۱۸۷۸ء

https://alislami.net

دوسرا اور آخری حج

مدینہ طیبہ کی دوبارہ حاضری کے وقت (۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء) میری عمر اکیاون برس پانچ مہینے کی تھی۔ الملفوظ جلد دوم ص ۳۲

حرم مکہ میں امامت

مکہ کے جلیل علمائے حنفیہ مثل مولانا شیخ کمال مفتی حنفیہ و مولانا سید اسمٰعیل محافظ کتب حرم حنفی وقت پر اپنی جماعت کرتے جس میں وہ اکابر اس فقیر کو امامت پر مجبور فرماتے۔ الملفوظ جلد اول ص ۳۸

ماں کی محبت

چلتے وقت (حج کے لئے) جس لگن میں میں نے وضو کیا تھا، اس کا پانی میری واپسی تک نہ پھینکنے دیا کہ اس کے وضو کا پانی ہے۔ الملفوظ جلد ۲ ص ۴

اعداء اللہ سے نفرت

بحمد اللہ تعالے بچپن سے مجھے نفرت ہے اعداء اللہ سے اور میرے بچوں کے بچوں کو بھی۔ بفضل تعالےٰ عداوت اعداء اللہ گھٹی میں پلادی گئی ہے۔ الملفوظ جلد ۳ ص ۸۸

مال سے محبت کا معیار

الحمد للہ کہ میں نے مال من حیث ھو مال سے کبھی محبت نہ رکھی۔ صرف انفاق فی سبیل اللہ کے لئے اس سے محبت ہے۔ الملفوظ جلد ۴ ص ۶۷

عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

بحمد اللہ اگر قلب کے دو ٹکڑے کئے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہوگا لا الٰہ الا اللہ دوسر پر لکھا ہوگا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الملفوظ جلد ۳ ص ۸۸

اپنی خبر رحلت

https://alislami.net

۳؍رمضان ۱۳۳۹ھ ۱۰؍مئی ۱۹۲۱ء انتقال سے چار ماہ ۲۲؍دن قبل آپ نے اس آیت کریمہ سے ''وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ'' اپنی رحلت کی خبر دی۔ وصایا شریف ص ۱۳

پندو نصیحت کی آخری مجلس رشد و ہدایت

اے لوگو! تم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو اور بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکائیں، تمہیں فتنہ میں ڈالدیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی، رافضی نیچری، قادیانی، چکڑالوی یہ سب فرقے بھیڑیے ہیں، تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں۔ ان کے حملوں سے ایمان کو بچاؤ۔ وصایا شریف

شہید محبت کی دنیا سے رحلت

آپ نے وصیت نامہ تحریر کرایا، پھر خود ہی اس پر عمل کرایا۔ وصال شریف کے تمام کام ارشاد کے مطابق گھڑی دیکھکر انجام دیئے جاتے رہے۔ آپنے ایک بجکر ۵۶؍منٹ پر وقت معلوم کیا۔ اور ارشاد فرمایا گھڑی کھلی سامنے رکھدو۔ پھر یکایک ارشاد فرمایا تصاویر ہٹادو۔ حاضرین کو خیال ہوا یہاں تصاویر کا کیا کام! پھر ارشاد فرمایا یہی کارڈ، لفافہ، روپیہ پیسہ۔ پھر اپنے صاحبزادے مولانا محمد حامد رضا خانصاحب سے ارشاد فرمایا وضو کراؤ قرآن عظیم لاؤ ابھی وہ تشریف نہ لائے تھے کہ دوسرے صاحبزادے مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب سے پھر ارشاد فرمایا۔ اب بیٹھے کیا کر رہے ہو سورۂ یٰسین شریف اور سورۂ رعد شریف کی تلاوت کرو۔ آپ نے دونوں سورتیں پوری توجہ سے سنیں۔ جس آیت میں اشتباہ ہوا یا سُننے میں پوری نہ آئی یا سبقت زبان سے زیر وزبر میں اسوقت فرق ہوا خود تلاوت فرما کر بتادی۔ سفر کے وقت کی دعائیں جن کا چلتے وقت پڑھنا مسنون ہے تمام وکمال بلکہ معمول شریف سے زائد پڑھیں۔ پھر کلمہ طیبہ پورا پڑھا۔ جب اس کی طاقت نہ رہی اور سینے پر دم آیا۔ ادھر ہونٹوں کی حرکت وذکر پاس انفاس کا ختم ہونا تھا کہ چہرۂ مبارک پر ایک لمعہ

https://alislami.net

نور کا چمکا جس میں جنبش تھی۔ جس طرح آئینہ میں لمعان خورشید جنبش کرتا ہے۔ وہ جان نور جسم اطہر حضور سے ۲۵ر صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ر اکتوبر ۱۹۲۱ء دو بج کر ۳۸ر منٹ پر ٹھیک نماز جمعہ کے وقت پرواز کرگئی۔ اناللہ وانا الیہ رٰجعون۔ (وصایا شریف ص ۱۶۔۱۷)

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

نمودِ صبح

حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں اسلامی مہینہ کی فصل بہار ربیع الاول ۱۲۹۲ھ ۱۸۷۵ء میں اپنے دادا خاتم المحققین مولانا نقی علی (م ۱۲۹۷ھ ۱۸۸۰ء) کے گھر بریلی یوپی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔

محمد ـــــ امام احمد رضا نے اپنے بڑے صاحبزادے کا نام حدیثی ارشاد کے مطابق محمد رکھا اور بحساب حروف ابجد اسم "محمد" کے اعداد سے آپ کا سال ولادت ۱۲۹۲ھ ظاہر ہوا۔ (۱)

حامد رضا ـــــ پکارنے کے لئے "حامد رضا" (۲) تجویز فرمایا۔

خان ـــــ نے حسب ونسب کی نشاندہی کی۔

---

(۱) نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں۔ میرے اور میرے بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام "محمد" رکھا۔ یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہوجائے۔ حامد رضا کا نام "محمد" ہے اور ان کی ولادت ۹۲ھ میں ہوئی۔ اور اس نام مبارک کے عدد بھی بانوے ہیں۔ (مفتی اعظم مصطفیٰ رضا خاں الملفوظ جلد اول ص ۲۶)

(۲) عرف عام میں استعمال کے لئے حامد رضا تجویز کیا۔ اس کے اعداد زبر وبینہ میں ۱۳۶۲ھ نکلتے ہیں۔ اور یہی حضرت حجۃ الاسلام کا سن وصال ہے۔ اللہ اللہ کتنی شاندار کرامت ہے کہ امام احمد رضا نے جہاں اپنے صاحبزادے کے نام "محمد" (۹۲) سے ولادت کی خبر دی وہاں حامد رضا کہکر رحلت کی خبر بھی اسی دن دے دی۔ نیز اپنے وصال ۱۳۴۰ھ کی اطلاع دیکر اپنے صاحبزادے کی مدت جانشینی ۱۳۴۰ھ/ ۱۳۶۲ھ کا اعلان بھی فرمادیا۔

(ملخصاً فقیہہ عصر مولانا مفتی اعجاز ولی خاں رضوی رضائے مصطفےٰ حجۃ الاسلام نمبر ص ۵)

https://alislami.net

بڑے مولانا ـــــ عوام نے ''بڑے مولانا''① کہکر خراج عقیدت پیش کیا۔
حجۃ الاسلام ـــــ خواص نے حجۃ الاسلام کا لقب دیکر آپکے علم و فضل کا اقرار کیا۔

عہد طفلی

آپ کی عمر صرف چھ سال کی تھی کہ آپ کے جدامجد مولانا نقی علی خاں کا انتقال ہو گیا۔ آپ پوتوں میں سب سے بڑے تھے اور اپنی دادی کا سب سے زیادہ لاڈ پیار پایا تھا۔ وہ اپنے ہونہار پوتے پر جان چھڑکتیں اور ہر وقت رئیس بنائے رکھتیں۔ حضرت مولانا حسنین رضا خاں (م ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء) ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں (م ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء) جو خود ہی مولانا نقی علی خاں کے پوتے تھے، نے فرمایا کہ دادی مرحومہ کو اپنے بڑے پوتے سے ایک خاص لگاؤ تھا۔ ہر وقت رئیس بنائے رکھتیں لباس کے لئے نہایت عمدہ تنزیب کا انتخاب کیا جاتا اور ایک ایک انگرکھا چار چار روپے② میں سلتا۔

گھوڑ سواری سپہ گری کے لوازمات میں سے ہے۔ صاحب تذکرہ کے اجداد میں پشتوں سے سپہ گری رہی ہے۔ غالباً اسی کا اثر تھا کہ آپ بچپن ہی سے گھوڑے سواری کے شوقین تھے۔ اور آپ کے اس شوق میں دادی کے لاڈ کا بھی خاصا دخل تھا۔

اگر دروازے پر کوئی بکاؤ گھوڑا آجاتا تو گھوڑے والے کو منھ مانگی قیمت دیکر دادی صاحبہ اپنے پوتے کے شوق کو پورا فرمادیتیں③ تربیت کے اس مرحلہ میں بھی اجداد کی فطری شجاعت

---

① صاحب تذکرہ کا عنوان شباب تھا۔ آپ کے والد گرامی وقار امام احمد رضا سے ایک اسمٰعیل نامی وہابی آمادۂ بحث تھا۔ آپنے اپنے والد سے گفتگو کی اجازت طلب کی اور وہابی مذکور کو خاموش کر دیا۔ اس پر امام احمد رضا نے اپنے کمسن مگر فاضل صاحبزادے حامد رضا کو بڑے مولانا کہکر خطاب فرمایا۔ یہ لقب اتنا مشہور ہوا کہ اہل سنت بریلوی کے حلقہ میں بڑے مولانا سے صاحب تذکرہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ذات سمجھی جاتی ہے۔ راقم الحروف سے حضرت الحاج مولانا تقدس علی خاں رضوی فرزند نسبتی صاحب تذکرہ کا ارشاد۔

②③ راقم الحروف کے پاس حضرت مولانا حسنین رضا خاں برادرزادہ وتلمیذ امام احمد رضا قدس سرہما کا ارشاد ٹیپ میں محفوظ ہے۔

https://alislami.net

اور سپاہیانہ مہارت کا خاص خیال رکھا گیا دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جسمانی ورزش بھی ہوتی رہتی۔ زمینداری کی دیکھ بھال کے لئے جہاں بینی اور جہانگیری صلاحیتیں بھی پیدا کر دی گئیں۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت حجۃ الاسلام کو عہد طفلی ہی میں وہ ماحول دیدیا گیا کہ آپ اپنے سلف کے خلف نامدار قرار پائے۔

تعلیم وتربیت

حضرت حجۃ الاسلام کی ولادت کا سال ۱۲۹۲ھ آپ کے والد گرامی قدر امام احمد رضا کی عمر کا بیسواں سال تھا۔علم وفضل کا آفتاب روشن تھا۔تجدیدی کام کا آغاز ہو چکا تھا۔ملت اسلامیہ اہل سنت میں آپ کو عالم سنت کے نام سے جانا پہچانا جاتا رہا تھا۔امام احمد رضا کے پیر ومرشد سید آل رسول (م ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۷۹ء) اور والد ذیشان مولانا نقی علی خاں بقید حیات تھے۔ مارہرہ مقدسہ اور بریلی شریف میں طریقت وشریعت کا آفتاب نصف النہار پر تھا۔اس کی روشنی میں سارا برصغیر جگمگا رہا تھا۔اسی روشن ماحول میں حجۃ الاسلام کا عہد طفلی شروع ہوا۔آپ کو اپنے عظیم دادا کا فیضان، پیر ومرشد ابوالحسین احمد نوری (م ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء) کا ایقان اور نامور باپ کا شہرۂ آفاق ایمان میسر آیا۔ہوش کی آنکھیں کھلیں تو ہر طرف کتاب وسنت کی حکمرانی نظر آئی۔فقہ حنفی کا سکہ چلتا ہوا دیکھا۔دین متین کی حمایت اور اس کے رسول کے دشمنوں کی عداوت میں اپنے اب وجد کو یکتائے روزگار پایا۔

یہ حقیقت بھی اس خاندان میں باپ دادا سے طرۂ امتیاز رہی ہے کہ مولانا محمد رضا علی (م ۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۶ء) نے اپنے بیٹے محمد نقی علی خاں کو خود پڑھایا اور بالکل اسی طرح انہوں نے اپنے فرزند ارجمند احمد رضا کو نہ صرف خود پڑھایا بلکہ ایسی تربیت دی کہ شاید باید.... پھر اس سلسلہ زریں کا آغاز تو اس برّ کوچک (ہندوپاک) میں ۱۷۳۹ء سے ہوتا ہے۔

دنیا میں خاندانوں اور نسلوں کو یہ سعادت بہت کم نصیب ہوتی ہے کہ برسہا برس تک ایک ہی نسل اور ایک ہی خاندان میں علم وفضل جاری رہے اور دس نسلوں کے تسلسل میں اس زنجیر کی

https://alislami.net

کوئی کڑی نہ ٹوٹے۔ سعید اللہ خاں سے کاظم علی خاں اور رضا علی خاں سے امام احمد رضا خاں و ابنائے امام احمد رضا محمد حامد رضا خاں، محمد مصطفیٰ رضا خاں و نبیرۂ اکبر محمد ابراہیم رضا خاں و نبیرۂ اکبر حامد رضا، محمد ریحان رضا خاں تک علم و فضل کا یہ دریا بغیر رکے بہتا رہا۔ اور کبھی ایسا نہ ہوا کہ ان گلہائے فضل و کمال کے رنگ و بو میں کوئی کمی ہو جاتی۔ یہ نہیں بلکہ ان میں سے ہر فرد اپنے عہد کی تاریخ کے صفحات پر اپنا ایک بہتر نقش چھوڑ گیا۔ ①

وفي روح العلى حامد رضا من ؛ غراس جدوة الغض الجديد
اور بلندی کے عظیم درختوں میں حامد رضا ؛ اپنے اجداد کرام کے نہال سے شاخ تازہ

آبا و اجداد کی شاندار روایات کے مطابق حضرت حجۃ الاسلام نے تمام کتابیں اپنے نابغۂ روزگار والد امام احمد رضا خاں سے پڑھیں۔ اور اپنے معاصرین میں یہ امتیاز پایا کہ صرف ۱۹؍سال کی عمر ۱۳۱۱ھ؍ ۱۸۹۴ء میں فارغ التحصیل ہو گئے ②

طالب علمی کے زمانے میں شب و روز اسباق کا مطالعہ اور مذاکرہ پر زور دیا جاتا۔ امام احمد رضا کبھی کبھی اپنے صاحبزادے پر تادیباً سختی بھی فرماتے یہاں تک کہ دادی کا پیار آڑے آ جاتا اور اس مرحلہ میں خود امام احمد رضا اپنی والدہ محترمہ کے حضور جھک کر بصد سعادت ان کی ساری سختی برداشت کر لیتے ③

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

مگر صاحبزادے (حجۃ الاسلام) کی تعلیم و تربیت میں کوئی فرق نہ آیا یہی وجہ ہے کہ پڑھنے کے زمانے ہی میں آپ نے درسیات کی امہات کتب، خیالی، توضیح تلویح، ہدایہ اخیرین، بیضاوی، صحیح بخاری پر حواشی لکھکر اپنے والد ذیشان کے زمانۂ تعلیم کی یاد تازہ کر دی ④ اور خود امام احمد رضا

---

① قصیدہ آمال الابرار و آلام الاشرار ص ۱۳
② پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی ص ۲۱۲
③ مولانا حسنین رضا خاں، سیرت اعلیحضرت مع کرامات ص ۹۱
④ حاشیہ نویسی کا سلسلہ زمانہ طالب علمی سے اب تک جاری ہے کیونکہ اس وقت میرا یہ دستور رہا کہ جب کوئی کتاب پڑھی اگر وہ میری ملک میں ہے تو اس پر حواشی لکھدیئے اگر اعتراض ہو سکتا ہے تو اعتراض لکھدیا اور اگر مضمون پیچیدہ ہے تو اس کی پیچیدگی دور کر دی الخ۔ الاجازات المتینہ ص ۱۵۶

https://alislami.net

نے ''قال الولد الاعز'' لکھ کر اپنے متعلم فاضل صاحبزادے کی تحسین فرمادی①

اپنے آباواجدا کا یہ شاخ تازہ (حجۃ الاسلام) جب سدا بہار ہوا تو امام احمد رضا نے جہاں ''بڑے مولانا'' کہکر ان کی ہمت افزائی فرمائی، وہیں اکابر خلفا کی موجودگی میں یہ فرما کر ''ان جیسا عالم اودھ میں نہیں''② ''حامد مني وانا من حامد''③ (حامد مجھ سے اور میں حامد سے ہوں) کی تصدیق کردی۔

مدت تربیت

اس خاندان میں بزرگوں ہی سے تربیت کا یہ انداز رہا ہے کہ درسیات کی تکمیل کے بعد۔ ۱۔سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عزت وعظمت کی حمایت۔ ۲۔فرقۂ باطلہ کی تردید و اہانت۔ ۳۔فقہ حنفی کے مطابق فتویٰ نویسی بقدر طاقت کی مشق برسوں کرائی جاتی ہے۔

بالکل اسی نہج پر حضرت حجۃ الاسلام کی تربیت کی گئی۔ فراغت کے بعد ہی ۱۳۱۲ھ/ ۱۸۹۵ء سے اپنے عم محترم④ حضرت حسن بریلوی کے وصال ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء تک اپنے والدِ نامدار امام احمد رضا کی خدمت وصحبت میں تربیت کے مراحل سے گزرتے رہے ان سالوں میں آپنے مضامین بھی لکھے۔ استفتا کے جوابات بھی دیئے اور تصنیف وتالیف کا کام بھی جاری رہا۔

تیرہویں صدی کے آخر اور چودہویں صدی کے شروع میں وہابیت، ملت اسلامیہ اہلسنت کے سینے پر ایک ناسور بنکر ابھری اور پورے ہندوستان میں پھیل گئی۔ علمائے حق نے عمل جراحی سے کام لیا اور اس متعدی مرض کے خاتمے کی پوری سعی کی۔ چودہویں صدی کا مقبول ماہنامہ ''تحفۂ حنفیہ'' (مخزن تحقیق) جہاں ابوالکلام آزاد (م ۱۲۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء) کے والد گرامی

---

① عنایت محمد خاں غوری سند مسند جانشینی ص ۲

② راقم الحروف سے شاہ محمد عارف اللہ قادری (م ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء) کی اپنے والد خلیفۂ امام احمد رضا شاہ محمد حبیب اللہ قادری (م ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء) کی روایت۔

③ امام احمد رضا، الاستمداد ص ۸۷

④ مولانا حسنین رضا خاں سیرت اعلیحضرت مع کرامات ص ۱۱۹

https://alislami.net

مولانا خیر الدین (م ۱۲۲۷ھ/ ۱۸۰۸ء) پیش امام ٹیپو مسجد کلکتہ سے تردید وہابیہ کے لئے خصوصی التماس کرتا ہے، وہاں حضرت حسنؔ بریلوی کی وساطت سے فاضل نوجواں محمد حامد رضا خاں کو بھی مضامین کیلئے متوجہ کرتا ہے [۱]

آپ کے نام کی صوری و معنوی نادر المثال مہر کی تاریخ ۱۳۱۲ھ سے پتہ چلتا ہے کہ امام احمد رضا نے اسی سال اپنے لائق بیٹے حامد رضا کو کارِ افتا کے لئے تیار کر دیا تھا۔ آپ کے مضامین اور تصدیقات کا انداز اپنے والد گرامی وقار کی طرح محققانہ تھا۔ فتاویٰ ہوں یا تصانیف۔ آپ ان کی صرف تصدیق نہیں فرماتے بلکہ اپنی تقریظ و تمہید سے کتاب اور صاحب کتاب کو چار چاند لگا دیتے اور تقریظ و تمہید اردو میں نہیں بلکہ عربی کی شُستہ اور رواں نثر و نظم میں ہوتی۔ اور ایسی کہ عربی کے فصحا، وبلغا پڑھتے، آنکھوں سے لگاتے اور اسکو عربی کا شاہکار قرار دیتے۔ اس پر امام احمد رضا اور دوسرے افاضل علما کی تصانیف جن پر حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کی تصدیقات ہیں شاہد ہیں۔

خاندان رضا کی مدّت فتویٰ نویسی

حضرت حجۃ الاسلام کی پچاس سالہ ۱۳۱۲ھ ۱۳۶۲ھ فتویٰ نویسی کی مدت سے پتہ چلتا ہے کہ آپنے اس فن میں امام احمد رضا کی نیابت کی ہے۔ اگرچہ دوسرے دینی امور کی مصروفیات میں سارے فتاویٰ کی نقل کا اہتمام نہ ہوسکا۔ مگر پھر بھی آپ کا مجموعۂ فتاویٰ قلمی اور مجموعہ تصانیف اس سلسلہ کی بہترین یادگار ہے۔

خاندان رضا کی مدت فتویٰ نویسی کا مندرجہ ذیل جائزہ ایمان اور یقین کی آنکھوں کو روشن کرتا ہے

جد امجد مولانا رضا علی خاں کی فتویٰ نویسی کا آغاز	۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۱ء	انجام	۱۲۸۲ھ/ ۱۸۶۵ء
امام احمد رضا " " " "	۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء	"	۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء
حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں " "	۱۳۱۲ھ/ ۱۸۹۵ء	"	۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۲ء
مفتی اعظم مولانا مصطفی رضا خاں " "	۱۳۲۸ھ/ ۱۹۱۰ء	"	۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۱ء

(۱) ماہنامہ تحفہ حنفیہ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۱ھ ص ۶

https://alislami.net

بحمدہٖ تعالیٰ یہ سلسلہ زریں جس کی مدت ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء تک ۱۶۱/سال ہوتی ہے اب بھی خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ بریلی سے مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری زیدہ مجدہٗ فتوی نویسی اور دینی کتب کی تصنیفی خدمات بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

حجۃ الاسلام کا ایک معرکۃ الآرا تاریخی فتویٰ ماہنامہ ''تحفۂ حنفیہ'' عظیم آباد پٹنہ رجب المرجب ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء میں ''فتویٰ عالم ربانی بردمزخرافات قادیانی'' کے عنوان سے شائع کیا گیا۔ اور پھر رضوی پریس بریلی میں چھپ کر بعنوان تاریخی ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' (۱۳۱۵ھ) شائع ہوا۔ یہاں یہ بات یادرہے کہ اس کتاب کا مصنف اس کی تصنیف کے وقت صرف ۲۳/سال کا فاضل نوجواں تھا۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی (م ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء) جسکی تردید میں یہ پہلی علمی کوشش تھی، زندہ تھا۔

اسوقت نہ صرف صاحب تذکرہ اپنی عمر کے اعتبار سے جواں سال تھا بلکہ آپ کا تصنیفی تحریری علمی آفتاب بھی نصف النہار پر تھا۔ امام احمد رضا اور دیگر علمائے محققین کی تصنیفات پر آپ کی عربی میں تصدیقات اس پر شاہد ہیں کہ حضرت حجۃ الاسلام کے تاریخی فتویٰ کی اہمیت کا اندازہ اس سے اچھی طرح کیا جاسکتا ہے کہ امام احمد رضا کی خدمت میں قادیانی دجال کے دعاوی سے متعلق امرتسر سے سوالات آئے تو آپنے اپنا تاریخی جواب بنام ''السوء والعقاب علی المسیح الکذاب'' (۱۳۲۰ھ) تحریر فرماتے ہوئے صاحب تذکرہ اوران کے تاریخی جواب کی تحسین وتصدیق اسطرح کی۔

> پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا مبسوط جواب ولداعز فاضل نوجواں مولوی محمد حامد رضا خاں حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا۔ اور بنام تاریخی ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' (۱۳۱۵ھ) مسمّٰی کیا۔ یہ رسالہ حامئ سنن ماحی فتن ندوی فکن مکرمنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی حین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے، میں طبع فرمادیا۔

https://alislami.net

اب ہم مذکورہ بالا فتویٰ کے مقدمات کا نہایت اختصار کے ساتھ جائزہ لیتے ہیں جو ہر زمانہ میں حق و باطل کی پہچان کا بہترین معیار ہیں۔ حضرت حجۃ الاسلام نے تحریر فرمایا۔

''مسلمانوں! میں تمہیں سہل پہچان گمراہوں کی بتاتا ہوں جو خود قرآن مجید اور حدیث حمید میں ارشاد ہوئی۔ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم اتارا تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ ؕ جس میں ہر چیز کا روشن بیان تو کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہ ہو مگر ساتھ ہی فرمایا وَمَا یعقلھا اِلّا الْعالمون ؕ اس کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔ اسلئے فرماتا ہے فَاسۡـَٔلُوۡۤا اَہۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ؕ علم والوں سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔ اور پھر یہی نہیں کہ علم والے آپ سے آپ کتاب اللہ سمجھ لینے پر قادر ہوں نہیں بلکہ اس کے متصل ہی فرمادیا وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الذِّکۡرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیۡہِمۡ ۔ اے نبی ہم نے یہ قرآن تیری طرف اس لئے اتارا کہ تو لوگوں سے شرح بیان فرمائے اس چیز کی جو اُن کی طرف اتاری گئی اللہ اللہ قرآن عظیم کے لطائف ونکات منتہی نہ ہوں گے۔ ان دو آیتوں کے اتصال سے رب العلمین نے ترتیب وار سلسلہ فہم کلام الٰہی کا انتظام فرمادیا کہ اے جاہلو! تم کلام علما کی طرف رجوع کرو اور اے عالمو! تم ہمارے رسول کا کلام دیکھو تو ہمارا کلام کچھ سمجھ میں آئے غرض ہم پر تقلید ائمہ واجب فرمائی اور ائمہ پر تقلید رسول اور رسول پر تقلید قرآن فللہ الحجۃ البالغۃ ؕ والحمد للہ رب العالمین۔ امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی نے کتاب مستطاب میزان الشریعت الکبری میں اس معنی کو جابجا بتفصیل تام بیان فرمایا۔ ازاں جملہ فرماتے ہیں لولا انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل بشریعتہٖ مااجمل فی القرٰان بقی

https://alislami.net

القراٰن علی اجمالہٖ کما ان الائمۃ المجتھدین لولم یفصلوا ما اجمل فِی السنّت لبقت السّنّت علی اجمالھا وھکذا الیٰ عَصرنا ھٰذَا پس اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے شریعت سے مجملات قرآن عظیم کی تفصیل نہ فرماتے تو قرآن یونہی مجمل رہتا اور اگر ائمہ مجتہدین مجملات حدیث کی تفصیل نہ کرتے تو حدیث یونہی مجمل رہتی اور اسی طرح ہمارے زمانے تک کہ کلام ائمہ کی علماء ما بعد شرح نہ فرماتے تو ہم اسے سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتے تو یہ سلسلۂ ہدایت رب العزت کا قائم فرمایا ہوا ہے جو اسے توڑنا چاہتا ہے وہ ہدایت نہیں چاہتا بلکہ صریح ضلالت کی راہ چل رہا ہے۔ اسی لئے قرآن عظیم کی نسبت فرمایا۔ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًاؕ اللہ تعالیٰ اِسی قرآن سے بہتیروں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو سیدھی راہ عَطا فرماتا ہے۔ جو سلسلے سے چلتے ہیں بفضلہٖ تعالیٰ پاتے ہیں اور جو سلسلہ توڑ کر اپنی ناقص اور اوندھی سمجھ کے بھروسے قرآن مجید سے بذات خود مطلب نکالنا چاہتے ہیں چاہِ ضلالت میں گرتے ہیں۔ اسی لئے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔ سيأتي ناس يجادلونكم بشبهات القراٰن فخذوهم بالأحاديث فان اصحاب السنن اعلم بكتاب الله۔ قریب ہے کہ کچھ لوگ آئیں جو تم سے قرآن عظیم کے مشتبہ کلمات سے جھگڑیں گے تم انہیں حدیثوں سے پکڑو کہ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔ (رواہ الدارمی ونصرنِ المقدسی في الحجة وللكالكائی فی السنّة وابن عبدالبرفی العلم وابن ابی رزین فی اصول السّنّة والدارقطنی والاصبهانی فی الحجة وابن النجار) اسی لئے

https://alislami.net

امام سفیٰن بن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ الحدیث مضلۃ الا الفقھاء حدیث گمراہ کر دینے والی ہے مگر ائمہ مجتہدین کو تو وجہ وہی ہے کہ قرآن مجمل ہے۔ جسکی توضیح حدیث نے فرمائی اور حدیث مجمل ہے جس کی تشریح ائمہ مجتہدین نے کر دکھائی تو جو ائمہ کا دامن چھوڑ کر خود قرآن وحدیث سے اخذ کرنا چاہے بہکے گا اور جو حدیث چھوڑ کر قرآن مجید سے لینا چاہے وادیٔ ضلالت میں پیاسا مرے گا۔ تو خوب کان کھول کر سن لو اور لوح دل پر نقش کر رکھو کہ جسے کہتا سنو ہم اماموں کا قول نہیں جانتے ہمیں خود قرآن و حدیث چاہیئے تو جان لو یہ گمراہ ہے اور جسے کہتا سنو کہ ہم حدیث نہیں جانتے ہمیں صرف قرآن درکار ہے سمجھلو یہ بدین دین خدا کا بدخواہ ہے۔ پہلا فرقہ قرآن عظیم کی پہلی آیت فاسئلوا اھل الذکر کا مخالف اور دوسرا طائفہ قرآن عظیم کی دوسری آیت لتبین للناس مَا نُزِّلَ اِلَیْھِم کا منکر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرقہ مخذولہ کا رد اس حدیث میں فرمایا ——— الاسألوا اذ لم یعلموا فإنما شفاء العي السؤال کیوں نہ پوچھا جب جانتے کہ بیمار کی دوا تو پوچھنا ہے (رواہ ابوداؤد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما) اور دوسرے طائفہ ملعونہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ فرماتے ہیں۔ الاانی اوتیت القران ومثلہ معہ الا یوشك رجل شعبان علیٰ اریکتہٖ یقول علیکم بھٰذ القراٰن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وجدتم فیہ من حرام فحرموہ۔ وان مَا حرم رسول اللہ کمَا حَرّم اللہ۔ سُن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے

تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لئے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جسے حرام پاؤ اسے حرام جانو۔ حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے حرام کی وہ اسی کے مثل ہے جسے اللہ نے حرام فرمایا (رواہ الائمۃ احمد والدارمی وابوداؤد والترمذی وابن ماجه عن المقدام بن معد یکرب و نحوه عندهم ماخلد الدارمي وعند البیقھی فی الدلائل عن ابی رافع وعند ابی داؤد عن العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنهم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق اس زمانۂ فساد میں ایک تو پیٹ بھرے بےفکر نیچری حضرات تھے جنہوں نے حدیثوں کو یکسر ردی کر دیا اور بزور زبان صرف قرآن عظیم پر دارومدار رکھا حالانکہ وہ اللہ قرآن کے دشمن اور قرآن ان کا دشمن وہ قرآن کو بدلنا چاہتے ہیں اور مراد الٰہی کے خلاف اپنی ہوائے نفس کے موافق اس کے معنی گڑھنا۔

اب دوسرے یہ حضرات نے فیشن کے مسیحی اس انوکھی آن والے پیدا ہوے کہ ہم کو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیئے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے۔ تو بات کیا ہے یہ دونوں گمراہ طائفے دل میں خوب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ان کا ٹھکانہ نہیں، حضور کی روشن حدیثیں ان کے مردود خیالات کے صاف پرزے پارچے بکھیر رہی ہیں۔ اسی لئے اپنی بگڑتی بنانے کو پہلے ہی دروازہ بند کرتے ہیں کہ ہمیں صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیئے جس میں عوام بے چاروں کے سامنے اپنے سے لگتے لگانے کی گنجائش ہو۔ مسلمانو! تم ان گمراہوں کی ایک نہ سنو اور جب تمہیں قرآن میں شبہ ڈالیں تم

https://alislami.net

حدیث کی پناہ لو، اگر اس میں ایں وآں نکالیں تم ائمہ کا دامن پکڑو۔ اس تیسرے درجے پر آ کر حق و باطل صاف کھل جائے گا اور ان گمراہوں کا اڑایا ہوا سارا غبار حق کے برستے ہوئے بادلوں سے دھل جائیگا۔ اس وقت یہ ضال مضل طائفے بھاگتے نظر آئیں گے۔ کانھم حمر مستفنرہ فرت من قسورۃ تو حدیثوں ہی کے آگے انہیں کچھ نہ بنے گی صاف منکر ہو بیٹھیں گے اور وہاں کچھ چون و چرا کی تو ارشادات ائمہ معانی حدیث کو ایسا روشن کر دیں گے کہ پھر انہیں یہ کہتے بن آئے گی کہ ہم حدیث کو نہیں جانتے یا ہم اماموں کو نہیں مانتے۔ اسوقت معلوم ہو جائے گا کہ ان کا امام ابلیس لعین ہے جو انھیں لئے پھرتا ہے اور قرآن و حدیث اور ائمہ کے ارشادات پر جمنے نہیں دیتا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ نفیس وجلیل فائدہ ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھو کہ ہر جگہ کام آئیگا اور باذن اللہ تعالےٰ ہزاروں گمراہیوں سے بچائے گا۔"

یہ واقعہ ہے کہ ۳۰؍جون، ۱۹۷۷ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور اس سلسلہ میں علما نے جو سعی فرمائی۔ اس کا آغاز بہت پہلے حضرت حجۃ الاسلام کی مندرجہ بالا تاریخی تصنیف سے ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۸ء میں ہوا۔

https://alislami.net

جلسہ ''در بارحق و ہدایت'' میں ۱۳۱۸ھ

حجۃ الاسلام کی شرکت

حضرت مخدوم شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری فاتح بہار کا یہ عظیم فیضان اور روحانی تصرف تھا کہ بہار کی راجدھانی پٹنہ میں آپ ہی کے صاحب سجادہ حضرت مخدوم الملّت والدین مولانا شاہ امین احمد صاحب بہار شریف کے زیر سرپرستی اور آپ ہی کے ایک فردوسی غلام قاضی محمد وحید الدین ① صاحب فردوسی مہتمم مدرسہ ''ابر کرم اہل سنّت'' و منتظم ماہنامہ تحفہ حنفیہ پٹنہ کے زیر اہتمام ساتویں رجب سے تیرہویں رجب ۱۳۱۸ھ تک مطابق یکم نومبر سے ساتویں نومبر ۱۹۰۰ء تک وہ فقید المثال جلسہ ہوا جس میں صرف علما اور مشائخ کی تعداد سو سے زائد تھی۔ اس میں بر کوچک کے اکابر علما و اعاظم مشائخ جیسے حضرت تاج الفحول مولانا عبد القادر بدایونی، مجدد دین

---

① ندوۃ العلماء کے مفاسد کا سب سے زیادہ نوٹس امام احمد رضا فاضل بریلوی اور تاج الفحول مولانا عبد القادر بدایونی نے لیا اور اس کی تردید میں سب سے زیادہ مالی اور اشاعتی تعاون قاضی محمد عبد الوحید صاحب (م ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء) نے کیا۔

اصلاح ندوہ کا سب سے بڑا ہندوستان گیر مظاہرہ حضرت مولانا شاہ امین احمد صاحب فردوسی سجادہ نشین بہار شریف کے نہ زیر صدارت ۱۶/ ۱۷/ ۱۸ رجب ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۰/ ۱۱/ ۱۲ نومبر ۱۹۰۰ء کو عظیم آباد پٹنہ جلسۂ جدوہ میں ہوا۔ اس کے تمام اخراجات حامئ سنن ماحی فتن ندوہ شکن ندوی فگن قاضی عبد الوحید [1] صاحب فردوسی نے خود برداشت کئے۔ [2]

سر سید احمد خاں کے دور میں یہ فتویٰ کہ انگریزی پڑھنا حرام ہے قاضی صاحب نے انگریزی بھلا دی حالانکہ وہ انٹرنس پاس تھے۔ نیز جدوہ کے قیام کے زمانے میں اپنے مخالفین کی ایما پر کہ ان کے والد سودی کاروبار کیا کرتے تھے قاضی صاحب نے تمام گزشتہ اور موجودہ سود چھوڑ دیا۔

راقم الحروف سے شاہ صبیح الحق عمادی سجادہ نشین خانقاہ عمادیہ منگل تالاب پٹنہ سٹی و نواسۂ مولانا شاہ امین احمد صاحب فردوسی سجادہ نشیں بہار شریف کا ۱۳۸۲ھ ۱۹۶۳ء میں ارشاد۔

[1] امام احمد رضا نے اپنا فتویٰ ''السوء العقاب علی مسیح الکذاب'' ص ۳، میں قاضی صاحب کا ذکر انہیں القاب کے ساتھ کیا ہے۔

[2] علما کرام نے ندوے کے رد میں کوئی بات اٹھا نہ رکھی تھی، تحریری رد میں بھی کامل حصہ لیا قریب دو سو کے کتابیں اور رسالے تصنیف فرما کر مفت تقسیم کئے۔ ایک ہزار کے قریب اشتہاروں کی اشاعت کی۔ جلسوں کی روداد یں طبع کرا کے شہر در شہر پہنچائیں۔ مصارف کا اندازہ ایک لاکھ روپے سے اوپر کا ہے۔ پچاس ہزار روپے سے اوپر تو شخص واحد حضرت مولانا قاضی عبد الوحید علیہ الرحمہ رئیس پٹنہ نے خاص اپنی ذات سے خرچ کئے۔ (محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی، اعلام ضروری ص ۵)

https://alislami.net

وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی ،مولانا سید اسمٰعیل حسن شاہ صاحب مارہرہ شریف ،استاد العلماء مولانا ہدایت اللہ خاں صاحب جونپوری ،رئیس المحدثین مولانا وصی احمد محدث سورتی ،مولانا ظہور الحسن صاحب فاروقی رامپوری، مولانا سید شاہ محمد فاخر صاحب الہ آبادی، مولانا عبد السلام صاحب جبلپوری وغیرہم نے شرکت فرمائی۔

یہ جلسہ تحریک ندوہ کے غیر اسلامی اقوال وافعال کی اصلاح اور ''قومی نظریہ'' پر قرآن و حدیث کی روشنی میں خطابت کے اعتبار سے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس جلسہ میں حضرت حجۃ الاسلام کو اپنے والد گرامی وقار امام احمد رضا کی معیت وخدمت میں شرکت کا شرف حاصل تھا۔تحفۂ حنفیہ پٹنہ جمادی الاخریٰ ورجب ۱۳۱۹ھ رقمطراز ہے۔

> ''مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ امام علمائے اہلسنت والا حضرت جناب مولانا حاجی محمد احمد رضا خاں صاحب سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی دام فیضہ القوی کا بیان ہدایت نشان ہو ہی رہا تھا کہ فاضل نوجواں مولانا مولوی محمد حامد رضا خاں سلمہ المولی المنان نے آکر کان میں کچھ کہا کہ کچھ ندوی حضرات آگئے ہیں ''۔ص ۱۲۱
>
> ''پھر امام احمد رضا نے ندویوں کے غیر اسلامی افکار کا شدید رد فرمایا اور یہ بیان رات بارہ بجے تک جاری رہا'' ۔ص ۱۲۸

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت حجۃ الاسلام کو امام احمد رضا کی بارگاہ میں نہ صرف دینی امور میں خدمت کی سعادت حاصل تھی، بلکہ مزاج میں بھی خاصا دخل تھا۔

حامد رضا نائب امام احمد رضا

جدوہ کے اس تاریخ ساز جلسہ میں جہاں امام احمد رضا کی تجدیدی خدمات کا برملا اعتراف کیا گیا، آپ کو برسر اجلاس مجدد مأتہ حاضرہ کے لقب سے خطاب کیا گیا، وہاں حجۃ الاسلام کو اپنے عظیم والد کی خدمت میں استفادہ کا خوب خوب موقعہ ملا۔علماء زمانہ ومشائخ یگانہ سے ملاقاتیں ہوتیں آپکے علمی جواہر مزید چمکے فرقۂ باطلہ کے خلاف کام کرنے کی نئی نئی راہیں سامنے آئیں۔اس طرح آپ کے

https://alislami.net

تجربات میں شاندار اضافہ ہوا اور نائب امام احمد رضا کی حیثیت سے آپ کی ہر جگہ پزیرائی ہوئی[①] ؎

حامد رضا عالم علم ہدیٰ ؛ نوگل گلزار جناب رضا

حسن بہارش زخزاں دور باد ؛ چوں اَب وجد ناصر ومنصور باد[②]

اس جلسہ میں امام احمد رضا کی شہرت کا آفتاب نصف النہار پر تھا، آپ کی ذات مرجع العلماء تھی۔ ہندوستان کے گوشے گوشے سے آپ کو مدعو کیا جارہا تھا کہ ایک خط مولانا عبدالرحمٰن صاحب محبتیٰ کا آپ کے نام آیا جسمیں نہایت خلوص ومحبت کے ساتھ امام احمد رضا کو اپنے وطن پوکھریرا ضلع مظفر پور آنے کی دعوت دی۔ آپ کثرت مشاغل اور دینی مصروفیات کیوجہ سے پوکھریرا نہ جا سکے۔ مگر اپنے خلف اکبر مولانا محمد حامد رضا صاحب کو اپنی نیابت میں پوکھریرا روانہ فرمادیا۔ اور اپنے گرامی نامہ میں تحریر کیا کہ ''اگرچہ میں اپنی دینی مصروفیات کی بناء پر حاضری سے معذور ہوں مگر حامد رضا کو بھیج رہا ہوں، یہ میرے قائم مقام ہیں، ان کو حامد رضا نہیں احمد رضا ہی سمجھا جائے۔''

گرامی نامہ کے ساتھ اپنا ایک قیمتی جبہ بھی حضرت محبتیٰ کی نذر بھیجا۔ یہ جبہ آج بھی صاحب سجادہ مولانا حافظ محمد حمید الرحمٰن کے پاس موجود ہے۔ عرس کے موقع پر اس جبہ کی زیارت ہوتی ہے[③]

یہ امام احمد رضا کی خصوصی توجہ کا نتیجہ تھا کہ صوبہ بہار کے اضلاع خصوصاً سیتا مڑھی، مظفر پور، دربھنگہ، پورنیہ، پٹنہ سٹی اور عموماً پورا صوبہ رضوی فیضان کا مرکز اور حضرت حجۃ الاسلام کے روحانی تصرّفات کی آماجگاہ بن گیا۔

حضرت حجۃ الاسلام کے خلفاء مولانا ولی الرحمن پوکھریروی (م ۱۳۷۰ھ) مولانا احسان علی صاحب محدث بریلی فیض پوری (م ۱۳۲۰ھ) مولانا حافظ محمد میاں صاحب اشرفی (م ۱۹۳۵ء) مولانا ابوسہیل انیس عالم صاحب امین شریعت فاضل بہار ومولانا قاضی فضل کریم صاحب قاضی شریعت بہار ومولانا وصی احمد صاحب ماہر رضوی وغیرہم بہار کے انہیں اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں اور ہنوزان کے صاحبزادگان وتلامذہ اور متعلقین اپنے اپنے علاقائی مدارس و خانقاہوں میں خدمت دین اور لوگوں کی تعلیم وتربیت میں مصروف ہیں۔

---

① دربارحق وہدایت وقصیدۂ آمال الابرار وآلام الاشرار رجب المرجب ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء مطبوع مطبع حنفیہ پٹنہ

② حسن رضا خان حسن بریلوی، صمصام حسن ص ۴۰

③ راقم الحروف سے محبی مولانا عبدالواحد صاحب کی گفتگو جو ہالینڈ ۱۹۸۶ء میں بروقت ملاقات قلمبند کرلی گئی تھی۔

https://alislami.net

حج وزیارت

حب رسول کی دنیائے جمیل امام احمد رضا کی اپنی دنیا تھی۔ اوراسی دنیا کا ایک فرد جمیل حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان کی ذات تھی۔آپ کی نشو ونما ایسے ماحول میں ہوئی جہاں قدم قدم پر نعرہ سرمدی سنائی دیتا ہے ؎

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

اور فدائیت کا یہ ساز وسامان نظر آتا ہے ؎

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

یہی جزبہ محبت اور جوشِ فدائیت جب محمد حامد رضا کی صورت میں پروان چڑھا تو فراق یار میں پکار اٹھا

اب تو مدینے لے بلا گنبد سبز دے دکھا
حامدؔ و مصطفیٰ ترے ہند میں ہیں غلام دو

اور جذبۂ صادق نے حضور روضہ حاضری کا اپنی نیا زمندانہ اداؤں کے ساتھ ارادۂ واثق کرلیا ؎

حضور روضہ ہوا جو حاضر تو اپنی سج دھج یہ ہوگی حامدؔ
خمیدہ سر آنکھ بند، لب پر مرے درود و سلام ہوگا

یہاں تک کہ حضرت حجۃ الاسلام اپنی عمر کے ۳۱/ویں سال ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء اپنی والدۂ محترمہ اور عم محترم مولانا محمد رضا خاں صاحب کی معیت میں حج وزیارت کیلئے روانہ ہو گئے۔اس سفر سراپا ظفر میں بریلی سے جھانسی تک امام احمد رضا ساتھ رہے۔اس تاریخی واقعہ پر مولانا ظفر الدین فاضل بہاری اپنا مشاہدہ تحریر فرماتے ہیں۔

”میرے سامنے کا واقعہ ہے کہ حضرت مولانا محمد رضا خاں صاحب برادر اصغر اور حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خاں صاحب

https://alislami.net

خلف اکبر اور حضور کی اہلیہ محترمہ ۱۳۲۳ھ میں حج وزیارت کے
لئے روانہ ہوئیں تو حضور جھانسی تک پہنچانے کے لئے تشریف
لے گئے‘‘۔ (حیات اعلیٰ حضرت ص ۱۴)

امام احمد رضا جھانسی تک زوّار مدینہ کو پہنچا کر بریلی واپس تو ہوئے مگر اضطراب کا یہ عالم تھا، خود ہی ارشاد فرمایا ؎

وائے محرومئ قسمت کہ پھر اب کے برس
رہ گیا ہمرہ زوّارِ مدینہ ہوکر

پورا ہفتہ اسی اضطراب میں گزرا ؎

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضؔا سارا تو سامان گیا

امام احمد رضا نے اس سفر جلیل کا ذکر جمیل اس طرح فرمایا۔

’’یہاں سے ننھے میاں (برادر اصغر) اور حامد رضا خاں (خلف اکبر)
مع متعلقین بارادۂ حج روانہ ہوئے۔ لکھنؤ تک ان لوگوں کو پہنچا کر
میں واپس آ گیا۔ لیکن طبیعت میں ایک قسم کا انتشار رہا۔ ایک ہفتہ
یہاں رہا طبیعت سخت پریشان رہی‘‘۔ (الملفوظ ص ۳)

اور یہی اضطراب سبب قرار بن گیا۔ تا آں کہ آپ نے حج وزیارت کا ارادہ فرمالیا۔ بریلی سے بمبئی تک ریزرویشن بھی ہو گیا۔ اور بمبئی سے جدّہ تک تمام مراحل بخیر و خوبی آسان ہو گئے۔

امام احمد رضا کی معیت و خدمت میں حامد رضا

یوں تو بمبئی سے مکہ معظّمہ تک حضرت حجۃ الاسلام کے شب و روز امام احمد رضا کی معیّت و خدمت ہی میں گزرے۔ چنانچہ حرم مکّہ کے پہلے روز کی حاضری کا ذکر اسطرح فرمایا۔

’’پہلے روز جو حاضر ہوا تو حامد رضا ساتھ تھے۔ محافظ حرم ایک وجیہ

https://alislami.net

وجمیل عالم نبیل مولانا سید اسمٰعیل تھے۔ یہ پہلا دن اُن کی زیارت کا تھا ـــــــ حضرت مولانا موصوف سے کچھ کتابیں مطالعہ کے لئے نکلوائیں۔ حاضرین میں سے کسی نے اس مسئلہ کا ذکر کیا کہ ''قبل زوال رمی کیسی؟'' مولانا نے فرمایا یہاں کے علماء نے جواز کا حکم دیا ہے۔ حامد رضا خاں سے اس بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ مجھ سے استفسار ہوا۔ میں نے کہا خلافِ مذہب ہے۔ مولانا سید صاحب نے ایک متداول کتاب کا نام لیا کہ اس میں جواز کو علیہ الفتویٰ لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ ممکن ہے کہ روایت جواز ہو مگر علیہ الفتویٰ ہرگز نہ ہوگا۔ وہ کتاب لے آئے اور مسئلہ نکلا اور اسی صورت سے نکلا جو فقیر نے گزارش کی تھی۔ علیہ الفتویٰ کا لفظ نہ تھا۔ حضرت مولانا نے کان میں جھک کر مجھے پوچھا کہ یہ کون ہے اور حامد رضا کو بھی نہ جانتے تھے مگر اسوقت گفتگو انہیں سے ہو رہی تھی۔ لٰہذا ان سے پوچھا۔ انھوں نے میرا نام لیا۔ نام سنتے ہی حضرت مولانا وہاں سے اٹھ کر بے تابانہ دوڑتے ہوئے آکر فقیر سے لپٹ گئے۔ (الملفوظ ص ۱۰، ۱۱ جلد دوم)

امام احمد رضا کے حضور وہ بھی ایک مکّی عالم نبیل محافظ کتب حرم مولانا سیّد محمد اسمٰعیل سے رمی قبل زوال کے عدم جواز پر حضرت حجۃ الاسلام نے فصیح عربی میں گفتگو کا حق کا ادا کر دیا اور ''الولد سر لابیہ'' کا وہ شاندار مظاہرہ پہلی بار حرم مکہ میں کیا کہ معاصر علما کا یہ قول قولِ فیصل قرار پایا۔

''اعلیٰ حضرت (امام احمد رضا) کے بعد اگر واقعی کوئی عالم اور ادیب تھے تو وہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں تھے''۔

(مولانا حسنین رضا خاں خلیفہ اعلیٰحضرت کا ارشاد)

https://alislami.net

قضا وقدر کا فیصلہ

قضا وقدر کا یہ فیصلہ بڑا بر محل اور احقاق حق وابطالِ باطِل کے لئے رہتی دنیا تک بڑا روشن فیصلہ تھا کہ حضرت حجۃ الاسلام کے حج وزیارت کا سفر بظاہر امام احمد رضا کے اس سفر مبارک کا سبب سَراپا ظفر بن گیا۔ برصغیر کی دم توڑتی ہوئی وہابیت نے مملکت حجاز کی سرکاری چھاؤں میں سنبھالے کا سانس لینا چاہا۔مگر

ع ''عدو شرے برانگیزد کہ خیرے مادریں آید''

کی حکمت الٰہیّہ امام احمد رضا پر سایہ فگن ہوگئی اور قدم قدم پر حضرت حجۃ الاسلام کو دین متین کی فتوحات میسّر آئیں۔سمع وبصر کے حوالے سے امام احمد رضا کا یہ بیان بڑا حقیقت افروز ہے۔

> ''حکمت الٰہیّہ یہاں آ کر کھلی سُننے میں آیا کہ وہابیہ پہلے سے آئے ہوئے ہیں جن میں خلیل احمد انبیٹھی اور بعض وزرا ریاست و دیگر اہل ثروت بھی ہیں۔حضرت شریف تک رسائی پیدا کی ہے اور مسئلہ علم غیب چھیڑا ہے اور اس کے متعلق کچھ سوال اَعلم علما مکہ حضرت مولانا شیخ صالح کمال سابق قاضی مکہ و مفتی حنفیہ کی خدمت میں پیش ہوا ہے۔میں حضرت موصوف کی خدمت میں گیا۔میں نے بعد سلام و مصافحہ مسئلہ علم غیب کی تقریر شروع کی اور دو گھنٹہ تک اُسے آیات واحادیث واقوال ائمہ سے ثابت کیا اور مخالفین جو شبہات کیا کرتے ہیں ان کا رد کیا۔اس دو گھنٹے تک حضرت موصوف محض سکوت کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر میرا منھ دیکھتے رہے۔جب میں نے تقریر ختم کی چپکے سے اُٹھتے ہوئے قریب الماری رکھی تھی وہاں تشریف لے گئے اور ایک کاغذ نکال لائے جس میں مولوی سلامت اللہ صاحب رامپوری کے رسالہ ''اعلام

https://alislami.net

الاذکیاء“ کے اس قول کے متعلق کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو هوالاول والاخر و الظاهر والباطن ط وهو بكل شيءٍ عليم ط لکھا۔ چند سوال تھے اور جواب کی تمام سطریں نا تمام لائے۔ مجھے دکھایا اور فرمایا ”تیرا آنا اللہ کی رحمت تھا ورنہ مولوی سلامت اللہ کے کفر کا فتویٰ یہاں سے جا چلتا“۔ میں حمد الٰہی بجالایا اور فرودگاہ پر واپس آیا۔ مولانا سے مقامِ قیام کا کوئی تذکرہ نہ آیا تھا اب وہ فقیر کے پاس تشریف لانا چاہتے ہیں اور حج کا ہنگامہ اور جائے قیام نہ معلوم۔ آخر خیال فرمایا کہ ضرور کتب خانے میں آیا کرتا ہوگا۔ ۲۵/ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کی تاریخ ہے۔ بعد نماز عصر میں کتب خانے کی سیڑھی پر چڑھ رہا ہوں۔ پیچھے سے ایک آہٹ معلوم ہوئی دیکھا تو حضرت مولانا شیخ صالح کمال ہیں۔ بعد سلام و مصافحہ دفتر کتب خانے میں جا کر بیٹھے۔ وہاں حضرت مولانا سید اسمٰعیل اور اُن کے نوجوان سعید رشید بھائی سید مصطفیٰ اور اُن کے والد ماجد مولانا سید خلیل اور بعض حضرات جن کے اسوقت نام یاد نہیں، تشریف فرما ہیں۔ حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے جیب سے ایک پرچہ نکالا جس پر علم غیب کے متعلق پانچ سوال تھے (یہ وہی سوال جن کا جواب مولانا نے شروع کیا تھا اور تقریر فقیر کے بعد چاک فرمادیا) مجھ سے فرمایا یہ سوال وہابیہ نے حضرت سیدنا کے ذریعے سے پیش کئے ہیں اور آپ سے جواب مقصود ہے۔ میں نے سیّد مصطفیٰ سے گزارش کی کہ قلم دوات دیجئے۔ حضرت مولانا شیخ کمال و مولانا سید اسمٰعیل و مولانا سید خلیل سب اکابر نے کہ تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا کہ ہم ایسا فوری جواب نہیں چاہتے بلکہ ایسا جواب کہ خبیثوں کے دانت کھٹے ہوں۔ میں نے عرض کی کہ اُس کیلئے قدرے مہلت چاہیئے۔ دو گھڑی دن باقی ہے

https://alislami.net

اسمیں کیا ہوسکتا ہے۔ حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے فرمایا کل
سہ شنبہ، پرسوں چہار شنبہ ہے۔ ان دو روز میں ہو کہ پنجشنبہ کو مجھے
مل جائے کہ میں شریف کے سامنے پیش کردوں میں نے اپنے
رب عزوجل کی عنایت اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
اعانت پر بھروسہ کر کے وعدہ کرلیا اور شانِ الٰہی کے دوسرے ہی
دن بخار نے پھر عود کیا۔ اسی حالت میں رسالہ تصنیف کرتا اور حامد
رضا خاں تبییض کرتے۔ چہار شنبہ کے دن کا بڑا حصّہ یوں بالکل
خالی گیا اور بخار ساتھ ہے۔ بقیہ دن میں اور بعدِ عشا بفضل الٰہی و
عنایت رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ کتاب کی تکمیل و
تبییض سب پوری کرادی ''الدولتہ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ'' اس کا
تاریخی نام ہوا اور پنجشنبہ کی صبح ہی کو حضرت مولانا شیخ صالح کمال کی
خدمت میں پہنچادی گئی''۔ (الملفوظ ص ۱۱، ۱۲، ج ۲)

سُرعتِ تحریر

آپ حیرت نہ کیجئے کہ علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ شاہکار مقبول تاریخی کتاب ''الدولتہ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ'' صرف ساڑھے آٹھ گھنٹے میں لکھی گئی۔ اس کتاب میں امام احمد رضا کا تصنیفی قلم دلائل و آثار کے جواہرات بکھیر رہا تھا اور شاہ حامد رضا کا قلم حق رقم سرعت تحریر کے ساتھ تبییض کے انمول موتی پرو رہا تھا۔

تصنیف و تبییض کے یہ دونوں واقعات وہ بھی اس تیزی کے ساتھ کہ صرف ساڑھے آٹھ گھنٹے میں یہ سب کچھ ہوجائے۔ اسے مصنّف کی کرامت اور تبییض و تحریر کے کمال کے علاوہ اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

اس کتاب سے متعلق صرف یہ ہی نہیں کہ حجۃ الاسلام نے اسکی تبییض کی بلکہ امام احمد رضا کے ارشادات کے مطابق کہ '' کاپیاں ہوچکیں، تمہید کے لئے جگہ باقی ہے کاپی نویس کو مضمون

https://alislami.net

جلد دینا ہے اُس کی تمہید فوراً لکھ دی جائے کہ جگہ خالی نہ رہے"① ۔ آپ نے اسی وقت اُسکی تمہید لکھ کر حاضر کردی ۔ امام احمد رضا نے اسے پسند فرمایا اور رسالہ مبارکہ" الدولۃ المکیہ" میں اندراج کا اذن فرمایا۔

الدولۃ المکیہ کی تمہید کیا ہے پوری کتاب کا نہایت شاندار اختصار اور چند سطور میں نصوص وآثار کا خلاصہ ہے۔ تمہید کے ساتھ ہی حضرت کا ترجمہ بھی ملاحظہ فرماتے چلیئے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمدللہ العلام الغیوب، غفار الذنوب، ستار العیوب المظھر من ارتضی من رسول علی اسر المحجوب وافضل الصلاۃ و اکمل السلام علی ارضی من ارتضی واحب محبوب سید المطلعین علی الغیوب ؛ الذی علمہٗ ربہ تعلیما وکان فضل اللہ علیہ عظیما ؛ فھو علی کل غائب امین وما ھو علی الغیب بضنین ولاھو بنعمۃ ربہٖ بمجنون مستور عنہٗ ما کان اویکون فھو شاھد الملک والملکوت ومشاھد الجبار والجبروت مازاغ البصر وما طغی افتمٰرونہ علی مایریٰ نزل علیہ القراٰن تبیانا لکل شئے فاحاط لعلوم الاولین والاٰخرین و بعلوم لا تنحصر بحد وینحسر دونہا العدولا یعلمھا احد مِنَ العٰلمین فعلوم اٰدم وعلوم العالم وعلوم اللّوح وعلوم القلم کلھا قطرۃ من بحار علوم حبیبنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لان علوم و مایدریك ماعلومہ علیہ صلوات اللہ وتسلیمہ ھی اعظم رشحۃ واکبر غرفۃ من

① عنایت محمد خاں غوری، سند مسند جانشینی ص ۳

https://alislami.net

ذالك البحر الغیر المتناهی اعنی العلم الازلی الالٰهی
فهو یستمد من ربه والخلق یستمدون منه فما عندهم
من العلوم انما هی لهٗ وبه ومنه وعنهٗ

و کلهم من رسول الله ملتمس
غرفا من البحر اورشفا من الدیم
و واقفون لدیه عند حدهم
من نقطة العلم او من شکلة الحکم
صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی اٰلہ وصحبہ وبارک وکرم اٰمین

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ سب خوبیاں اللہ کو جو جمیع غیوب کا کمال جاننے والا ہے، گناہوں کا بڑا بخشنے والا عیبوں کا بہت چھپانے والا، پوشیدہ راز پر اپنے پسندیدہ رسولوں کو مسلط کرنے والا[۱] اور سب سے افضل درود اور سب سے کامل تر سلام اُن پر جو ہر پسندیدہ سے زیادہ پسندیدہ اور ہر پیارے سے بڑھ کر پیارے ہیں۔ غیبوں پر اطلاع پانے والوں کے سردار جن کو ان کے رب نے خوب سکھایا۔ اور اللہ کا ان پر فضل بہت بڑا ہے اور وہ ہر غیب پر امین اور غیب کے بتانے میں بخیل نہیں۔ اور نہ وہ اپنے رب کے احسان سے کچھ پوشیدگی میں ہیں کہ جو ہو گزرا یا آنے والا ہو، ان سے چھپا ہو تو وہ ملک اور ملکوت کے مشاہدہ فرمانے والے ہیں اور اللہ عزوجل کی ذات وصفات کے ایسے دیکھنے والے ہیں کہ نہ آنکھ کج ہوئی اور نہ حد سے بڑھی، تو کیا تم جو کچھ وہ دیکھ رہے ہیں۔ اس میں ان سے جھگڑتے ہو، اللہ نے ان پر قرآن اتارا ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو تو حضور نے تمام اگلے پچھلے علوم پر احاطہ فرمایا اور ایسے علموں پر جو کسی حد پر نہ رکیں اور گنتی ان تک پہونچنے سے تھک رہے اور تمام جہان میں ان کو کوئی نہیں جانتا تو آدم علیہ

---

① مظہر کا ترجمہ مسلط کرنے والا اس لئے کیا گیا کہ ظہور یا اظہار کے صلہ میں علیٰ آئے تو اسکے معنی چیرہ شدن یا چیرہ گردانیدن ہو جاتے ہیں۔ یعنی مسلط کر دینا یا قبضہ میں دے دینا کما یقال ظہر علیہ ای غلب علیہ کذا فی الصراح۔ ۱۲ حامد رضا غفرلہ

https://alislami.net

الصلوٰۃ والسلام کے علم اور تمام عالم کے علم اور لوح وقلم کے علم یہ سب مل کر ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علموں کے سمندروں سے ایک ایک بوند ہیں۔اس واسطے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم اور تو نے کیا جانا کہ حضور کے علم کیا ہیں (ان پر اللہ تعالیٰ کے درود وسلام) سب سے بڑا چھینٹا اور عظیم تر چلو ہیں۔ان غیر متناہی سمندر یعنی علم قدیم الٰہی سے تو حضور اپنے رب سے مدد لیتے ہیں اور تمام جہان حضور سے مدد لیتا ہے تو اہل عالم کے پاس جو کچھ علوم ہیں وہ سب حضور کے علم ہیں اور حضور کے سبب ہیں اور حضور کی سرکار سے آئے اور حضور سے اخذ کئے گئے ہیں ؎

رسول اللہ تجھ سے مانگتا ہے ہر بڑا چھوٹا
تیرے دریا سے چلو یا ترے باراں سے ایک چھینٹا

ترے آگے کھڑے ہیں اپنی حد پر تیرے علموں سے
کوئی نقطہ ہی پر ٹھرا کوئی اعراب پر ٹھٹکا

اللہ تعالے ان پر درود وسلام بھیجے اور ان کے آل واصحاب پر برکتیں اور اعزاز نازل فرمائے! الٰہی ایسا ہی کر

https://alislami.net

مندرجہ بالا سطور میں آپنے حضرت حجۃ الاسلام کی کئی تمہیدیں پڑھیں اوران کے تراجم بھی ملاحظہ فرمائے ـــــــــــ اب میں حضرت ہی کی ایک نہایت مشہوراورعربی فصاحت و بلاغت سے معمور تمہید جو رسالہ ''الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ'' (۱۳۲۴ھ) پر لکھی گئی ہے۔مولانا حافظ محمد احسان الحق قادری رضوی زیدمجدہم کے اردو ترجمہ کے ساتھ پیش قارئین کررہا ہوں۔

یہ تمہید امام احمد رضا کی سوانحی معلومات پر بڑی مستند دستاویز اورعربی ادب کا بڑا نادر نمونہ ہے۔آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

تمہید رسالہ

الاجازات المتينه لعلماء بكة والمدينه

لنجل المصنف العلام الفاضل الجلى الشان مولانا محمد القادرى المعروف بالمولوي الحاج حامد رضا خان سلمه المنان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفىٰ وسلامهٗ علىٰ عباده الذين اصطفى لاسيما هذا الحبيب المرتجى والشفيع المصطفىٰ واله وصحبه اولى الصدق والوفا والنور والصفا وعلينا معهم يا من وعد فوفىٰ واوعد فعفا اما بعد فان المولى سبحانه وتعالىٰ يختص برحمته من يشاء ويمنّ عليه بجليل الا ٰلاء ويختار له من النعم العظام ما يحتار فيه العقول والأفهام بل لا يقدر قدره الاوهام وذلك بمن يمن جمال كمال نعم افضال حبيبه الكريم الغنى المغنى الجواد المعطى ابى القاسم قاسم اقسام النعيم عليه وعلىٰ ا ٰله وصحبه افضل صلاة واكمل تسليم فانه هو الوسلة العظمىٰ والخليفه الاعلىٰ واعطى المفاتيح دنيا واخرىٰ جعل المولى خزائن رحمة طوع يديه فلا ينقل خير الامنه ولا يسند عطاء الا اليه ورحم الله القائل واجزل له الأجر الكامل ؎

https://alislami.net

الا بابی من کان ملکا و سیدا
و اٰدم بین الماء و الطّین واقف

اذا رام امرا لا یکون خلافه
ولیس لذالك الامر فی الکون صارف

ورضی اللہ عنه سید العارف باللہ الامام ابی الحسن محمد البکری الصدیقی حیث یقول ؎

ما ارسل الرحمٰن او یرسل
من رحمة تصعد او تنزل

فی ملکوت اللہ او ملکهٖ
من کل ما یختص او یشمل

الا وطه المصطفیٰ عبده
نبیه مختاره المرسل

واسطه فیها و اصل لها
یعلم هذا کل من یعقل

لاسیما نعم الدین من اول یوم الی الدین فالامر فیها واضح مبین وذالك قول رب العلمین واخرین منهم لمّا یلحقوا بهم وهو العزیز الحکیم ○ ذلك فضل اللہ یؤتیه من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ○ وَالحمد للہ رب العٰلمین ○ وان من اجل اولٰئك الاٰخرین الاولین سبقا فی الاٰخرین والاسبقین فضلا فی اللاحقین الذی انعم علیه نبیه الاول الاٰخر الباطن الظاهر الفاتح الخاتم اوّل الکائنین وخاتم النبیین صلوات اللہ وسلامه علیه وعلی آله وصحبه اجمعین۔

بنعم لا یقدر قدرها ولا ینزف غمرها ولا یحصٰی واللہ العظیم عددها ولا ینفذ ان شاء الکریم امدها ولا یقطع بعون المصطفیٰ مددها فان الکریم اذا بدا اعاد واذا عود دادام ولا یقطع عوائد موائد الفضل والانعام ومن مثل هٰذا الحبیب المرتجی العمیم الجود العظیم الرجا صلی اللہ تعالیٰ علیه وعلی اله دائماً ابداً فی الفضل والکرم والجود والندیٰ ؎

https://alislami.net

حاشا ان یحرم الراجی مکارمہ
او یرجع الجار منہ غیر محترم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وسائر المتعلقین باذ یا لہ قدر جودہٖ ونوالہٖ ونعمہ وافضالہ وجاھہ وجلالہ وحسنہ وجمالہ وفضلہٗ و کمالہ سیدنا الوالد امجد الاماجد امام اھل السنۃ السّنیّہ و الجماعت السنّیۃ مجد المائۃ الحاضرہ موید الملۃ الطاھرہ سنام نور الایمان حضرۃ المولیٰ الحاج الشیخ

احمد رضا خاں افاض اللہ علینا

من شابیب فیضہ المدار ؛ ما ترنم الھزار فوق الأزھار

فانہ اتم اللہ نورہ و ادام حبورہ لمّا منّ علیہ الحبیب القریب المجاب المجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ اٰلہ وصحبہٖ وشرف و کرم بالحج مرۃ اخریٰ احسن من الاولےٰ امطر علیہ امطار الکرم واُدم علیہ دیم النعم

فقربہ تقریبًا وجعلہ الی الکرام
حبیبًا واحلہ من القلوب المحل الجلیل

فاجلہ الاجلۃ باجل تبجیل ؛ وحق الحق لم یطلب والدی

شھرۃ فی الخلق ولم یبح طریقا الیٰ تلک المسالک ولم یلق بالا الیٰ تسبب فی ذالک ولٰکن اراد المصطفیٰ ومراد المصطفیٰ لا یریٰ تخلفا فان مرادہ مراد اللہ وتریٰ ربّہ یسارع فی ھواہ فمع حب والدی العزلۃ والخمول وضع اللہ لہٗ فی ارضہ القبول فکانما نودی فی مکۃ یا اھل الصفا اھر عو فقد جاء عبد المصطفےٰ فراینا العلماء الیہ مھرعین واکابر العظماء الی اعظامہ مسرعین فمنھم من یقتبس من انوار علمہٖ وضیاہ ومن یلتمس البرکتہ فی لقاء محیاہ وھٰذا جاء فسأل واستفتیٰ وھذا جلیل یعرض علیہ ما کان افتی حتیٰ ان جلۃ الجلیلۃ الممتازۃ طلبو امنہ برکۃ الاجازۃ ودخل کبار فی بیعتہ الطریقتہ وقام مخدوم الکرام بخدمتہ الانیقتہ حتیٰ ان شیخا جلیلا اماما مطاعامھا باکبیر الشان عظیم المکان من اجلۃ علماء البلد

https://alislami.net

الحرام المشار الیہ بالإصابع بین الکرام سمعناہ یقول لہ فی محاورتہٖ لما اھویٰ ابی لمس رکبتہ بل انا اقبل ارجلکم ونعالکم کثر اللہ فی الامۃ امثالکم فراینا بحمداللہ رای العین ما اخبر عن نبیہ رب المشرقین اذ یقول واٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم○ وان اوّل من اتاہ للاستجازۃ طالبا منہ نعمۃ الإجازۃ محدث المغرب جلیل المنصب السید الفاضل العالم الکامل مولینا السّید عبدالحی ابن السّید الکبیر الشریف عبد الکبیر الکتانی الفاسی ذو فضل مبین لہ ستون مصنفا فی علم الحدیث وغیرہ من علوم الدین کان اتی مکۃ حاجا فارسل الیٰ سیّدالوالد الاتقی من دون سبقۃ تعارف اصلا فضلًا عن لقاء لاربع بقین من ذی الحجۃ سنۃ الف ثلثمائۃ وثلث وعشرین انی ارید الاتیان الیکم لاقتبس من نورکم المبین وقد کان ابی مشتغلا فی ھٰذالنھار ردّا علےٰ الوھابیۃ بکتابہ کتابہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ وکانو

۳۲ ھ ۱۳

واعد العلماء الکرام ان یتمہ تصنیفا و تبییضا فی ثلثۃ ایام فخاف ان یتاخر فتنصل واعتذر ورد الیہ الجواب ان سیتم غدا الکتاب ان شاء الملک الوھاب فانا بنفسی اٰتیٰ الیکم بعد غد فارسل السید المغربی حفظہٗ الاحد انی غدا ذاھب الی المدینۃ المنیرۃ وقد اکترینا الابل وتعین الرواح بعد انطھیرۃ فاذن ابی وتوکل فی اتمام شانہ علی الفتاح ففرح السّید واتاہ من الغد بعد الاصباح فاستجاز فی الحدیث اوّلا وسمع ماجاء بالاولیہ مسلسلاثم طلبہ اجازۃ سلاسل الاولیآء الکبار فکتب ابی کل ما اقترح وطال المجلس الیٰ نصف النھار ثم توجہ السّید من فورہ بعد الصلاۃ الاولیٰ الی مدینۃ المصطفیٰ وکان معہ شاب صالح من طلبۃ العلم الکریم یدعیٰ حسین جمال بن عبد الرحیم فتخلف ساعۃ عن السید واتی مستجیزًا الیٰ حضرۃ الوالد وقد ان رحیلھم الیٰ اطیب مکان فاجازہ والدی اجازۃ باللسان واذن لہ ان یکتب نسخۃ باسمہ من عند السید علیٰ نحوہ ورسمہ فکانت ھذا

https://alislami.net

نسخة اولیٰ ومع تلك الطفرة وعود الحمی اتم الله الکتاب قبل المیعاد وارسل مبیضًا الیٰ العلماء الامجاد ثم من غداعنی للیلتین من ذی الحجه الحرام اتاه زائرًا اجل العلماء الاماثل الکرام حضرة مَولانا الشیخ صَالح کمال مع بعض اخیرین اهل العلم وَالافضال من بیت دحلان بیت الفضل والکمال فاستجازوا فاجازلهم باللسان ولم یزل متوقفًا فی کتابة الاجازة لذلك العلامة الجلیل الشان اجلالا لِشانه وتعظیمًا لمکانه والشیخ کلمهٗ یلقیٰ یطلب ویتقاضِی حتی انشأله نسخة اخریٰ حافلة کبریٰ وسماها الإجازة الرّضویة لمبجل مکة البهیة جمع فاوعیٰ وذکر الشیخ باحسن الذکریٰ فکانت **نسخة ثانیه** اسماء غانیه **ثم** ان المولیٰ سبحانه وتعالیٰ قد کان القٰی بین حضرة الوالد والسّید الماجد العلامة النبیل الفهامة الجمیل مَولیٰنا السّید اسمٰعیل خلیل حافظ کتب الحرم الجلیل باول اللقیا وترائی المحیا حبّا فی الله فوق العادة لان الارواح جنود مجندة وکان السید سأله الاجازة فبهذه النسخة الجامعة اجازة مع اخیه السیّد مصطفیٰ خلیل ادامهم الله بالعز والتبجیل وکتب لهما عند ذکر الاسمآء ما یلیق بهما من ثناء وسناء

ثم کتب **نسخة ثالثة** للعالم العامل الحاوی الشیخ احمد الخضراوی ثم تتابع الناس فکتب **نسخة رابعة** مختصرة جامعة وجیزة نافعة واستنسخ منها عدة نقول بترك البیاض مکان اسم المجاز فکلما اتیٰ عالم یستجیز کتب اسمه واعطاه نسخة

فاوجز واجاز لکن عدة کرماء طلبوا مع ذالك النسخة الکبریٰ وکانوا بذلك احق واحریٰ فمنهم من احاله علیٰ حضرة الشیخ صالح کمال کی یستستخوها من عنده لتخفف الاثقال ومنهم من وعده الارسال الیه من عنده بعد الوصول الی وطنه وبلدہٖ فهاتان النسختان اعنی الثانیة الکبریٰ والرابعة الجامعة الصغریٰ کان کل منها علیٰ عدة اعلام لعلماء واعلام فنذکر فی محل الاسم ماختلفت

https://alislami.net

العبارات ومع کل ماذکر فی اٰخرہ من تاریخ الاثبات ثم کتب نسخۃ خامسۃ للشیخ عبدالقادر الکردی تلمیذ الشیخ العلامۃ صالح کمال وولدہ السّعید عبد اللہ فرید لما کتب الیہ یطلب منہ الاجازۃ لہٗ ولشیخہ العلامۃ ذی الافضال ثم کتب نسخۃ سادسۃ للسید محمد عمر المطوف ابن السیّد الجلیل ابی بکر الرشید المرحوم بکرم المتعال ثم سار الیٰ حضرۃ المدینۃ المنوّرہ فتلقاہ علمائہا الکرام کعلماء مکۃ بالاکرام والاجلال حتیٰ قال لہ الشیخ صالح السعید المولوی محمد کریم اللہ الفنجانی مجاور الحرم المدنی تلمیذ حضرۃ الشیخ العلامہ الاجل مولٰینا الشیخ محمد عبدالحق الالٰہ اٰبادی مجاور الحرم المکی السّنی انی مقیم بالمدینہ الامینیۃ منذ سنین وَیاتیہا من الھند الوف من العٰلمین فیھم علماء وصلحاء اتقیاء رَأیتھم یدرون فی سکک البلد لا یلتفت من اھلہ احد واریٰ العلماء والکبار العظماء الیک مھرعین وبالاجلال مسرعین ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وقد طلب ھنالک عدۃ من العلماء الاجازۃ فاجاز باللسان اکثر من اجازہ لان عبدالمصطفیٰ حضرۃ المصطفیٰ علیہ افضل صلواۃ اللہ فی شغل مشاغل عمن سواہ ولبعضھم وعدان یرسل من البلد کالفاضل الکامل مولانا الشیخ عمر بن حمدان المحرسی المدرس بالحرم النبوی السری والسید الشریف اللطیف النطیف مولانا السیّد مامون البری الا السید الجلیل السعید الحمید مولانا الشیخ محمد سعید شیخ الدّلائل ذالشرف والفضائل فکتب النسخۃ سابعۃ عین وقت الرحیل من البلد الجمیل و وعد ان یرسل من الوطن التفصیل ولما رجع الی الوطن واشتغل بتصنیف کتب ودفع فتن وقع التاخیر فاتت الکتب من الحرمین بالتذکیر ولنذکر ملخص تلک الصحائف مع کتاب اٰخر من سید جلیل مشحون باللطائف لیعلم الانام وصلا بحمد اللہ الوداد وحسن الاتحاد بَین سَید الوالد وذالک السّید

https://alislami.net

رِسالہ
الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ
کی تمہید

جسے مصنف رسالہ (علیہ الرحمہ) کے فرزند حجۃ الاسلام العلامہ الحاج الفاضل صاحب الشان المولوی محمد حامد رضا خاں القادری نے لکھا۔ سلامتی والا رب انھیں سلامتی کے گھر (جنت) میں داخل فرمائے۔

☆☆☆

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

سب تعریفیں اللہ کو ہیں اور وہ کافی ہے۔ سلام اللہ کے ان بندوں پر جنھیں اُس نے چنا۔ خاص کر اس محبوب پر جو امیدگاہ شفاعت کنندہ اور انتخاب فرمودہ ہیں۔ نیز آپ کی آل واصحاب پر جو صدق و وفا اور نور و صفا والے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ ہم پر بھی (سلامتی اتار) اے وہ ذات جس نے وعدہ کیا تو پورا کیا اور دھمکی دی تو معاف فرمایا۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد حقیقت یہ ہے کہ مولا سبحانہٗ وتعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرماتا ہے اور اپنی جلیل الشان نوازشوں کے ساتھ اس پر احسان کرتا ہے اور اس کے لئے ایسی بڑی بڑی نعمتیں پسند فرماتا ہے جن سے عقلوں اور فہموں کو حیرت ہوتی ہے بلکہ ان کی قدر و منزلت کا اندازہ وہم وگماں بھی نہیں کرسکتے۔ اور ان سب الطاف کا اصل سبب حبیب کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وہ بابرکت احسان ہے جو آپ کی فضیلت والی نعمتوں کے کامِل حُسن کا کرشمہ ہے۔ وہ حبیب جو غنی ہیں دوسروں کو غنی کرتے ہیں، سخی ہیں دوسروں کو دیتے ہیں، ابوالقاسم ہیں دوسروں میں نعمتوں کی تمام قسمیں بانٹتے ہیں۔ (آپ پر اور آپ کی آل واصحاب پر افضل درود اور اکمل سلام اترے) کیونکہ آپ ہی بندوں کے لئے سب سے بڑے وسیلہ اور اللہ تعالی کے سب سے بڑے خلیفہ و نائب ہیں۔ دنیا

https://alislami.net

میں اور آخرت میں سب خزانوں کی کنجیاں آپ ہی کو عطا ہوئی ہیں۔ مولی تعالےٰ نے اپنی رحمت کے خزانے آپ کے دست کرامت میں رکھ دیئے ہیں۔ تو کوئی بھلائی کسی کی طرف نہیں جاتی مگر آپ کے پاس سے ہو کر اور کوئی عطیہ کسی کو نہیں پہنچتا مگر آپ سے نسبت پا کر۔ ان اشعار کے قائل پر اللہ تعالےٰ رحمتیں اتارے اور اجر کامل بخشے۔

ترجمہ اشعار۔ ’’سُنتے ہو باپ قربان ہو ان پر جو اس وقت بھی بادشاہ اور سردار تھے جبکہ حضرت آدم پانی اور مٹی میں تھے۔ وہ جب کسی امر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کا خلاف نہیں ہوسکتا۔ سارے جہان میں کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو آپکے ارادے کو بدل سکے‘‘۔

عارف ربّانی سیدی ابوالحسن محمد البکری الصدیقی الامام سے خدا راضی ہو۔ وہ کیا خوب فرماتے ہیں۔

ترجمہ اشعار۔ ’’جتنی رحمتیں اللہ رحمان نے بھیجی ہیں یا بھیجے گا وہ چڑھتی ہوں یا اترتی ملکوت میں ہوں یا ملک میں، خاص ہوں یا عام سب واسطہ اور اصل آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جو طٰہٰ بھی ہیں اور مصطفیٰ بھی، اللہ کے بندے بھی ہیں اور نبی بھی، مختار بھی ہیں اور مرسل بھی، یہ ایسی حقیقت ہے جسے ہر عقل مند جانتا اور مانتا ہے‘‘۔

بالخصوص دین کی نعمتیں! وہ روز اوّل سے روز آخرت تک جتنی بھی ہیں، سب حضور (علیہ السلام) کے واسطہ سے ہیں۔ اس امر کی دلیل واضح ہے اور رب العٰلمین کا یہ ارشاد ہے۔

ترجمۃ الآیتین مع التفسیر بین الھلالین۔ ’’میرے رسول اپنی امت کو پاک کرتے ہیں اور انھیں کتاب وحکمت کا علم عطا کرتے ہیں‘‘۔ اور ان میں سے اوروں کو بھی (جو قیامت تک آئیں گے) پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں جو اُن اگلوں سے نہ ملے (بعد میں پیدا ہوئے) اور وہی عزت وحکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے (سورۃ الجمعہ رکوع ۱) اور سب تعریف اللہ رب العٰلمین ہی کو ہیں۔

اس آیت میں قیامت تک آنے والے جن اوروں کا ذکر ہوا ہے ان میں فضل و کمال کے اندر سبقت لے جانے والوں میں ایک ایسا عظیم الشان جلیل المرتبت شخص بھی ہے جس کو اس کے مقدس پیغمبر نے بے اندازہ نعمتیں بخشی ہیں وہ پیغمبر جو اول بھی ہیں آخر بھی ہیں، باطن بھی ہیں ظاہر بھی، فاتح بھی ہیں خاتم بھی، کائنات میں (من حیث الخلقت) پہلے بھی ہیں اور نبیوں میں

https://alislami.net

(من حیث البعثت) پچھلے بھی (صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین) اور ان کی بخشی ہوئی نعمتیں سمندر کی طرح بے اندازہ ہیں جس طرح اس کا پانی بتمامہ نکالا نہیں جا سکتا، یونہی وہ نعمتیں ختم نہیں ہو سکتیں اللہ عظیم کی قسم وہ گنی نہیں جا سکتیں۔ رب کریم نے چاہا تو کسی حد پر نہ رکیں گی، مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد سے ان میں اضافہ نہیں رکے گا کیوں کہ کریم جب دینے لگتا ہے تو دیتا ہی جاتا ہے اور جب کسی کو اپنے آستانۂ کرم سے لینے کا عادی بنا دیتا ہے تو لینے دینے کی یہ رسم برقرار رکھتا ہے۔ اسکے فضل و انعام کے دسترخوانوں کی مہربانیاں منقطع نہیں ہوا کرتیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے اس حبیب جیسا فضل وکرم میں جود وسخا میں دوسرا کون ہے؟ آپ امیدگاہ ہیں، آپکی سخاوت عام ہے، آپ کی ذات سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ دائماً ابداً)

ترجمہ شعر۔ آپ اس عیب سے پاک ہیں کہ امیدوار کرم آپ کی کرم نوازیوں سے محروم کردیا جائے یا آپ کی پناہ میں آنے والا ناکام واپس جائے۔

اللہ تعالےٰ آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے دامن رحمت سے لپٹنے والوں پر درود و رحمت نازل فرمائے بمقدار آپ کی بخشش اور نوال کے نعمت وافضال کے، مرتبہ اور جلال کے، حُسن اور جمال کے، فضل اور کمال کے۔

اس جلیل المرتبت شخص سے مراد میرے والد محترم ہیں جو بزرگی والوں کے بزرگ، روشن سنّت اور سنّی جماعت کے امام، اس چودہویں صدی کے مجدد پاکیزہ ملّت کے مددگار اور نور ایمان کے بلند نشان ہیں۔ یعنی حضرت مولانا الحاج الشیخ احمد رضا خاں (اللہ تعالےٰ ہم پر اُن کے ابرِ فیض بار کی بارشیں نازل فرمائے جب تک کہ کلیوں پر بلبلیں چہکیں)

ہوا یوں کہ حضرت والد ماجد (اللہ تعالےٰ آپکے نور فیض کو کامل اور پیشوائی کو دائم فرمائے) پر جب بموقع حج ثانی جو پہلے حج سے احسن ثابت ہوا اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب نے احسان فرمایا (وہ حبیب جنہیں حق تعالےٰ کا قرب حاصل ہے جن کی سب دعائیں قبول ہوئی ہیں، جو دوسروں کی التجائیں منظور فرماتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وشرف وکرم) اور آپ پر بارانِ کرم کو اتارا، نعمتوں کی وہ بارشیں لگاتار نازل فرمائیں کہ مقرب بارگاہ کردیا اور اہل کرم کا

https://alislami.net

محبوب بنا دیا اور اہل حرم کے دلوں میں باعزت و باعظمت جگہ مرحمت فرمادی کہ وہاں کی بہت بڑی جلیل القدر شخصیتوں نے آپ کی بہت بڑی تعظیم وتوقیر کی۔ حق تعالیٰ کی قسم کہ حضرت والد ماجد کو مطلوب شہرت نہ تھی۔ انھوں نے اس کے حصول کا کوئی طریقہ اختیار نہ کیا، اپنے دل کو اس کے سبب کی جانب مائل نہ ہونے دیا لیکن بایں ہمہ حضرت جناب محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے آپ کو مشہور کرنے کا ارادہ فرمالیا اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مراد متخلف نہیں ہوسکتی کیونکہ حضور کی مراد اللہ کی مراد ہے اور حضور کا چاہا اللہ کا چاہا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ حضور کا رب حضور کی مراد پوری کرنے میں جلدی کرتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) فبناءً علیہ والد ماجد نے اگرچہ گوشہ نشینی اور گمنامی کو پسند کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی زمین میں آپ کی مقبولیت رکھدی گویا مکہ مکرمہ میں کارکنان قضا وقدر سے ندا کروادی گئی کہ اہل صفا جلدی چلو مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا غلام آیا ہوا ہے۔ تو ہم نے وہاں کے علماء کرام کو آپکی جانب تیز تیز آتے اور اکابر عظماء کو آپکی تعظیم وتوقیر میں جلدی کرتے دیکھا۔ بعض آپکے علمی انوار حاصل کرنے کیلئے آئے۔ بعض صرف برکت ملاقات کی غرض سے پہنچے، کسی نے آکر مسئلہ پوچھا اور فتویٰ طلب کیا۔ کسی بزرگ نے اپنا لکھا ہوا فتویٰ دکھایا (اور تصدیق وتقریظ چاہی) یہانتک کہ باعزت لوگوں، ممتاز شخصیتوں نے آپ سے برکت اجازت چاہی اور بڑی شان والے اکابر بیعت وطریقت میں داخل ہوئے اور اہل کرم مخدوم عمدہ خدمات بجالانے لگے۔ تا آنکہ ہم نے خود سنا کہ ایک دفعہ ایک بزرگ بلند مرتبہ، پیشوا، فرمانروا، باہیبت، کبیر الشان عظیم المکان، معزز علمائے حرم، اہل کرم میں اتنے معظم کہ ان کی جانب انگلیوں سے اشارے ہوتے ہیں، سے گفتگو کرتے وقت جبکہ حضرت والد ماجد نے ادباً ان کے گھنٹے کو چھونا چاہا تو وہ بولے ''انا اقبّل ارجلکم ونعالکم کثر اللہ فی الامۃ امثالکم'' میں آپ کے قدموں اور جوتوں کو بوسہ دوں۔ اللہ تعالےٰ اس امت میں آپ جیسے علماء بکثرت پیدا کرے۔

تو ہم نے بحمدہ تعالےٰ اپنی آنکھوں سے (والد صاحب کی وسعت علمی کا) وہ منظر دیکھا جس کی خبر رب المشرقین نے اپنے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بابت قرآن مجید میں دی۔

https://alislami.net

ترجمہ آیت۔ ''میرے رسول اپنی امت کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں'' ـــــــ اور ان میں سے اوروں کو بھی (جو قیامت تک آئیں گے) پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں جو اگلوں سے نہ ملے (بعد میں پیدا ہوئے) اور وہی عزت وحکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے (سورۃ الجمعہ رکوع ۱) والد صاحب کی خدمت میں نعمت اجازت حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے جو مستجیز حاضر ہوئے ان کا نام مولانا السید عبدالحی بن السید الکبیر الشریف عبدالکبیر الکتانی الفاسی ہے، موصوف محدث المغرب جلیل المنصب سردار فاضل عالم کامل، صاحب فضل مبین ہیں۔ علم حدیث میں اور اس کے علاوہ دیگر علوم دینیہ میں ساٹھ کتابیں تصنیف فرما چکے ہیں۔ آپ مکہ مکرمہ میں حج بیت اللہ کے لئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بغیر کسی سابق تعارف وسابق ملاقات کے والد ماجد کی خدمت میں ۲۶؍ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو پیغام بھیجا کہ میں آپ کے نور علم سے مقتبس ہونے کے لئے آنا چاہتا ہوں۔ اس دن والد محترم ''وہابیوں'' کے رد میں ''الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ'' (۱۳۲۳ھ) لکھنے میں مصروف تھے۔ اور تین دن میں کتاب کی تصنیف وتبییض کے مکمل کرنے کا علماء کرام سے وعدہ فرما چکے تھے۔ بوجہ ملاقات کتاب کی تکمیل میں تاخیر کا خوف تھا۔ اس لیے آپ نے سید صاحب (حفظہ الاحد) کی خدمت میں معذرت پیش کی اور جواب ارسال کیا کہ کل تک (انشا الملک الوہاب) کتاب مکمل ہو جائے گی تو میں پرسوں خود حاضر ہو جاؤں گا۔ سید صاحب نے دوبارہ کہلا بھیجا کہ کل مدینہ منورہ جا رہا ہوں کرایہ کے اونٹ لے لئے ہیں۔ کل دوپہر بعد روانگی کا پروگرام بن چکا ہے تو حضرت والد ماجد نے کتاب کی تکمیل خدائے فتاح کے سپرد کی اور سید صاحب موصوف کے تشریف لانے کی اجازت دیدی۔ سنتے ہی سید محترم خوش ہوئے اور صبح کے وقت تشریف لے آئے۔ انہوں نے آتے ہی والد ماجد سے اجازت حدیث حاصل کی اور حدیث مسلسل بالاولیت کا سماع کیا۔ پھر اولیاء کبیر کے سلاسل طریقت کی اجازتیں لیں۔ والد ماجد نے تمام اجازتیں ان کی منشاء کے مطابق لکھکر مرحمت فرمائیں۔ یہ مجلس دوپہر تک رہی۔ پھر سید صاحب نماز ظہر کے فوراً بعد مدینۃ المصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب روانہ ہو گئے۔ موصوف کے ساتھ ایک جوان صالح علم دین کا طالب ''حسین جمال بن عبدالرحیم'' بھی تھا۔ اس نے سید

https://alislami.net

صاحب سے کچھ پیچھے رہ کر اجازت حدیث طلب کی ۔ چونکہ مدینہ طیبہ کی جانب ان حضرات کی روانگی کا وقت قریب تھا۔ اس لئے والد ماجد نے اسے زبانی اجازت دیکر فرمایا کہ سید صاحب کے نسخے کی نقل لے کر اپنا نام لکھ لینا یہ اجازات کا پہلا نسخہ ہے ۔ اس تاخیر کے ساتھ ساتھ والد صاحب کو بخار بھی دوبارہ ہو گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے وقت سے پہلے کتاب مکمل فرمادی ۔ اور والد صاحب نے مسوّدہ صاف فرما کر (حسب وعدہ) علما امجاد کے پاس بھیج دی ۔

پھر اگلے دن یعنی بتاریخ ۲۸ / ذی الحجہ والد صاحب کی زیارت کے لئے حضرت مولانا شیخ صالح کمال تشریف لائے جو برگزیدہ علما کرام کے سردار ہیں ان کے ساتھ فضل و کمال کے گھرانے ''دحلان'' کے دیگر اہل علم اور اصحابِ فضیلت بھی تھے ۔ انھوں نے بھی اجازتیں مانگیں ۔ آپنے سب کو زبانی اجازتیں بخشیں اور جلیل القدر علامہ (صالح کمال) کی جلالت شان اور عظمت مکان کے پیش نظر ان کے لئے سند اجازت لکھنے میں کافی توقف فرمایا۔ وہ جب ملتے سند کا مطالبہ فرماتے اور تقاضے پر تقاضا کرتے ۔ یہاں تک کہ ان کی خاطر سند کا الگ بڑا نسخہ ارشاد فرمایا۔ جس کا تاریخی نام ''الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البہیۃ'' تجویز کیا۔ اس نسخے کو اجازات کا جامع اور پوری طرح کامل بنایا۔ اس میں شیخ کا ذکر بڑے حسین الفاظ میں کیا۔ تو نسخہ ثانیہ ایسا حسین ہو گیا کہ ہر زیبائش سے مستغنی نظر آنے لگا۔ پھر مولیٰ سبحانہٗ وتعالیٰ والد ماجد کے درمیان اور سید، بزرگ، علامہ، دانشمند، کثیر الفہم، باجمال، مولانا السید اسمٰعیل خلیل محافظ کتب حرم شریف کے درمیان پہلی ملاقات میں چہرے پہ نگاہ پڑتے ہی فوق العادہ محبت فی اللہ پیدا فرمادی ۔ کیونکہ (بمطابق حدیث مشکوٰۃ ص ۴۲۵) روحیں متعلق بالاجسام ہونے سے پہلے جمع کئے ہوئے لشکر کی صورت ہوا کرتی ہیں (تو جو عالم ارواح میں متعارف ہوں وہ عالمِ اجسام میں بھی متعارف و مانوس ہوجاتی ہیں) بعد از ملاقات سید صاحب نے بھی سند مانگی تو والد ماجد نے ان کو بھی اور ان کے بھائی سید مصطفٰے خلیل کو بھی وہی نسخہ ثانیہ جامعہ مرحمت فرمایا (اللہ تعالیٰ ان سب کو عزت وعظمت بخشے) البتہ ان کے ناموں کے ساتھ ان کی شان کے لائق کلمات مدح وثنا لکھے ۔ پھر آپنے تیسرا نسخہ باعمل عالم حادی فروع واصول شیخ احمد خضراوی کے لئے لکھا۔ ازاں بعد مستجیزین کا تانتا بندھ گیا سندیں طلب کرنے والے علما ومشائخ پے در پے آنے لگے تو حضرت

https://alislami.net

والد ماجد نے ان کے لئے سند کا چوتھا نسخہ تالیف فرمایا جو مختصر بھی ہے اور جامع بھی۔ اور تھوڑے الفاظ پر مشتمل ہونے کے باوجود نافع بھی اور آپنے مجاز کے نام کی جگہ خالی چھوڑ کر اس نسخے کی متعدد نقلیں کروالیں۔ جب کوئی عالم دین سند لینے آتے تو والد ماجد خالی جگہ ان کا نام لکھ کر یہ نسخہ ان کے حوالے کر دیتے اسطرح اختصار کے ساتھ اجازت بخشتے۔ لیکن بایں ہمہ متعدد اہل کرم نے بڑا نسخہ مانگا اور وہ اس ''نسخۂ کبرٰے'' کے لائق وحقدار تھے۔ والد ماجد نے بوجھ ہلکا کرنے کے لئے ان حضرات میں سے بعض کو جناب شیخ صالح کمال کے سپرد کیا کہ ان کے پاس سے لکھوائیں۔ اور بعض سے وعدہ فرمایا کہ وطن پہنچ کر بھیجیں گے۔ تو دوسرا نسخہ جو بڑا ہے اور چوتھا نسخہ جو چھوٹا ہے مگر جامع، یہ دونوں علماء اعلام کے ناموں کی گنتی کے مطابق مرتب کئے گئے۔ تو ہم مختلف ناموں کے محل میں مختلف عبارات ذکر کریں گے اور ان کے ساتھ تاریخ اثبات بھی لکھیں گے جو آخر میں ذکر کی گئی۔ پھر آپنے حضرت علامہ صالح کمال کے شاگرد شیخ عبدالقادر الکردی کے لئے اور ان کے سعادت مندلڑکے عبداللہ فرید کیلئے پانچواں نسخہ مرتب کیا۔ جبکہ انھوں نے عریضہ بھیج کر اپنے لئے اور اپنے استاد علامہ صاحب افضال (صالح کمال) کے لئے اجازت نامہ طلب کیا۔ پھر چھٹا نسخہ سید محمد عمر المطوف بن سید جلیل ابوبکر الرشید (المرحوم بکرم المتعال) کیلئے لکھا۔ ازاں بعد آپ عالی بارگاہ مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے وہاں کے علما کرام نے بھی مکہ مکرمہ کے علماء کرام کی طرح آپ کا استقبال پورے اکرام واجلال کے ساتھ کیا۔ یہاں تک کہ علامہ اجل مولانا الشیخ محمد عبدالحق الہ آبادی مجاور حرم مکہ معظّمہ کے صالح اور سعادت مند تلمیذ حضرت مولانا محمد کریم اللہ الضنجابی مجاور حرم مدینہ منورہ نے ایک دن حضرت والد ماجد سے کہا میں سالہا سال سے مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہوں۔ ہندوستان سے ہزاروں انسان آتے ہیں۔ ان میں اہل علم، اہل صلاح، اہل تقویٰ سب ہوتے ہیں۔ انھیں دیکھا کہ وہ بلدہ مبارکہ کی گلیوں میں گھومتے ہیں۔ کوئی ان کی طرف دھیان نہیں کرتا۔ لیکن آپ کی مقبولیت کی عجیب شان دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے علما عظما آپ کیطرف دوڑے آرہے ہیں۔ اور تعظیم بجالانے میں جلدی کررہے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے وہ بڑے فضل والا ہے۔ اور مدینہ منورہ

https://alislami.net

میں بھی متعدد علماء کرام نے اجازتیں مانگیں آپنے اکثر کو صرف زبانی اجازتیں دیں۔ کیونکہ ’’غلام مصطفیٰ‘‘ بارگاہ مصطفیٰ (علیہ افضل صلات اللہ) میں ایسا مشغول ہو گیا کہ ماسوائے مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کیطرف متوجہ نہیں ہوسکتا تھا۔ اسی بنا پر بعض علما سے وعدہ فرمایا کہ وطن جا کر سند اجازت بھیجیں گے۔ یہ وعدہ فاضل کامل حضرت مولانا عمر بن حمدان محرسی مدرس حرم نبوی کے لئے اور صاحب سیادت وشرافت لائق لطافت ونظافت مولانا سید مامون البریٰ کے لئے تھا۔ ہاں سید جلیل الشان، سعادت مند صاحب ستائش موصوف بالشرف والفضائل مولانا الشیخ محمد سعید شیخ الدلائل کیلئے ساتواں نسخہ اسوقت قلمبند فرمایا جب کہ بلدۂ جمیلہ سے کوچ کرنے کا وقت آ گیا اور ان سے وعدہ کیا کہ وطن پہنچکر تفصیل بھیجوں گا۔ پھر جب وطن پہونچے تو کتابیں لکھنے، فتنے مٹانے میں ایسے مصروف ہو گئے کہ سندیں بھیجنے میں دیر لگ گئی۔ اس پر کئی خطوط بطور یاد دہانی حرین طیّبین سے بریلی تشریف لائے۔ اب ہم وہ خطوط مختصراً ذکر کرتے ہیں اور ایک دوسرا خط بھی ذکر کریں گے جو خوبیوں سے بھرے ہوئے جلیل الشان سید صاحب کی طرف سے آیا تھا۔ تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حضرت والد ماجد کے درمیان اور سید صاحب موصوف کے درمیان (بحمد اللہ الودود) کتنا مضبوط رابطہ اور کیسا حسین اتحاد تھا۔

الدولۃ المکیہ کا شاہکار اردو ترجمہ

کسی کتاب کا ترجمہ اور اس کو کسی دوسری زبان منتقل کرنا آسان نہیں۔ اور وہ بھی امام احمد رضا کی شہرہ آفاق نادر روزگار تاریخی عربی تصنیف ’’الدولۃ المکیہ‘‘ کا رواں اور بامحاورہ اردو ترجمہ کسی عام آدمی کا کام نہ تھا۔ اس کیلئے بھی مصنف برحق کے جانشین برحق حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں نے توجہ کی اور ایسا شاہکار ترجمہ کیا کہ اس پر اصل کتاب کا گمان ہونے لگا۔ پھر یہ طرۂ امتیاز بھی فاضل مترجم کو حاصل رہا کہ نثر کا ترجمہ نثر میں اور نظم کا نظم میں۔

یوں تو الدولۃ المکیہ پوری کی پوری کتاب اپنے موضوع میں لاجواب ہے ہر دور کے علما محققین کے لئے تحقیقات کا سرمایہ آیات بینات کا مجموعہ اور ہندو پاک میں مطبوعہ ہے۔ مگر اس

https://alislami.net

وقت مندرجہ ذیل سطور میں صرف حضرت شیخ العلما[1] محمد سعید مفتی شافعیہ بابصیل مکی کی اس کتاب پر شاندار تقریظ کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد فقد اطلعت علی رسالة الفاضل الکامل سیدی احمد رضا خان المسماة بالدولة المکیه بالمادة الغیبیه فوجدت مؤلفها الکامل سید احمد رضا خان المذکور مستحقا للثناء الجلیل فی نفسه وفی رسالته المذکورة بثلاثة اوجه الوجه الاول انه رأس علماء الجهة التی هی مقره وانه المحقق المدقق فی علوم الشریعة ومطالبها اصولا وفروعا الوجه الثانی انه قام واجتهد فی حق جناب سید المرسلین بحسن تعظیمه واجلاله کما ینبغی وبالخصوص ما اکرمه اللہ تعالی به من العلوم الغیبیه التی لا نهایة لها مما فی اللوح المحفوظ والعرش والعوالم العلویة وغیرها مما بینهٔ فی رسالة المذکورة واستدل علیه وبرهن بما نقلهٔ عن بعض مشایخه وعن المؤتفین المتقدمین والمتاخرین مما لایکاد ینحصر کما یراه من اطلع علیه فی الرسالة المذکورة الوجه الثالث رسالة المذکورة العظیمة فی شانها مع کونه الفها فی عام حجه سنة الثالث والعشرین فی زمن یسیر کما ذکرهٔ واتقنها وبسط فی الاستدلالات والمباحث حتی انها وقعت عند علماء الحرمین موقعا جلیلا وقرظوا له علیها واجادوا فیما قاموا به لهٔ وهو قبیل من قدرهٖ اذا علمت ذالك کلهٔ تبین واتضح لك ضلال المعترضین علیه من الوهابیه والحسدة هذا ما تیسر لی من نصرة هذا الامام الکامل قاله بفمه ورقمه القلمله المرتجی من ربه کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیه وشیخ العلماء بمکة المحمیة غفر اللہ له ولوالدیه ومشایخه وجمیع المسلمین

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

حمد ونعت کے بعد میں نے فاضل کامل میرے سردار احمد رضا خاں کے رسالہ ''الدولۃ المکیہ

---

(۱) فاضل مترجم نے حضرت شیخ العلماء کے حلقہ درس مکہ معظّمہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ عنایت محمد خاں غوری سند مسند جانشینی ۲

https://alislami.net

بالمادۃ الغیبیہ‘‘ کا مطالعہ کیا تو میں نے مصنف مذکور فاضل سید احمد رضا خاں کو اپنی ذات اور اپنے اس رسالہ مذکورہ میں تین وجہ سے عظیم تعریف کا مستحق پایا۔ وجہ اول یہ کہ جس سمت میں ہے وہاں کے علما کا سردار ہے اور وہ شریعت کے اصول وفروع سے علوم ومطالب میں محقق ومدقق ہے۔ وجہ دوم یہ کہ وہ حق جناب سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضور کے حسن تعظیم وآداب کے ساتھ قیام وکوششِ تام رکھتا ہے۔ اور خصوصاً ان علوم غیب میں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرامت کئے جو بے انتہا ہیں، ان چیزوں سے جو لوح محفوظ اور عرش عالم ہائے بالا وغیرہا میں ہیں۔ جن کا بیان مصنف نے اپنے رسالہ مزکورہ میں کیا اور جن پر دلائل قائم کئے اور ان پر ان سندوں سے دلیل قطعی قائم کی جو اپنے بعض مشائخ اور مصنفین سلف وخلف سے نقل کیں۔ جن کا حصر ہوتا معلوم نہیں ہوتا۔ جیسا رسالہ مذکورہ میں ان کے مطالعہ کرنے والے کے پیش نظر ہیں۔ وجہ سوم یہ رسالہ مذکورہ کہ اپنی شان میں عظمت والا ہے باآنکہ اسے اپنے زمانہ حج ۱۳۲۳ھ میں قلیل مدت میں لکھدیا۔ جیسا کہ اس کا ذکر کیا۔ اس میں خوب محکم کام کیا اور دلائل ومباحث کو بسط دیا۔ یہانتک کہ وہ رسالہ علماء حرمین شریفین کی نگاہ میں عظیم وقعت پر واقع ہوا۔ اور ان علماء کرام نے مصنّف کیلئے رسالہ پر تقریظیں لکھیں۔ اور انھوں نے مصنّف کی تائید میں بہت خوب قیام کیا اور یہ بھی مصنّف کی قدر سے کم ہے۔ جب یہ سب تجھے معلوم ہولیا تو تجھ پر واضح اور روشن ہوگیا کہ وہابیہ اور حاسد جو اس پر اعتراض کرتے ہیں سب گمراہ ہیں۔ یہ ہے وہ جو مجھے اس امام کامل کی مددگاری میں میسّر ہوا۔ اُسے اپنے منھ سے کہا اور اپنے قلم سے لکھا اپنے رب سے کمال مراد پانے کا امیدوار **محمد سعید بن محمد بابصیل** نے جو مکہ معظّمہ میں مفتی شافعیہ اور شیخ العلماء ہے اللہ تعالیٰ اُسے اور اس کے ماں باپ اور استاذوں اور سب مسلمانوں کو بخشے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

https://alislami.net

یہ تقریظ منثور کا ترجمہ منثور تھا۔ ذوق مطالعہ تازہ ہے اب محدث مدنی حضرت عبد القادر بن سودہ القرشی کی تقریظ منظوم کا ترجمہ منظوم بھی پڑھتے چلئے۔

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

حمد المن اظهر الحق عيانا ومنح اقوامًا بكمال الايمان باطنا وظاهرا فبان نجمهم تبيانا نحمده سبحانه و نشكره ونومن به ونوحده ونشهده انه الله الذى لا اله الاهو مكون الكائنات ونشهد ان سيدنا ونبينا ومولانا محمد الذى اطلعه الله على جميع المكونات فعلم كليها وجزئيها والماضى والٰات المرسل بكمال انواع الايمان اعجاز الهم وقهرا فلم يبق لاحد من الناس عذرا صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ اٰله واصحٰبه الذين مهد والدين واسّسوه و كشفوا عن وجه مخدر النقاب و ازالوه اما بعد وفى كل ربع بنو سعد فان العبد الفقير المعترف بالعجز والتقصير لما اطلع على الرسالة المسماة بالدولة المكيه بالمادة الغيبيه لمؤلفها اصولى الزمان وعلامة الاوان المتكلم النظار والمفسر الذى عليه المدار يتيمة الدهر بلاتوان قاضى القضاة الشيخ احمد رضا خان الفيتها البحر الزاخر ونقولها كالا نجم الزواهر ومنذا معنت فى مسائلها النظر وجدتها هے عقيدة اهل الايمان فى البدو والحضر ترشحت من تطريز الانقال وتوشحت بمخدرات المقال ففى كل لفظ روض من المنىٰ وفى كل سطر منها عقد من الدر والله انها لساحرة وباهرة ذو المنقول ولم يبق لاحد بعده ما يقول ومخالف العقيدة التى فيها جهول وضلول لٰكن لله دره فلقد رد عقولهم خاسرة خائبة وانقلبت بصائرهم خاسئة مائبة ولقد كنت رأيت رئيس هٰذه الطائفة الكازيه وانا مقيم بالمدينه المنورة على منورها افضل الصلوات وازكى السلام وتذاكرت معه فى علوم فنفر منه قلبى نفورا كليا وانشذت فى مواجهته لا تصحب من ينهضك حاله ولا يدلك عَلى الله مقاله فخليت سبيله ولقد نقلت مايشفىٰ ويكفى فى الرّد علىٰ هذه الطائفة الوهابيه فى كتابى

https://alislami.net

المسمی العنوان المعرب ونقلت ھنالك مالصاحب سیوف انقنك والترجمانة الکبریٰ فی اخبار ھٰذا العالم برا وبحرا ولذٰلك رسائل الشیخ الطیب ابن کیران وتلمیذہ صاحب الفتوحات الوھابیته فی الردعلیٰ الطائفه الوھابیه و کذلك رسالته سیدی ابراھیم الرّیاحی التونسی وللہ در عصر یینا حسان الزماں ومحی سنة سید ولد عدنان المحفوظ بالنبی العدنانی الشیخ یوسف النبھانی حیث ذکر فی کتابه شواھد الحق ھاتیك التنبیھات التی ھی فی فوادھم شھب زاجرات فلقد قام ھو وصاحب الرسالة بالواجب واتیا بالحکم الصائب لٰکن العلم والعدل اصل کلّ خیر والجھل والظلم اھل کل شر واللہ تعالیٰ ارسل رسوله سیدنا وشفیعنا و وسیلتنا الیٰ ربنا دنیا واخریٰ بالھدیٰ ودین الحق وامرہ ان یعدل بین الطوائف ولا تتبع اھواء احد منھم فقال عز من قائل فذلك فادع واستقم کما امرت ولا تتبع اھواء ھم وقل اٰمنت بما انزل اللہ من کتاب وامرت لاعدل بینکم اللہ ربنا وربکم لنا اعمالنا ولکم اعمالکم ولاحجة بیننا وبینکم اللہ یجمع بیننا و الیه المصیر وحاصل مَایقال فی ھذہ الرسالة ذات الحسن والجمال والبھاء والکمال

ایھا الناظر فیھا انظر الحق یقینًا
وتحققھا اِعتمادًا و وملاذا و بیانا
فھیِ واللہ اساس وھی نورالمومنین
کملت حقا بصدق و بدرت للعالمینا
نشرھا فی الکون ظاھر فی عیون الحاسدینا
اویخفی النور حقًا من نجوم ظاھرینا
نورھم فی الھندظاھر من جمیعِ المؤمنینا
رب صل ثم سلم عن جمیعِ المرسلینا
سیما عالم غیب وامام المتقینا
عالم الخمس یقینًا بل رأی الحق مبینا
وعلیٰ اٰل الکرام وجمیع التابعینا

https://alislami.net

قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ خادم الحدیث والاسناد غبار النعال وقبیح الافعال الراجی عفور ربہ المتعال الحال وقتہ بالمدینۃ المنورۃ بعد قبولہ مراد حج بیت اللہ الحرام عبد القادر بن محمّد بن عبد القادر بن الطالب بن سورۃ القرشی ابالحسینی امّا الفاسی لہ وجمیع المسلمین بالحسنی و کتبت فی الحرم النبوی لمواجھۃ الشریفہ مجل فے ۲۹/ ربیع الآخر ۱۳۲۹ھ

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

حمد اس کے لئے جس نے حق کو آشکارا کر کے آنکھوں دکھایا اور گروہوں کو ظاہر اور باطن میں کمال ایمان عطا کیا۔ تو ان کا ستارہ خوب روشن ہو کر چمکا۔ ہم اس کی حمد کرتے اور اس کی پاکی بولتے اور اس کے شکر گزار ہوتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لاتے اور اسے ایک اکیلا جانتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً وہی خدائے برحق جس کے سوا کوئی معبود نہیں خالق کائنات ہے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار ہمارے آقا محمد ہیں جنہیں اللہ نے جمیع مخلوقات پر مطلع فرمایا تو انہیں ہر کلی و جزئی بتایا اور ہر گذشتہ و آئندہ سکھایا لوگوں کو عاجز و مقہور کرنے کیلئے ہر طرح کے کمال ایمان کے ساتھ بھیجے گئے تو کسی کے لئے عذر باقی نہ رہا اللہ ان پر رحمت کاملہ نازل فرمائے اور اُن کے آل واصحاب پر جنہوں نے دین کو آراستہ و پیراستہ اور ان کی بنیادوں کو مضبوط کیا اور اس کے پردہ نشین (راز ہائے سربستہ) کے چہروں سے گھونگھٹ اٹھا دیا۔ بعد حمد وثنا و مدحت اور ہر گھر میں ہیں فرزندان سعادت بلاشبہ بندہ فقیر معترف عجز و تقصیر جب مطلع ہوا الدولتہ المکیہ بالمادہ الغیبیہ مصنف اصولی زماں وعلامہ دوراں متکلم مناظر جس پر مدار کار وہ مفسر دریتیم زمانہ چاق قاضی قضاۃ آفاق استاد احمد رضا خاں تو میں نے اسے دریائے مواج وذخار پایا اور اس کے نقول کو ستاروں کے مانند ضیا بار۔ اور میں نے جب اس کے مسائل میں گہری نظر کی تو میں نے انہیں تمام اہل ایمان کا شہرہ وبیر ونجات کا عقیدہ پایا۔ وہ نازاں ہے کہ رفع احادیث کی دامن نگاری نے اُسے سنوارا اور پردگیان کلام کی جمیلوں سے اسے سجایا ؎

مرادوں کے ہیں باغ ہر لفظ میں　　تو ہر سطر میں موتیوں کی لڑی

https://alislami.net

خدا کی قسم وہ بلاشبہ عقلوں پر جادو ڈالنے والا اور اہل منقول کا مغلوب کرنیوالا ہے اور اس کے بعد اُس کو کچھ کہنے کی جگہ نہ رہی اور مخالف اس عقیدہ کا کہ اس میں ہے جاہل و گمراہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اس کی خوبی کہ اس نے یقیناً انکی عقلوں کو خائب و خاسر پھیرا اور ان کی بصیرتیں دھتکاری ہوئیں ہیبت زدہ پلٹیں اور بے شک وشبہ میں نے اس جھوٹے طائفہ کے اگوے کو اپنے قیام مدینہ منورہ کے وقت دیکھا تھا (اس مدینہ کو نور دینے والے پر بہت بہترین اور ستھرا صلاۃ وسلام) اور میں نے اس سے علمی مذاکرہ کیا اس سے میرا دل نفرت کلی سے نفور ہو گیا اور اس کے منھ پر میں نے یہ شعر پڑھا ؎

اسکی صحبت ترک کر گر ہو نہ تجھکو کچھ مجال

اور دکھاتی ہو نہ راہِ حق تجھے اسکی مقال

تو میں نے اس کا راستہ خالی کر دیا اور درحقیقت میں نے نقل کیا اس طائفہ وہابیہ کے رد میں وہ کہ کافی وشافی ہے اپنی کتاب مسمیٰ بعنوان المعرب میں اور اس میں میں نے نقل کیا وہ کہ مصنف سیوف الفتک اور الترجمانۃ الکبریٰ فی اخبار ہٰذا العالم بَرًا وبحرا نے تحریر کیا۔ یونہی رسائل شیخ طیب ابن کیران اور انکے تلمیذ مصنّف الفتوحات الوہابیہ فی الرد علی طائفۃ الوہابیہ میں جو تھا اور یونہی رسالہ سیدی ابراہیم ریاحی تونسی میں جو تھا اور اللہ کیلئے ہے خوبی ہمارے ہمعصر حسان زمان زندہ کن سنّت سردار عدنان محفوظ بہ بنی عدنانی معروف شیخ یوسف نبہانی کہ انہوں نے اپنی کتاب شواہد الحق میں وہ تنبیہات ذکر فرمائیں کہ ان کے اندر کے دلوں میں زجر کرنے والی شہاب ہیں تو درحقیقت بلاریب وہ (علامہ نبہانی) اور مصنف رسالہ ہٰذا (الدولۃ المکیہ) ادائے واجب کیلئے کھڑے ہوئے اور حکم صائب لائے لیکن علم وعدل ہر نیکی کی جڑ ہے۔ اور مولا تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہمارا سردار، ہمارا شفیع، ہمارا وسیلۂ دنیا وآخرت بنا کر رہنمائی اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔ اور انھیں حکم کیا کہ سب فرقوں میں عدل فرمائیں اور ان میں سے کسی کی ہوائے نفس کی پیروی نہ کریں۔ تو ارشاد فرمایا (ہر قائل عزیز تر) تو اسی کی دعوت دو اور خود مستقیم رہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا انکی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور کہہ دو میں ایمان لایا اللہ کی اتاری ہوئی کتاب پر اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں تم میں انصاف کروں، اللہ ہمارا تمہارا رب ہے۔ ہمارے لئے

https://alislami.net

ہمارے اعمال اور تمہارے لئے تمہارے کرتوت ہیں۔ ہم میں تم میں کوئی حجّت نہیں اللہ ہم میں اتفاق دے اور اسی کی طرف ہے پھرنا۔ اس رسالہ صاحب حسن و جمال ونور و کمال کے حق میں جو کہا گیا اس کا حاصل کلام ونتیجۂ مقال یہ ہے ؎

اے مرے پیارے ناظریں　　حق ہے یہ رسالہ بالیقیں
حق جان اور کر اعتماد　　جائے پناہ ذکر مراد
واللہ وہ ہے اصل دیں　　نور و ضیائے مؤمنیں
کامل ہے صدق و حق میں　　ہے آشکارا خلق میں
عالم میں نشر وظہو رہے　　چشم حسد بے نور ہے
کیا نور سچ مچ چھپ رہے　　انجم سے جب ہو سب کھلے
یہ نور ہند کا نور ہے　　مسلم میں اس کا ظہور ہے
تحفے صلاۃ وسلام کے　　سب مرسلین عظام سے
مخصوص عالم غیب پر　　سردار اتقیا کے سربسر
اسے علم خمس ہے بالیقیں　　کہ خدا بھی اُس سے چھپا نہیں

اور سرورانِ دین پر
اتباع و تابعین پر

اسے اپنے منھ سے کہا اور اپنے قلم سے تحریر کیا۔ خادم حدیث واسناد خاک پاپوش علما زشت کار **عبدالقادر محمد سودہ القرشی**

اپنی برتری والے پروردگار کی بخشش کے امیدوار وارد حال مدینہ منورہ بعد حصول مراد حج بیت اللہ الحرام عبد القار ابن محمد ابن عبدالقادر ابن طالب سودہ باپ سے قریشی ماں سے حسینی پیدائش و پرورش سے فاسی اللہ کا اور سارے مسلمانوں کا خاتمہ بخیر فرمائے اسے حرم نبوی میں بمواجہہ شریفہ بعجلت تحریر کیا۔ بتاریخ ۱۹ / ربیع الآخر الفاخر ۱۳۲۹ھ

https://alislami.net

حضرت حجۃ الاسلام اپنے والد گرامی وقار ممدوح خواص وعوام امام احمد رضا خاں کے علمی جانشیں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ''الدولۃ المکیہ'' کی تسوید ہو یا تمہید، ترجمہ ہو یا تقریظ ہر محاذ پر حرمین طیبین میں آپ ایک ادیب لبیب اور دکیل جلیل نظر آتے ہیں۔

امام احمد رضا کا علمی طنطنہ حرمین طیبین پر چھایا ہوا تھا۔ اعاظم علما کرام الدولۃ المکیہ پر بڑی دھوم دھام سے تقریظ لکھ رہے تھے۔ مصنف کی علمی جَلالت اور فقہی مہارت کا برملا اعتراف کیا جارہا تھا، سوال وجواب کا بازار بھی گرم تھا۔ مگر بحمدہٖ تعالیٰ مصنف خود اپنی تصنیف پر شکوک کے مسکت جوابات کے لئے موجود تھے۔ کبھی کبھی اُن جوابات سے بعض مفتیان کرام کو اپنی عظمت شان کی وجہ سے ناگوار خاطر بھی ہوا مگر مصنّف عدیل نے وہی کیا جو انصاف اور اظہارِ حق کا تقاضا تھا۔ اس محاذ پر بھی حضرت حجۃ الاسلام نے اپنے والد موصوف کی موجودگی میں مفتی شافعیہ کے شاگرد شیخ عبدالقادر طرابلسی شبلی مدرس کو کہ بعض مسائل میں وہ الجھے ہوئے تھے، ایسے جواب دیئے کہ وہ خاموش ہو گئے۔ الملفوظ ج ۲ ص ۵۰

یہاں تک عنوانِ تحریر صرف الدولۃ المکیہ کا اردو ترجمہ تھا، اسکی تمہید فاضل مترجم ہی کے قلم سے مع ترجمہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب ہم یہاں سے ''کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم'' کی تمہید کا جائزہ لیتے ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حجۃ الاسلام کو امام احمد رضا کی کتابوں پر قلم برداشتہ تمہیدی تحریر کے فیضان کا ایک حصّہٗ وافر عطا ہوا تھا کہ تمہید ہی میں مصنف کی شان تصنیف کی آن اور حسنِ بیان سب کچھ اس طرح لکھ دیا جائے کہ اصل کتاب اور تمہید میں بیان وزبان کا کوئی فرق باقی نہ رہے۔ اس دور میں یہ طغرائے امتیاز صرف حجۃ الاسلام کو حاصل رہا ہے۔

کفل الفقیہ الفاہم کی تمہید کے مندرجہ ذیل روشن سطور عربی زبان وبیان کے ایسے انمول جواہرات ہیں جو رہتی دنیا تک عربی ادب کے خزائن میں نوادرات کا حسین اضافہ ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے اور فاضل تمہید نگار کی فی البدیہہ تحریر کی داد دیجئے۔

https://alislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

احمد الحمید المحمود حمد حامد
احمد واصلی واسلم علیٰ احمد محمد
اسمه احمد وبعد فلما توجه للمسیر
کالبدر المنیر من حضیض الهند
الی اوج حج ام القریٰ وزیارة حرم
الحبیب المصطفی المرتجی
المرتضیٰ المجتبیٰ علیه افضل
التحیه والثناء مرة اخریٰ فی العام
الماضی قبل عام خلا امام اهل
السنت السنیة والجماعة السّنیه
مجدد المأة الحاضره مؤید الملت
الطاهره سنام نور الایمان انسان
عین الاعیان الذی لم یکتحل
بمثله طرف الاوان قطب المکان
وغوث الزمان برکة الاعیان اٰیة
من اٰیات الرحمن سیّدی واستاذی
و والدی وملاذی حضرة المولی
الحاج الشیخ احمد رضا خان افاض
الله علینا من شابیب فیضه
المدرار ماترنم الهزار فوق
الازهار و کنت دخیلا فی محاسیب
عیاله متشبتا باهدا به واذیاله
فرأیت ماقد خصه الله تعالیٰ به مَن
مزایا الاکرام و واسبغ علیه من

سراہے گئے حمد کئے گئے کی وہ حمد کرتا ہوں جو سب سے بہتر حمد کرنے والے نے کی۔ اور درود وسلام بھیجتا ہوں اُن پر جو سب بکثرت سرا ہے ہوؤں سے زیادہ سراہے گئے ہیں۔ جن کا نام پاک احمد ہے۔ حمد و نعت کے بعد جبکہ چودہویں رات کے روشن چاند کیطرح سیر کیلئے ہند کی پستی سے بلندئ حج مکہ معظّمہ وزیارت حرم حبیب مصطفیٰ امیدگاہ پسندیدہ برگزیدہ علیہ افضل الصّلوٰۃ والسلام کیطرف سال گزشتہ سے پہلے سال دوسری بار وہ متوجہ ہوئے جو اہلسنت تابندہ و جماعت سنّت کے امام ہیں۔ اور موجودہ صدی کے مجدّد ملّت پاکیزہ کے ناصر نور ایمان کی بلندی چشم عمائد کی پتلی۔ وہ کہ زمانے کی آنکھ نے ان کا مثل نہ دیکھا۔ قطب مکان وغوث زمان و برکت و جود۔ آیاتِ الٰہیہ سے ایک آیت۔ میرے سردار استاد و والد و جاپناہ حضرت مولانا حاجی جناب احمد رضا خاں صاحب اللہ عزوجل ہم پر اُن کے فیض بسیار بار کے چھینٹے ڈالے جب تک کلیوں پر بلبلیں چہکیں اور میں ان کے شمار عیال میں داخل انکے آنچلوں دامنوں سے متمسک تھا تو میں نے دیکھے وہ عزت کے وہ امتیاز جن سے اللہ تعالیٰ نے انکو خاص کیا اور اُن پر اپنی بڑی عطائیں وسیع فرمائیں اور اُن پر اپنے انعام کا دامن ڈالا اپنے

https://alislami.net

عطایا العظام و اسبل علیه من عطاء الانعام ببلده الحرام وبلد حبیبه سیدالانام علیه افضل الصّلوٰة والسلام مدی اللیالی والایّام فبجله اهالیهاووقرده وکرّموه وحبروه وعلیٰ اعدائه نصوره وقهروا المفسدین المارقین من الدّین کما تخرج الشعرة من العجین وهتکوا خیام خبثهم المهین فباء وا بغضب من الله واصبحوا خاسرین وساء صباح المنذرین وفرّت ذرّیه الشیطان بهوة الهوان کحمر مستنفرة فرت من قسوره و هتکت استارها وکشف عوارها وفشاعارها وتواری اوارها وخمدت نیرانها وقتلت فیراتها و ذبحت ثیرانها وقلبه للعلماء الکرماء الاتقیاء العظمأ الکبار الاعلام بکمال الاعزاز ونهایة الاحترام وشهدوا له انه سید الفرد الامام بل قبّلوا ایادیه والاقدام واستمعوا منه الحدیث المسلسل بالاولیة واستجازوا منه بالصّحاح والسّنن و المسانید والمعاجیم

حرمت والے شہر (مکہ معظّمہ) اور اپنے سرورِعالم کے شہر (مدینہ طیبہ میں) (ان پر سب بہتر درود وسلام جبتک رات و دن باقی ہیں) دونوں شہرِمکرّم کے لوگوں نے انکی تعظیم و توقیر وتکریم و خاطر داری اور اُنکے مخالفوں پر اُن کو مدد کی۔ اوران مفسدوں کو کہ دین سے ایسے نکل گئے جیسے آٹے سے بال مغلوب کیا۔ اورانکی ذلیل خباثت کے پردے چاک کئے۔تووہ مفسد غضب الٰہی کے مستحق ہوئے۔ اور خسارے میں رہے۔ اور ڈرائے گئے کہ بری صبح ہوئی۔ اور شیطان کی اولاد ذلّت کی غار میں بھا گی۔ جیسے بھڑ کے ہوُے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں۔ اوران مفسدوں کے پر دے چاک ہوئے ۔ اور عیب کھل گئے۔ اورانکی ذلّت فاش ہوئی۔ اور انکی گرمی روپوش اوران کی آگیں خاموش ہوئیں اور اُنکے چھرے مارے گئے اور اُن کے بیل ذبح کئے گئے اور حضرت ممدوح علما کرام اتقیا عظام بڑے بڑے مشاہیر کمال عزّت اور نہایت احترام سے ملے اوران کیلئے گواہی دی کہ وہی سردار و یکتا وامام ہیں۔ بلکہ اُن کے ہاتھ پاؤں چومے اور اُن سے حدیث مسلسل بالاولیہ سنی اورحدیث کی کتابوں، صحاح ستہ وسنن و مسانید ومعاجیم اور چاروں مصافحوں کی اجازت لی۔ یہاں تک کہ اُن کے ہاتھ پر بیعت کی اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں

https://alislami.net

والمصافحات الاربع المروية حتّٰى
بايعوا علىٰ يده وانسلكوا فے
السلسلة العليّة القادرية الرضوية
وكان ذلك كلهٗ دقه وجله بالاصرار
فوق الاصرار من صناديد العلماء
وكبار الكبار ذٰلك فضل الله يؤتيه
من يشاء والله ذو الفضل العظيم
وطابت بطيب ذكرهٖ الاذان وفاح
بشميم فضله كل ناد ومكان و
وطارصيت نواله فى الزّوايا والاٰفاق
فتاقت الافئدة للقائه بالاشواق
بيدانه فاح عرف علومه وتضوع
مسك فهومه من الرسالة المباركه
الدولته المكيه بالمادة الغيبيه
التى صنّفها بجواب اسئله الوهابيه
العيبية فهزم الاحزاب ويداه
تحت الثياب وقتل الرؤس
والاذناب وسيفه فى الجراب واتمّ
الكتاب وانهى الجواب فى ثلٰث
جلسات لا يبلغ مجموعها عشر
ساعات فما كان الّا كرامة من الله
وخرقا للعادة لكنّه له كداب وعادة
قد جرب مرارًا فى امثال الا فادة
اتم الله له الحسنىٰ وزيادة فاتىٰ بها
ببديهته مطلوعته وبلاغته رائعة

منسلک ہوے۔ اور یہ تمام باتیں چھوٹی اور بڑی
سب اُن عمائد علما واکابر کبرا کے اصراروں سے
ہوئیں۔ یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے دے اور
اللہ تعالےٰ بڑے فضل والا ہے۔ حضرت ممدوح
کے تذکرہ سے کان خوش ہوئے اور اُن کی
خوشبوئے فضل سے ہر مجلس ومنزل مہک اُٹھی۔
اور اُن کے فیض کا شہرہ اطراف وآفاق میں بلند
ہوا تو قلوب بڑے شوق سے اُن کے آرزومند
ہوئے مگر ان کے علوم کی خوشبو پھیلنا اور اُن کے
مشک فہوم کا خوب مہکنا رسالہ مبارکہ ”الدولتہ
المکیہ بالمادۃ الغیبیہ“ سے ہوا جسے عیبی وہابیہ کے
جواب سوالات میں تصنیف فرمایا تو اُن کے
گروہوں کو بھگا دیا۔ اور ہاتھ باہر نکالنے کی
حاجت نہ ہوئی اور ان کے سر وڈُم قطع کئے اور
تلوار نیام کی نیام ہی میں رہی یہ کتاب اور
جوابات صرف تین جلسوں میں تمام ہوئے جنکا
مجموعہ دس گھنٹے بھی نہ تھا۔ تو یہ نہ تھا مگر اللہ عزوجل
کیطرف سے کرامت و خارق عادت مگر وہ
حضرت ممدوح کیلئے تو دستور وعادت کے مثل
ہے جسکا ایسے افادوں میں اُن سے بارہا تجربہ ہوا
اللہ اُن کیلئے وہ سب سے بہتر خوبی اور اس پر بھی
زیادت پوری کرے تو یہ رسالہ ایک فوری نگاہ
فرماں پزیر اور بلاغت ترقی گزیں سے لکھ دیا
سیراب روا تیوں سے جلوہ ریز اور گوہرین و
انشول سے زیور پوش تو وہ علما اس کے بلند نورں

https://alislami.net

متحلیته بروایات فاستضاء وابانوارها الساطعه واستیقنوا ان له قد مافارعته فی اعلام العلوم من المنقول والمفهوم فاستوقفوا عند مطا یا الادب وانضوا الیه رکاب الطّلب واستفتوه فی مسائل کثیرة فاجابهم عن قریحة مشرقة منیرة منها اثنتا عشرة مسئلته تبلوالاذهان وتجلوا المکان وتسبر الاوزان وتخبرعن قدرالفرسان فی معارك المیدان بعدما بحثوافیها من جلّ وقل واستسقوالها الوابل وطل وتعلل الناس بعسیٰ ولعلّ فابتدء فی اجوبتها یوم السّبت وعاودته الحمّی یوم الاحد فانهاه ضحی یوم الاثنین لسبع بقین من المحرم الحرام ۱۳۲۴ھ فی بلد الله الحرام فقد اتی بفضل الله المنعام مزنهٔ عند الاوام وکان ذالك الاقتراح من الفاضل الصفی الکامل الوفیٰ امام المقام الحنفی مولٰینا الشیخ عبدالله میرداد المکیّ القادری الرضوی ابن شیخ الخطباء وسید الائمه العظماء حضرة الشیخ احمد الی الخیر

سے ضیا گیر ہوئے اور انھوں نے یقین کیا کہ مصنّف کا قدم مشاہیر علوم معقول ومنقول میں بلند ہے۔تو اُن کے پاس حاجتوں کے ناقے رو کے اور انکی طرف طلب کے جمازے سرگرم تیز کئے ۔اور بہت مسائل میں اُن سے فتوے چاہے تو مصنّف نے چمکتی نورانی طبیعت سے انکو جواب دیئے ۔ ازاں جملہ وہ بارہ مسئلے کہ ذہنوں کو آزمائیں اور آدمی کا مقام کھولیں اور قیمت بانچیں اور میدان کے معرکوں میں سواروں کی قدر بتائیں بعد اسکے کہ وہ علما ان مسائل میں صغارو کبار سے بحث کر چکے تھے اور ان کیلئے بڑی بھرن اور شبنم سب سے پانی مانگ چکے تھے اور لوگوں نے آئے بلے کر کے ٹال دیا تھا۔ ایسے مسائل کا جواب مصنف ممدوح نے بروز شنبہ شروع فرمایا اور اتوار کو پھر بخار آ گیا تو روز دوشنبہ پہر دن چڑھے سے تمام فرما دیا۔ ۲۳ محرم الحرام ۲۴ھ کو اللہ عزوزل کے حرمت والے شہر (مکہ معظّمہ) میں تو بڑے احسان والے اللہ کے فضل سے پیاس کے وقت مینہ آیا۔ اور اسکی خواہش دو عالموں کی کیطرف سے ہوئی تھی۔ ایک فاضل پاکیزہ کامل مکمّل مصلّائے حنفی کے امام مولانا شیخ عبد اللہ میرداد مکّی قادری رضوی شیخ الخطباء وسردار اماماں باعظمت حضرت شیخ احمد ابوالخیر کے صاحبزادے اللہ عزّوجل اُن کو ہر مضرت سے محفوظ رکھّے۔

https://alislami.net

حفظهما الله تعالیٰ عن کل ضیرٍ واستاذه الفاضل الکامل الحائد الزّاوی عن کل المساوی مولانا الشیخ حامد احمد محمد الجداوی حفظ عن شر العدوّ والغاوی ووقانا وایّاهم عن کلاب البدع ونباح العاوی وحمانا وایاهم عن جمیع المهالك والمهاوی وروّانا جمیعًا من شابیب فضله الرّاوی ونضر قلوبهم وقلبی الزاوی وغفرلنا ولهم جمیع المساوی ورزقنا جمیعا عوّدا بعد عود الی بیته الکریم و بیت حبیبه الرؤف الرحیم علیه وعلیٰ اٰله الصلوٰة والتسلیم کرّات بعد مرّات بالقبول والبرکات بجاه مصحح الحسنات و مقیل العثرات دلیل الخیرات ماحی الذّنوب و والسیئات صلی الله تعالےٰ علیه وعلیٰ اٰله واصحابه وازواجه الطّاهرات و قدسمّی الرّساله کفل الفقیه الفاهم فی احکام قرطاس الدّراهم ۱۳۲۴ھ

فهاهی ذه والحمد لله علیٰ الائه والصلوٰة والسّلام علیٰ افضل انبیائهٖ وعلےٰ اٰلهٖ وصحبهٖ وسائر

دوسرے اُن کے استاد فاضل کامل سب بری باتوں سے یکسو و کنارہ گزیں مولانا شیخ حامد احمد محمّد فاضل جداوی وہ دشمن وگمراہ کے شر سے محفوظ رہیں اور اللہ تعالےٰ انھیں اور ہمیں بد مذہب کتوں اور بھوکنے والے کے بھوکنے سے بچائے۔ اور ہمیں اور انھیں سب تہلکوں اور گرنے کی جگہوں سے نگاہ رکھے۔ اور ہم سب کو اپنے فضل سیراب کے چھینٹوں سے سیراب کرے۔ اور اُن کے دل اور میرے دل پژمردہ کو تروتازہ کرے۔ اور اُن کی اور ہماری سب برائیاں بخشدے اور ہم سب کو بار بار اپنے کرم والے گھر اور اپنے حبیب نہایت مہربان رحم والے صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے مزار کیطرف بار بار بتکرار حاضری پہ حاضری عطا فرمائے۔ قبول اور برکتوں کے ساتھ ان کی عزت کا صدقہ جو نیکیوں کو صحت بخشنے والے ہیں اور لغزشوں کے معاف فرمانے والے بھلائیوں کے رہنما ہر گناہ و بدی مٹانے والے اللہ تعالی ان پر اور ان کے آل واصحاب اور پاک بیبیوں پر درود بھیجے۔ مصنف نے رسالہ کا نام کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ) رکھا۔

ہاں وہ رسالہ یہ ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے اس کی نعمتوں پر۔ اور درود وسلام افضل انبیا اور ان کے آل واصحاب اور تمام احباب پر اور ہم

https://alislami.net

احبائه وعلينا معهم وبهم وفيهم ولهم وعلیٰ جميع المسلمين والمسلمات الاحياء منهم و الاموات اٰمين ياربّ العلمين

قاله بفيه شاهدا بما فيه راجی رحمة ربه ونعمة حبه بالكرم النبوی واللطف المولوی محمد المعروف بحامد رضا البريلوی ثقا الله من منهل كرمه المروی وحماه الله عن شرّ الحر المذوی

پر ان کے ساتھ اور ان کے سبب اور ان کے گروہ میں اور ان کے صدقہ میں اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر جو ان میں زندہ ہیں اور جو مر گئے ایسا ہی کر، اے پروردگار سارے جہان کے۔

اسے اپنے منھ سے کہا اور اس کے مضمون پر گواہی دیتا ہوا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کرم اور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی مہربانی سے اپنے رب کی رحمت اور اس کے محبوب کی نعمت کے امیدوار محمد نے جس کا عرف حامد رضا بریلوی ہے اللہ تعالے اسے اپنے سیراب کرنے والے گھاٹ سے پانی پلائے اور اسے پژمردہ کرنے والی گرمی کے شر سے بچائے۔

ان تمہیدوں نے بارگاہ امام احمد رضا میں وہ شرف قبول پایا کہ خود امام موصوف نے اپنی زبان فیض ترجمان سے ان کا ترجمہ فرمایا اور داخل رسالہ کیا۔ [1]

---

(۱) عنایت محمد خاں غوری سند مسند جانشینی ص ۳

https://alislami.net

الولد سرٌّ لابیہ

یہ واقعہ ہے کہ تصنیف و تالیف ہو یا تحقیق و تصدیق، ترجمہ ہو یا حاشیہ، تقریظ ہو یا تمہید ہر جگہ آپ حضرت حجۃ الاسلام کو اپنے والد یکتائے روزگار کا جانشین سراپا تحسین پائیں گے۔

الدولۃ المکیہ اور کفل الفقیہ الفاہم کا رواں ترجمہ اور قلم برداشتہ تمہید آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب مندرجہ بالا عنوان سے متعلق ''الوظیفۃ الکریمۃ'' (۱۳۳۸ھ) کا تاریخی نام اور خطبہ بھی ملاحظہ فرماتے چلیئے کہ امام احمد رضا نے اس میں بطور تمہید کچھ فرمانا چاہا تھا، مگر وہ درمکنون اور سر مخزون سینۂ اقدس ہی میں رہا کہ اس راز سربستہ اندرون سینہ کو حضرت حجۃ الاسلام ہی نے اپنے خطبہ میں ظاہر کر دیا اور اس ادب کو ملحوظ خاطر رکھا کہ امام احمد رضا کی نقل تمہید میں ایک حرف کی بھی کمی نہ رہ جائے۔

''الوظیفۃ الکریمۃ'' (۱۳۳۸ھ) کا پہلا صفحہ ''الولد سرٌّ لابیہ'' کا روشن ثبوت ہے۔ دیدۂ بینا کو دعوت مطالعہ دیجئے۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

حامدً المن جعل الدعاء عبادۃ بل مخ العبادۃ وامر بادعونی عادہ والزمہ بوعدہ الاجابۃ ومن دعا ربہ لبیك یاعبدی اجابہ قال ربکم ادعونی استجب لکم واذا سالك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فانہ سمیع مجیب ؕ ومصلیا ومسلما علیٰ من اختبا دعوتہ المستجابۃ لیوم المثابۃ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہ ما انھل الدیم من السحابہ ؕ اٰمین

حمد [۱] اس وجہ کریم کو جس نے ہمیں مولائے عالم والیٔ اعظم محمد رسول

---

۱ حضور پرنور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور تمہید کچھ تحریر فرمانا چاہا تھا مگر وہ جواہر زواہر مثل درمکنون سینہ اقدس میں مخزون رہے، دل نے چاہا کہ ان الفاظ کریمہ سے ایک حرف بھی کم نہ ہو، انھیں بجنسہٖ نقل کر کے یہ یہیں تک تھے، جو فہم قاصر میں آیا ہدیۂ ناظرین کیا۔ اس رسالہ کا نام بھی کچھ نہ تجویز فرمایا تھا، تاریخی نام اور خطبہ فقیر نے اضافہ کیا۔ گدائے آستانۂ قدسیہ رضویہ فقیر محمد حامد رضا قادری غفرلہ (رحمۃ اللہ علیہ)

https://alislami.net

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بندگان بارگاہ عالم کی پناہ میں کیا۔ ہمارے ہاتھ میں حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا دامن کرم دیا۔ اپنے اولیا ہمارے مشائخ سلسلہ خصوصاً ہمارے آقا ومولےٰ حضور سیدنا اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالی عنہ کا سایہ رحمت ہم پر دراز کیا۔ جنہوں نے ہم تک پہنچایا کہ تمہارا حیاوالا رب کریم فرماتا ہے کہ بندہ اس کے حضور ہاتھ پھیلائے اور وہ خالی ہاتھ پھیر دے۔ ہمیں خود حکم دعا دیا اور اپنے کرم سے اجابت کو لازم فرمایا۔ فعلیکم بالدعاء فان الدعاء یرد القضاء بعد ان یبرم بارگاہ کرم سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور پرنور سیدنا اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھوں جو مبارک دعائیں ہمیں پہنچیں اور وہ اذکار و اشغال کہ درمکنون کی طرح خاندان عالیہ میں مخزون تھے برادران اہلسنت وخواجہ تاشان قادریت ورضویت کے لئے شائع کرتے اور دعوے سے کہتے ہیں کہ ان کا عامل دین ودنیا کی برکتوں سے مالا مال ہوگا۔ ہر بلا وآفت سے محفوظ رہے گا مولیٰ تعالیٰ ان کی برکات سے تمام اہلِ سنت کو مستفیض فرمائے۔ آمین

اس کے علاوہ آپ کی دیگر تصانیف میں بھی امام احمد رضا کا یہی رنگ نظر آئیگا چنانچہ جمعہ کی اذان ثانی بیرون مسجد ہو اور مسجد کے دروازے پر ہو، اس سنت کا احیا امام احمد رضا نے فرمایا۔ اس سلسلے میں حیدر آباد، اجمیر، بدایوں، رامپور کے علما سے تحریری مناظرہ کا بازار خاصا گرم رہا۔ نوبت مقدمہ تک پہنچی۔ بات چونکہ سنت کی تھی اس لئے اہل حق نے رسم ورواج سے قطع نظر اس مسئلہ حق کو تسلیم کیا۔

اس میدان میں بھی حضرت حجۃ الاسلام نے عظیم تحریری کارنامہ انجام دیا اور اس مسئلہ حق اور احیاء سنت کی تائید وتصویب میں اجلی انوار الرضا، سد الفرار، وقایہ اہل سنت اور آثار المبتدعین

https://alislami.net

لہٰذم حبل اللہ المتین جیسے عظیم رسائل اور مفید مکاتیب ترتیب دیئے اور امام احمد رضا کے مسلک حق اور تحقیق برحق کو آئینۂ بے غبار کی طرح واضح رکھا۔

تاریخ گوئی

تاریخ گوئی بہت ہی مشکل فن ہے۔ اس فن میں بھی حضرت حجۃ الاسلام کو اپنے والد گرامی وقار امام احمد رضا کی نیابت حاصل تھی۔ الفاظ و معانی پر استحضار کا یہ عالم تھا، ادھر الفاظ مسموع ہوئے اور ادھر اعداد سامنے آ گئے۔ اس کا مظاہرہ عربی فارسی اردو تینوں زبانوں میں بلا تکلف ہوا۔ کتابوں کے نام ہوں یا اشعار، جملے ہوں یا واقعات، ہر مقام پر بامعنی برمحل کتاب اور واقعات کے عنوان کے مطابق آپکی برجستہ تاریخ گوئی فنی مہارت پہ شاہد ہے۔

آپنے ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ادعائے کاذب سے متعلق سوال پر ایک مبسوط جواب تحریر فرمایا۔ اور اسے تاریخی نام ''الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی'' سے مسمّٰی کیا۔ اس وقت آپ کی عمر صرف ۲۳/ سال کی تھی۔

مسجد جنکشن بریلی جب بنکر تیار ہوئی، اس کی تاریخ کے لئے بعض احباب کے اصرار پر عربی میں فی البدیہہ مندرجہ ذیل تاریخی قطعہ مرحمت فرمایا ؎

انما یعمر مسجد من	اٰمن باللّٰه والاخریٰ
من بناہ بنی لہ اللہ	بیت در بجنت الماویٰ
شکر اللہ سعی قیمہ	عمر حامد رضا شفیق و رضا
بخ لعمری بناٰہ ماٰ اشمغ	ارخہ اسہ فاٰیہ بخل و رضا
قلت سبحٰن ربی الاعلیٰ	مسجد اسس علی تقویٰ
۴۷۴	۸۵۴

۱۳۲۸ھ

مسئلہ اذان ثانی جمعہ میں کہ مسجد میں ممبر کے پاس ہوتی ہے۔ امام احمد رضا نے اس سنّت

https://alislami.net

کو کہ ہر اذان مسجد سے باہر مسنون ہے زندہ کر دیا۔ اس مسئلہ میں حضرت مولانا انوار اللہ خاں حیدر آبادی نے اختلاف کرتے ہوئے ایک رسالہ بنام ''القول الازہر'' تحریر فرمایا۔ حضرت حجۃ الاسلام نے اس کا نوٹس لیا اور اس کا جواب ''اجلی انوار الرضا'' کے تاریخی نام سے اس طرح لکھا کہ صاحب رسالہ کے نام کی رعایت کے ساتھ ہی امام احمد رضا کے ارشادات کی تائید بھی کر دی۔

امام احمد رضا جن اذکار و اشغال اور وظائف سے خواجہ تاشان قادریت رضویت کو افادہ فرماتے رہے، حضرت حجۃ الاسلام نے اس درمکنون اور سِرّ مخزون کو ''الوظیفۃ الکریمہ'' کے تاریخی نام سے شائع فرما دیا۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا کے وصال پر ''تواریخ الوفاۃ''' کے تاریخی عنوان سے مندرجہ ذیل تواریخ ارشاد فرمائیں۔ وہ اس فن کا شاہکار ہیں۔

''نور اللہ ضریح'' ۱۳۴۰ھ ''شیخ الاسلام والمسلمین'' ۱۳۴۰ھ ''امام ہدایۃ السنۃ الحاج احمد رضا'' ۱۳۴۰ھ ''الہاد البریلوی القادری البرکاتی'' ۱۳۴۰ھ ''رضی اللہ الحق عنہ'' ۱۳۴۰ھ ''ہم اولیاء تحت قبائی لایعرفہم غیری'' ۱۳۴۰ھ ''راح شیخ الکل فی کل'' ۱۳۴۰ھ ''راز دار راز رازی سید و سرّ سری'' ۱۳۴۰ھ ''مولوی و معنوی قرآن زبانت مادری'' ۱۳۴۰ھ ①

ان تواریخ میں ''شیخ الاسلام والمسلمین'' (۱۳۴۰ھ) کا تاریخی مادہ تو اتنا برجستہ اور برمحل ہے کہ امام احمد رضا کے نام نامی اور اسم گرامی کے ساتھ تاج زریں کی حیثیت رکھتا ہے۔

خانقاہ قادریہ نوریہ رضویہ کی بنیاد رکھی گئی تو حضرت نے ''خانقاہ قادریہ مبارکہ'' (۱۳۴۵ھ) برجستہ ارشاد فرما کر تاریخ خانقاہ مرحمت فرما دی۔

اپنے شاہزادہ اکبر مفسر اعظم ہند مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں کی شادی خانہ آبادی میں جو منظوم دعوت نامہ مرحمت فرمایا اس میں بھی ''تہنیت شادی بلطف الٰہی'' (۱۳۴۷ھ) ''جشن شادی ابراہیم رضا'' (۱۹۲۸ء) کے بامعنی اور برمحل جملے ارشاد فرما کر سال ہجری اور عیسوی دونوں میں یادگار تاریخیں عطا کر دیں۔ ②

---

① عنایت محمد خاں غوری، سند مسند جانشینی ص ۳

② ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی ماہ جولائی ۸۸ء ص ۵۲

https://alislami.net

اس فن میں الفاظ ومعانی اوران کے اعداد کا استحضار ضروری ہے حضرت حجۃ الاسلام اس فن میں بھی امام احمد رضا کے جانشین برحق تھے۔ الفاظ کے مسموع ہوتے ہی نثر ہو یا نظم قدرے ردو بدل کر کے تاریخ کا حسن عطافرما دیتے۔

دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور میں مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ تعلیم ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۴ء میں آپ کی خدمت میں ایک استقبالیہ نظم پیش کی۔ آپ نے اچانک فرمایا ''اس نظم میں اس لفظ کے بجائے اگر یہ لفظ رکھدیا جاتا تو تاریخ بھی ہوجاتی اور وزن شعری بھی برقرار رہتا''۔ ①

کبھی کبھی وضو کرتے کرتے کوئی جملہ ارشاد فرمادیتے تو وہی تاریخ ہوتا۔ محدث اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان فتح ونصرت کی خبر دیوبندی مناظر اعظم کے مقابلے میں سنی تو وضو کرتے کرتے برجستہ فرمایا ''قد ند منظور'' ۱۳۵۴ھ تحقیق بھاگا منظور ''دق دن منظور'' ۱۳۵۴ھ منظور کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ غور کیا گیا تو یہی جملے تاریخی مادے قرار پائے۔ ②

معاصرین علما میں کسی کا وصال ہوتا تو ایصال ثواب کا اہتمام فرماتے۔ زبانی اور تحریری تعزیت کرتے۔ اور یہ تعزیت نہ صرف اردو میں بلکہ بامحاورہ عربی وفارسی میں نہ صرف نثر بلکہ نظم میں ہوتی۔

مولانا عبد الکریم درس کا کراچی میں وصال ہوا تو آپنے'' تواریخ وصال'' ۱۳۴۴ھ کے تاریخی عنوان پر عربی وفارسی نثر ونظم کئی تاریخیں کہہ ڈالیں۔ عربی جملوں میں بامحاورہ تاریخی مادے مندرجہ ذیل ہیں۔

تواریخ وصال (۱۳۴۴ھ) : ''مولانا مکرمی شاہ عبد الکریم درس'' ۱۳۴۴ھ ''حضرۃ مولانا وبکل مجدٍ اولٰینا'' ۱۳۴۴ھ ''مولانا القرشی الصدیقی الکرانچوی'' ۱۳۴۴ھ ''رحمۃ اللہ المولےٰ تعالےٰ برحمۃ واسعۃ'' ۱۳۴۴ھ ''الشہداءعندربہم لہم اجرہم ونورہم'' ۱۳۴۴ھ ''ادخلوا خالدین بہا'' ۱۳۴۴ھ ''نمقہ العبد ابحانی حامد رضا'' ۱۳۴۴ھ ''النوری الرضوی'' ۱۳۴۴ھ اور فارسی میں یہ اشعار آج بھی تاریخی یادگار ہیں۔

---

① معارف رضا ۱۹۸۷ء ص ۲۰۲

② محمد حامد فقیہ شافعی مولانا، مناظرہ بریلی کی مفصل روئیداد ص ۲۰۱

https://alislami.net

درس عبدالکریم عبدکریم کردجان خودش بحق تسلیم
موت العالِم لمیته العالَم ثلمۂ دین احمد بے میم
روّح الرّواح وسقاه زاب کوثر و جعفر وتسنیم
درس وعظ حمایت سنّت ردّ بدعات وطرفه اہل جحیم
امر معروف ونہی عن المنکر کاراو بود در حیات کریم

درس دین نبی بگو حامدؔ ۱۳۴۴ھ ختم شد درکرانچی و التسلیم

اسی طرح حضرت صدرالمدرسین جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی کا وصال ہوا تو تاریخی وصلہ ۱۳۴۲ھ کے زیر عنوان آپنے ہر جملہ ''تاج المحققین سراج المدققین'' ۱۳۴۲ھ ''اولیٰ جناب ظہور حسین'' ۱۳۴۲ھ ''رحمۃ المولیٰ تعالےٰ رحمۃ واسعۃ'' ۱۳۴۲ھ تاریخ نکالی۔ اور عربی میں ایک شاہکار منظوم تعزیت نامہ تحریر کر کے آخری مصرعہ میں یہ تاریخی شعر اور ارقام فرمایا ؎

جاك ارخ الوصل یا حامد رضا آیه رضوان ادخلوها خالدین
۱۳۴۲ھ

وظیفہ روز وشب

حضرت حجۃ الاسلام عابد شب بیدار وتہجد گزار عامل وشاغل بزرگ تھے۔ آپ اپنے والد ماجد امام احمد رضا کی طرح دنیاوی معاملات سے کنارہ کش رہتے۔ جائیداد اور مالی امور اپنے فرزند اکبر مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں کے سپرد کر دیئے تھے۔ جو وقت عبادت وریاضت اور اوراد و وظائف سے بچتا وہ مذہب حق اہل سنت وجماعت کے استحکام واشاعت میں صرف ہوتا۔

آپ اپنے عم نامدار مولانا حسن رضا خاں بریلوی کے وصال ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء کے بعد ہی سے دار العلوم منظر اسلام بریلی کے مہتمم تھے اور آپ کی نیابت میں امام احمد رضا کے ہمشیر زادے حکیم علی احمد خاں صاحب اپنی زندگی بھر دار العلوم منظر اسلام کا کام کرتے اور نائب مہتمم (۱) رہے۔

(۱) مولانا حسنین رضا خاں، سیرت اعلیحضرت ص ۱۲۱

https://alislami.net

امام احمد رضا کی موجودگی میں دار العلوم کا سارا انتظام و انصرام آپ کے سپرد تھا آپکے دور اہتمام میں حضرت مولانا رحم الٰہی شیخ الحدیث، شمس العلماء علامہ ظہور الحسین فاروقی نقشبندی مجددی رامپوری اور شمس العلماء کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے علامہ نور الحسین رامپوری، صدر المدرسین تھے۔ اہلسنت کے ممتاز علما مولانا محمد حشمت علی خاں لکھنوی، مولانا احسان علی صاحب صدیقی مظفر پوری، مولانا مفتی محمد ابراہیم فریدی سمستی پوری، مولانا عبدالواجد گڑھی کپوری پشاوری، مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی، مولانا مفتی سید محمد افضل حسین مونگیری، مولانا غلام جیلانی میرٹھی وغیرہم فارغ التحصیل ہوئے۔

دار العلوم منظر اسلام کے نہ صرف آپ مہتمم رہے بلکہ مولانا رحم الٰہی کے ۱۹۳۶ء/ ۱۳۵۴ھ میں میرٹھ چلے جانے کے بعد شیخ الحدیث اور صدر المدرسین کا منصب بھی آپنے سنبھال لیا۔ حدیث و تفسیر خصوصاً بیضاوی شریف پڑھانے کا انداز اتنا دلنشیں تھا کہ علما دور دور سے آپ کے درس میں شرکت کے لئے شدّ رحال کرتے اور سفر و حضر میں آپ سے استفادہ کرتے۔

آپکے تلامزہ میں مندرجہ ذیل حضرات شہرہ آفاق ہوئے [۱]

حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں برادر اصغر و صاحب سجادہ امام احمد رضا م ۱۴۰۲ھ

حضرت علامہ مولانا حسنین رضا خاں حسن بریلوی و خلیفۂ امام احمد رضا [۲] م ۱۴۰۱ھ

حضرت شاہ عبد الکریم صاحب تاجی ناگپوری پیر و مرشد بابا ذہین شاہ تاجی، مدفون کراچی [۳] م ۱۳۶۶ھ

حضرت مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری، مدیر شہیر ماہنامہ یادگار رضا بریلی

---

(۱) مندرجہ بالا نام نہایت اختصار کے ساتھ نذر عنوان ہیں ورنہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کے تلامذہ کی کثیر تعداد ہے۔ حضرت اقدس کے تلامذہ حضرات کو خود اعلیحضرت قبلہ قدس سرہ نے سندات عطا فرمائیں دار العلوم اہلسنت منظر اسلام بریلوی کے درجہ اعلیٰ میں شیخ الحدیث اور صدر المدرسین کی جگہ کام کیا۔ (عنایت محمد خاں غوری سند مسند جانشینی، ص ۲)

(۲) مفتی اعظم اور ہیں نے دونوں نے حجۃ الاسلام سے پڑھی ہیں۔ خلیفۂ امام احمد رضا علامہ حسنین رضا خاں کا ارشاد راقم الحروف کے پاس ٹیپ میں محفوظ ہے۔

(۳) حضرت تقدس میاں مرحوم کا راقم الحروف نے ارشاد

https://alislami.net

حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر الاسلام لائل پور پاکستان م ۱۳۸۲ھ ①
حضرت مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی شیخ القرآن علامہ معقول و منقول، خطیب شعلہ بیان وزیر آباد پاکستان م ۱۳۹۰ھ
حضرت مولانا مفتی عبد الحمید قادری م ۱۳۹۳ھ
حضرت مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں فرزند اکبر م ۱۳۸۵ھ
حضرت مولانا شاہ رفاقت حسین مفتی اعظم کانپور، امین شریعت صوبہ بہار م ۱۴۰۳ھ ②
حضرت مولانا غلام جیلانی مانسہرہ پاکستان ③
حضرت صدر المدرسین جامع معقول و منقول مولانا غلام جیلانی اعظمی ④
حضرت مولانا تقدس علی خاں رضوی سابق مہتمم دار العلوم منظر اسلام بریلوی م ۱۴۰۸ھ
حضرت مولانا محمد علی آنولوی حامدی نائب مدیر ماہنامہ یادگار رضا بریلی۔
حضرت مولانا قاری غلام محی الدین ہلدوانی۔ نینی تال۔ ⑤

آپ معمول کے مطابق روزانہ دار العلوم کے دفتر میں تشریف لاتے اور مولانا تقدس علی خاں رضوی نائب مہتمم سے انتظامی امور پر تبادلۂ خیال کرتے۔ منشی فدا یار خاں مرحوم، مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری اور شمس الحسن شمس بریلوی فاضل مشرقیات سے بھی تنظیمی معاملات میں مشورہ فرماتے اور ان کی رائے کی بڑی قدر و منزلت کرتے ⑥

طلبا کی تدریس اور قیام و طعام میں بنفس نفیس دلچسپی لیتے۔ محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث

---

① اپنے زیر سایہ رکھکر آپکی تربیت فرمائی اور منیہ شریف اور قدوری تک کتابیں پڑھائیں ص ۴ رضائے مصطفےٰ حجۃ الاسلام نمبر ۱۳۷۹ھ ۱۹۵۹ء
② مولانا محمود احمد قادری تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۸۸
③ مولانا محمد صدیق ہزاروی تعارف علمائے اہل سنت ص ۲۳۰
④ مولانا محمود احمد قادری تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۲۰۷
⑤ حضرت مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خاں رضوی شیخ الحدیث دار العلوم نعمانیہ لاہور پاکستان م ۱۳۹۳ھ (پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور ص ۲۶۸)
⑥ حضرت شمس بریلی کا راقم الحروف کے نامہ گرامی

https://alislami.net

مولانا سردار احمد کی ایسی تعلیم وتربیت فرمائی کہ خود منیۃ المصلی اور قدوری تک پڑھایا۔ اپنے گھر ہی میں طعام کا انتظام فرمایا۔ تا آں کہ لوگ شیخ الحدیث کو حامدی خاندان کا فرد خیال کرنے لگے اور یہ انداز تعلیم وتربیت آپ کا عام تھا جس سے ہر محنتی طالب استفادہ کرتا۔

مہمانوں کی پذیرائی امام احمد رضا کے خاندان کا عام دستور تھا۔ آپ کا دولتکدہ مہمانوں کیلئے مہمان خانہ اور طلبہ کے لئے لنگر خانہ ہوتا۔ اور ہر آنے جانے والا آپ کے دستر خوان لطف وکرم کا خوشہ چیں ہوتا۔ آپ ان تمام خصوصیات کے جامع تھے جو ایک مجدد کے جانشین میں ہونی چاہیئے

آپ کا نہ صرف اپنے معاصر بلکہ اصاغر علما کے ساتھ یہ معمول تھا کہ وہ مہمانوں کی ضروریات کا خود خیال کرتے جلسہ کے ہنگامہ میں وہ امور جو خدام اور کارکنان کے ذریعے انجام دیئے جاتے حضرت حجۃ الاسلام خود انجام دیتے تھے۔۔۔۔ دار العلوم منظر اسلام کا عظیم الشان اجلاس بریلی میں ہو رہا تھا، علما کا ہجوم، مریدین، معتقدین کا شاندار اجتماع تھا ہر شخص کی پذیرائی کا اسکی حیثیت کے مطابق انتظام تھا کہ علی الصباح مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی نے دستک سنی۔ دروازہ جو کھولا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ خود حضرت حجۃ الاسلام گرم پانی کا لوٹا لئے وضو کیلئے ایستادہ تھے۔ ①

؎ اللہ رے کوئے دوست کی روشن جمالیاں ؛ ہر ذرہ ہے تجلئ ایمن لئے ہوئے (ضیا عباس ہاشمی)

حجۃ الاسلام بانی منظر اسلام

تذکرۂ جمیل کے مذکورہ اوراق میں حجۃ الاسلام کے کارہائے نمایاں ہدیۂ ناظرین کئے جا چکے ہیں۔ مگر مندرجہ بالا عنوان منظر اسلام کی تاریخ میں جہاں اک گوشۂ مستور کو روشن کر رہا ہے وہاں اک نئے اور حسین باب کا اضافہ بھی کر رہا ہے۔

امام احمد رضا اپنی تصنیف وتالیف وفتویٰ نویسی اور فرقہ باطلہ کی تردید میں اس حد تک مصروف تھے کہ خود بھی ارشاد فرمایا ''بحمد اللہ تعالیٰ میں اپنی حالت وہ پاتا ہوں جسمیں فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ سنتیں بھی ایسے شخص کو معاف ہیں لیکن الحمد اللہ سنتیں کبھی نہیں چھوڑیں''۔ الملفوظ ج ۴ ص ۶۰۔

غالباً یہی وجہ تھی کہ مصباح التہذیب (جسکی بنیاد حضرت مولانا نقی علی خاں والد ماجد امام احمد

---

① راقم الحروف سے مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی م ۱۳۹۹ھ کی روایت

https://alislami.net

رضا خان نے ۱۲۸۹ھ میں رکھی) کے بعد بریلی میں اہلسنت کا کوئی باقاعدہ دارالعلوم نہ تھا۔مگر امام احمد رضا کی ذات ہی اپنے دور میں ایک دارالعلوم اور مخزن العلوم تھی درس وتدریس کے زور و شور کا یہ عالم تھا کہ طلبا دور دور سے اپنے مدارس چھوڑ کر بارگاہ رضوی میں حاضر ہوتے۔علوم وفنون سے فیضیاب ہوتے۔ حیات اعلیٰ حضرت ص ۳۱۱۔۳۱۴

بایں ہمہ ایک باقاعدہ دارالعلوم کی ضرورت مسلّم تھی۔مگر امام احمد رضا اپنی دینی مصروفیات کی وجہ سے اس سلسلہ میں توجہ نہیں فرما سکے کہ امام احمد رضا کے مزاج شناس احباب وخدام نے ایک سید صاحب① کو اس سلسلہ میں واسطہ بنایا اور سید صاحب نے اس اہم دینی ضرورت (مدرسہ کا قیام) کا ذکر فرمادیا اور امام احمد رضا سے اس کی پرزور سفارش بھی کردی۔

امام احمد رضا مدرسہ کی ذمہ داریوں خصوصاً سرمایہ کے حصول کی دقتوں سے واقف تھے پھر مزید برآں آپ کے پاس اتنا وقت ہی کہاں تھا کہ آپ بذات خود اس کام کو انجام دیتے۔آپ نے اس خدمت سے معذرت کرلی۔مگر مشیت ایزدی کو منظر اسلام کا قیام اور علم دین کا اعلام منظور تھا۔سید صاحب مذکور امام احمد رضا کی خدمت میں یوں گویا ہوئے۔

> ”حضرت! اگر آپنے مدرسہ قیام نہیں فرمایا تو بدعقیدہ لوگوں دیوبندیوں وہابیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہے گا اور میں قیامت کے دن شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ کے خلاف نالش کردوں گا۔ یہ سننا تھا اور وہ بھی آل رسول کی زبان سے، امام احمد رضا لرزہ براندام ہوگئے اور فرمایا سید صاحب؛ آپ کا حکم بسروچشم منظور ہے مدرسہ قائم کیا جائے اس کے پہلے ماہ کے اخراجات میں خود ادا کردوں گا۔ پھر بعد میں دوسرے لوگ اس کی ذمہ داری سنبھال لیں“۔②

اس روایت کے پس منظر سے منظر اسلام کی تاریخی اور واقعاتی حقیقت کھل کر سامنے آگئی اور اس سلسلہ میں امام احمد رضا کی رضا اور اعانت ونصرت کا بھی علم ہوگیا۔اسی مناسبت سے تاریخ

---

① قبلہ سید امیر احمد صاحب جو اعلیحضرت قبلہ کے مخلص دوست تھے اور وہی قیام دارالعلوم کو حدود تخیل سے نکال کر منظر عام پر لانے والے تھے۔مولانا حسنین رضا خاں سیرت اعلیحضرت ص ۱۱۹

② حضرت مولانا تقدس علی خاں رضوی سابق مہتمم دارالعلوم منظر اسلام بریلی کا راقم الحروف سے ارشاد

https://alislami.net

میں امام احمد رضا کو منظر اسلام کا بانی قرار دیا گیا۔ مگر حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت حضرت مولانا شاہ سراج الدین سلامت اللہ نقشبندی مجددی رامپوری م ۱۳۳۸ھ نے منظر اسلام کا معاینہ فرمایا[۱] اور طلبا کا امتحان لیا تو اپنی تفصیلی رپورٹ میں یہ تحریر فرمایا۔

''ان میں سے تمام ہندوستان میں اسوقت جو دبدبہ شوکت وجاہ وحشمت اور اقبال و ہمت وقوت وثروت ظاہری ومعنوی علمی وعملی حق تعالیٰ نے جناب حامیٔ دین متین وارث برحق حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی متع اللہ المسلمین بطول بقائہٖ (اللہ ان کی درازیِ عمر سے اہل اسلام کو فائدہ نصیب کرے) کو جس قدر عطا فرمایا ہے وہ آفتاب سے زیادہ روشن اور ان کی سعیٔ بلیغ مقبول فی الدین اور ان کی تصانیف مبارکہ رد مبطلین سے مدلل اور مبرہن ہے اور بے شبہ مصداق میں مضمون حدیث ہذا کے ان اللہ جند کل بدعۃ کید بھا الاسلام ولیا من اولیائہ یذبُّ عن دینہٖ[۲] بے شک ہر بدعت و بدمذہبی جس سے اسلام پر داؤ کیا جائے اس کے مقابل اللہ کا لشکر اس کے اولیا میں سے کوئی ولی ہوتا ہے جو اس کے دین کا دفع کرتا ہے (رضوی)

حضرت مولانا کے فیضان کا ادنیٰ اثر یہ ہے کہ ان کے فرزند ارجمند صاحب ہمّت بلند جامع[۳] انحاء سعادت ماحی بدعت[۴] حامل[۵] لوائے شریعت قرۃ العین[۶] العلماء مولوی حامد رضا خان صاحب طول عمرہ وزید قدرہٗ (ان کی عمر طویل اور عزت زیادہ ہو۔

---

(۱) یہ معاینہ حضرت موصوف نے حضرت حسن میاں کے دور اہتمام میں فرمایا۔ حسن میاں کا سال وصال ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء اور منظر اسلام کا سال بنیاد ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۴ء ہے اور یہ معاینہ انھیں تین سالہ مدت کے درمیان ہوا۔

(۲) مطلب یہ ہے کہ حدیث میں اہل حق اور حامیان دین کی جو صفتیں بتائی گئی ہیں وہ ان میں موجود ہیں۔

(۳) ہر قسم کی خوبیوں فیروزمندیوں کے جامع

(۴) بدعت کو مٹانے والے

(۵) شریعت کے علمبردار

(۶) نگاہ علما کی ٹھنڈک

https://alislami.net

رضوی) نے ایک مدرسہ خاص اہلسنت کے بنام ''منظر اسلام''① بنیاد ڈالی جسکی صرف بریلی والوں کے نہیں بلکہ تمام اہلسنت ہندوستان کے واسطے اشد ضرورت تھی اس کے وجوہ اور خوبیاں روداد مدرسہ اوراس کے مقاصد کے ملاحظہ سے مفصل ہوں گی۔

بتقریب امتحان سالانہ مدرسہ مذکورحسب الطلب فقیر راقم الحروف وہاں حاضر ہوااوراحوال مدرسہ اور مدرسین اور مبلغ علوم طلبہ اورطرز تعلیم سے واقف ہوا۔ ہر قسم کے طلبہ مبتدی ومتوسط ومنتہی کے متعدد جلسۂ امتحان میں شریک اورعلوم دینیہ ضروریہ معقول و منقول خصوصاً علم تفسیر وحدیث وفقہ وسیر واصول وغیر ہا میں امتحان کی کیفیت پر مطلع ہوا۔ الحمدللہ کہ ببرکت حسن سعی مدرسین اور خوبی انتظام ناظمین اکثر طلبہ علوم دین کو مستعد اوراس بشارت کے مبشر پایا۔ لایزال اللہ یغرس فی ھٰذا الدین غرسًا یستعملھم فی طاعتہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اس دین میں کچھ پودے لگا تا رہے گا۔جن سے اپنی طاعت میں کام لیگا (رضوی) بالخصوص منتہی طلبہ کی علو ہمت اورحسن تقریر مطالب اورتحریرات فتاویٰ جو دیکھنے میں آئے اس سے نہایت شادمانی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کوحسن ترقی روزافزوں عطافرمائے ہمت عالی اور توجہ خاص منتظم دفتر جناب مولانا حسن رضا خاں صاحب دام مجدہم سے امید کامل ہے کہ اس مدرسہ مبارکہ سے جسکی نظیر اقلیم ہند میں کہیں نہیں ہے۔ایسی برکات فائض (جاری) ہوں جو تمام اطراف وجوانب کے ظلمات اور کدورت کو مٹائیں۔ اور ترویج عقائدحقہ منیفہ (بلند) اورملت بیضا شریفہ حنفیہ کے لئے ایسی مشعلیں روشن ہوں جن سے عالم منور ہو۔

① دارالعلوم منظر اسلام رضانگر سوداگران بریلی شریف ۱۳۲۲ھ میں قائم ہوا۔

https://alislami.net

تمام اہلسنت کو واسطے توجہ خاص اور شرکت عام اس مدرسہ کے محدثین فقہا، محققین اور ائمہ دین کیلئے یہ ہدایت لبس ہے۔ ھٰذا العلم دین فانظر واعمن تاخذون دینکم۔ یہ علم (یعنی قرآن وحدیث فقہ وغیرہ کا علم) دین ہے۔ لہذا تم دیکھ لو کہ اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو (رضوی) اور یحب الصلابۃ فی الدین دین میں تصلب لازم ہے (رضوی) واللہ سبحانہ الموفق والمعین۔فقط

کتبہ حسیب احمد نوری جماعتی غفرلہٗ القوی۔خادم الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم رامپور یوپی۔مورخہ ۲۴ صفر مظفر ۱۴۰۸ھ بروز دوشنبہ شریف مطابق ۱۹؍۱اکتوبر ۱۹۸۷ء

اس مشاہداتی رپورٹ سے بر کوچک ہندوستان میں منظر اسلام کی خدمات عالیہ، برکات جاریہ اور طلبا کا معقول ومنقول میں علوم نافعہ کا علم ہوا۔حضرت مولانا سراج الدین شاہ سلامت اللہ قدس سرہ نے اپنی مندرجہ بالا رپورٹ میں امام احمد رضا کے ادنیٰ فیضان کے نتیجے میں حجۃ الاسلام کو منظر اسلام کا بانی قرار دیا۔حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب بریلوی (م ۱۳۲۶ھ) کے حسن اہتمام کو سراہا اور منظر اسلام کو بے نظیر مدرسہ فرمایا۔

حجۃ الاسلام منظر اسلام میں بحیثیت محدث بریلوی اور صدر المدرسین

آپ یہ پہلے ہی پڑھ چکے ہیں کہ حجۃ الاسلام نے اپنے والد نامدار امام احمد رضا کی زندگی ہی میں طلبہ کو پڑھایا۔اور آپ نے آپ کے تلامذہ کو سند سے بھی نوازا۔انھیں ایام میں حضرت مولانا حسنین رضا خاں خلیفۃ امام احمد رضا اور حضرت مفتی اعظم ہند جانشین امام احمد رضا کو آپ نے پڑھایا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے پڑھانے کا سلسلہ کبھی جزوی اور کبھی کلی طور پر جاری رکھا۔

https://alislami.net

حضرت مولانا رحم الٰہی صدر المدرسین اور محدث منظر اسلام استاذ حضرت مفتی اعظم ہند کے ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۶ء میں بریلی سے میرٹھ چلے جانے کے بعد منظر اسلام میں نہ صرف حدیث بلکہ معقول و منقول کے اعلیٰ درجات کی کتابیں بھی آپ نے ایسی پڑھائیں کہ شاید و باید ـــــ ہر درجہ میں پڑھنے والوں کا ہجوم رہا۔ اور آپ کی مصروفیات میں خاصہ اضافہ رہا۔ آپ نے اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ''اس سال بوجہ حدیث شریف پڑھانے کے فقیر کو قطعاً فرصت نہ ملی۔ درمیان سال میں مدرس اول دار العلوم منظر اسلام بعض احباب کے اصرار سے میرٹھ کو بھیج دیئے گئے، درس فقیر کے سر (۱) رہا''۔ (۲)

تدریس کے ساتھ ہی جب بھی موقع میسر آیا آپ نے اپنے والد ماجد سے استفادہ کا سلسلہ جاری رکھا۔ چناں چہ امام احمد رضا نے جب علم توقیت موجدانہ انداز میں پڑھانا شروع کیا تو حجۃ الاسلام بھی مولانا ظفر الدین بہاری مولانا حکیم سید شاہ عزیز غوث وغیرہم کے ساتھ شریکِ درس رہے (۳)

آپ کا کام اس کے علاوہ امام احمد رضا کیلئے اندر سے کتابیں نکال کر لانا اور سندوں کی عبارتیں تلاش کر کے پیش کرنا بھی تھا۔ آپ کی یہ خدمت ۱۳۲۶ھ تک جاری رہی۔ تا آنکہ حضرت مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی کے وصال کے بعد منظر اسلام کا اہتمام آپ نے سنبھال لیا پھر امام احمد رضا کی خدمت میں کتابیں پیش کرنے اور سندوں کی تلاش کا کام مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفٰے رضا خاں کے سپرد ہوا۔ (۴)

---

(۱) تفسیر و حدیث اصول و فقہ کلام و منطق و فلسفہ ریاضی وغیرہا میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ کا درسِ بیضاوی، شرح عقائد، شرح چغمنی بہت مشہور تھا۔

حجۃ الاسلام نمبر رضائے مصطفٰے گوجرانوالہ ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹ء ص ۳۰

(۲) مولوی وزارت رسول حامدی کے نام حجۃ الاسلام کے مکتوب کی فوٹو کاپی راقم الحروف نے جناب وجاہت رسول قادری سے حاصل کر لی ہے۔

(۳) مولانا ظفر الدین فاضل بہاری حیات اعلیٰ حضرت ص ۱۵۹

(۴) مولانا حسنین رضا خاں سیرت اعلیٰ حضرت ص ۱۱۶۔ ۱۱۹

https://alislami.net

دارالعلوم منظر اسلام کا شاندار اجلاس

تاریخ گواہ ہے کہ دارالعلوم منظر اسلام کے یوم تاسیس سے آج تک اس کا ہر سالانہ اجلاس فقید المثال رہا ہے۔ مگر ان سطور میں ۲۱/۲۲/۲۳ شعبان ۱۳۵۲ھ مطابق ۹/۱۰/۱۱ دسمبر ۱۹۳۴ء کے شاندار اجلاس کی تیاریوں اس میں مدعوین علما مشائخ اور عمائدین کا مختصر ذکر کیا جارہا ہے۔ تاکہ حجۃ الاسلام کا منظر اسلام کے زریں دور اہتمام کا منظر آنکھوں میں آجائے۔ اور آپکے غیر منقسم ہندوستان میں عظمت وشہرت کا اندازہ ہو سکے۔ اور یہ بھی معلوم کیا جاسکے کہ ان ایام میں افاضل مدرسین علمائے عاملین اور طلبائے کاملین سے منظر اسلام کا منظر کتنا دلکش ہوگا۔ حضرت حجۃ الاسلام کے مندرجہ ذیل مکتوب سے آپ کی مصروفیات اور کاوشوں کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ ”یہاں آج کل دارالعلوم کے جلسہائے سالانہ کے انتظامات زیر نظر ہیں۔ مجالسِ شوریٰ کا انعقاد ہورہا ہے اور سارے عمائدِ شہر کی توجہ منعطف ہے۔ اس سال نتیجہ امتحان بہترین صورت میں دکھایا جانا قرار پایا ہے۔ بیس طالب علم دستارفضیلت کے قابل تیار ہوئے ہیں، روسائے شہر کی رائے ہے کہ گورنر یوپی حافظ احمد سعید خاں صاحب (جو میری ملاقات کے اشتیاق میں دومرتبہ بریلی آئے۔ اور میرے موجود نہ ہونے کے باعث ملاقات نہ ہوسکی) چوں کہ اک مسلمان گورنر ہیں لہذا جلسہ سالانہ میں انھیں دعوت دی جائے۔ اور نواب سر مزمل اللہ خاں اور سر محمد یوسف وغیرہ عمائد ہند اور مشائخ میں سے جناب دیوان صاحب اجمیر مقدس اور پیر جماعت علی شاہ صاحب پیر پنجاب وغیرہ منتخب حضرات کو بلایا جائے۔ جسکے مصارف کا تخمینہ تقریباً ۹۰۰ کیا گیا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ بخیر انجام پہنچائے۔ اور جلسہ دارالعلوم کو نتیجہ خیز کرے“۔ [۱]

---

(۱) مولوی وزارت رسول حامدی کے نام حجۃ الاسلام کے مکتوب کی فوٹو کاپی راقم الحروف نے جناب وجاہت رسول قادری سے حاصل کرلی ہے۔

https://alislami.net

مشاہیر خلفا

حضرت حجۃ الاسلام جامع الکمالات بزرگ تھے۔آپکے مریدین اور خلفا غیر منقسم ہندوستان کے ہر علاقے میں پائے جاتے تھے[۱] آپ کا سلسلہ آپ کے خلف اکبر حضرت مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں کے خلفا اور صاحبزادگان سے یورپ، افریقہ کے علاوہ ماریشس میں بھی خوب پھیلا۔ان سطور میں حضرت حجۃ الاسلام کے مشاہیر خلفا کے نام ہدیۂ ناظرین ہیں۔

۱۔ مولانا ظہیر الحسن اعظمی مدفون اودے پور
۲۔مولانا حافظ محمد میاں صاحب اشرفی رضوی علیم آباد۔اہیاری ضلع دربھنگہ بہار م ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء
۳۔ مولانا عنایت محمد خاں غوری فیروز پوری
۴۔ مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری مدفون تلہر ضلع شاہجہاں پور
۵۔ مولانا ولی الرحمٰن پوکھر یروی مظفر پوری م ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء
۶۔ مولانا حماد رضا خاں نعمانی میاں بریلوی خلف اصغر مدفون کراچی ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء
۷۔ مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری مدفون گجرات م ۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء
۸۔ مولانا سردار ولی خاں عرف عزو میاں بریلوی مدفون ملتان
۹۔ مولانا حشمت علی خاں لکھنوی مدفون پیلی بھیت م ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء
۱۰۔ مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد الوری مدفون دربار داتا لاہور م ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء
۱۱۔ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد لائل پوری م ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء
۱۲۔ مولانا شاہ محمد اجمل سنبھلی م ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء

---

۱ حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہ کا سلسلہ حضرت کے خاتم الخلفاء، فخر العلماء شاہ عبد المصطفٰی حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ اور ان کے خلیفہ وخلف وصاحب سجادہ جناب مولانا مولوی محمد خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وزاد فی علمہ وعملہ وفضلہ سے جاری ہے۔اس سلسلہ کے بھی کثیر مریدین وصاحب سلسلہ بلاد عرب وعجم وہند میں ہیں۔تاج العلماء سید محمد میاں قادری خاندان برکات ص ۸۸

https://alislami.net

۱۳۔ مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں صاحب سجادہ خلف اکبر م ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء

۱۴۔ مولانا سید ریاض الحسن شاہ صاحب جودھپوری مدفون حیدر آباد سندھ م ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء

۱۵۔ مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خاں رضوی بریلوی مدفون لاہور م ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء

۱۶۔ مجاہد ملت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمن قادری دہام نگری م ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء

۱۷۔ محدث بریلی مولانا محمد احسان علی مظفر پوری م ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء

۱۸۔ مولانا محمد سعید شبلی فیروز پوری م ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۲ء

۱۹۔ مداح الرسول صوفی عزیز احمد بریلوی م ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء

۲۰۔ مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں بریلی نبیرۂ اکبر م ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

۲۱۔ مولانا شاہ رفاقت حسین مفتی اعظم کانپور امین شریعت بہار م ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

۲۲۔ مولانا رضی احمد ماہر رضوی مدھوبنی بہار

۲۳۔ مولانا شاہ ابوسہیل انیس عالم امین شریعت بہار

۲۴۔ مولانا قاضی فضل کریم قاضی شریعت بہار

۲۵۔ شیخ الحدیث مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی م ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء

۲۶۔ یادگار سلف مولانا الحاج تقدس علی خاں رضوی بریلوی مدفون پیر جو گوٹھ سندھ

۲۷۔ راقم الحروف محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی بانی و سربراہ سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل (۱)

۲۸۔ مولانا مفتی ظفر علی نعمانی، کراچی (۲)

۲۹۔ مولانا سید محمد علی اجمیری مقیم حیدر آباد سندھ

۳۰۔ مولانا محمد علی آنولوی

---

(۱) راقم الحروف فقیر قادری سگ بارگاہ رضوی محمد ابراہیم خوشتر صدیقی، سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں قطب مدینہ مولانا شیخ ضیاء الدین قادری سے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ میں حضور مفتی اعظم ہند سے اور سلسلہ عالیہ نوریہ رضویہ حامدیہ میں مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خاں، مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں اور حضرت مولانا الحاج تقدس علی خاں رضوی قدست اسرارہم سے ماذون و مجاز ہے۔

داد او را قابلیت شرط نیست بلکہ شرط قابلیت داد اوست

(۲) ہفت روزہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ۔ حجۃ الاسلام نمبر ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹ء، ص ۸

https://alislami.net

تصنیفات

آداب سحر گاہی ہوں یا مصروفیات خانقاہی، درس وتدریس کے اوقات ہوں یا ملی مسلکی معاملات۔ان گونا گوں مشاغل کے باوجود جب کبھی بھی موقع میسر آتا آپ اپنے والد ماجد کی روش کے مطابق فتویٰ نویسی میں متوجہ ہوجاتے اور تصنیف وتالیف کا کام بھی جاری رکھتے۔

اس میں شک نہیں کہ آپ نے اپنی پوری زندگی میں بہت سے فتوے لکھے۔درسی اور مسلکی ضرورت کے مطابق کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔نعت گوئی میں تو آپ کو شغفِ تام تھا مگر آپ کا علمی اور قلمی ذخیرہ عدم تحفظ کی نذر ہو گیا۔راقم الحروف آپ کے ذخیرۂ نعت سے ''بیاض پاک حجۃ الاسلام'' کے تاریخی عنوان سے ایک اور منقبت ''ذریعہ التجا'' جمع کرسکا۔مندرجہ ذیل سطور میں آپ کی تصنیفات کی نامکمل فہرست پیش کی جارہی ہے۔ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ مجموعہ فتاویٰ قلمی

۲۔ الصارم الربّانی علی اسراف القادیانی (۱۳۱۵ھ)

۳۔ نعتیہ دیوان

۴۔ تمہید اور ترجمہ الدولۃ المکیہ ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء

۵۔ الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء

۶۔ تمہید کفل الفقیہ الفاہم ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء

۷۔ تاریخی نام، خطبہ الوظیفۃ الکریمہ ۱۳۳۸ھ

۸۔ سد انصرار قلمی

۹۔ سلامۃ اللّٰہ لاہل السنۃ من سبیل العناد والفتنہ ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۳ء

۱۰۔ حاشیہ ملا جلال قلمی

۱۱۔ کنز المصلی پر حاشیہ ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ء

۱۲۔ اجلی انوار الرضا ۱۳۳۴ھ ۱۹۱۵ء

۱۳۔ آثار المبتدعین لہدم حبل اللّٰہ المتین۔حیات اعلیحضرت ص ۶۱

۱۴۔ وقایہ اہلسنت، حاشیہ مکتوبات امام احمد رضا خاں ص ۵۳

https://alislami.net

اسفار

حضرت حجۃ الاسلام خانقاہ قادریہ رضویہ کے سجادہ نشین اور امام احمد رضا کے برحق جانشین تھے۔ آپ کی مصروفیات میں ملّی، ملکی، مسلکی، اور خانقاہی تقاضے سبھی کچھ شامل تھے۔ ہر سال شوال سے شعبان تک آپ پورے ہندوستان میں سرگرم عمل رہتے۔ پھر رمضان میں آپ کو مسلسل سفر بھی کرنا پڑتا۔ امام احمد رضا کی معیت میں آپ نے کئی سفر کئے۔ دربار حق وہدایت عظیم آباد پٹنہ کے تاریخ ساز جلسے منعقدہ ۷/۸/۹/۱۰/۱۱/۱۲/۱۳/رجب المرجب ۱۸ ۱۳ھ/ ۱۹۰۰ء میں شرکت کیلئے آپنے امام احمد رضا کی معیت میں سفر کیا۔ اور خدمت کی سعادت بھی حاصل کی۔ اور غالباً اسی سفر سے صوبہ بہار میں مسلسل آمدورفت اور خانقاہی تعلقات کا آغاز ہوا۔ جو تا حیات جاری رہا۔

پھر امام احمد رضا کی معیت میں ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۵ء کے سفر حج کا شاندار موقع میسّر آیا۔ حرمین طیبین میں آپ کے علمی اور عملی کارنامے ظاہر ہوئے۔ عالم اسلام میں آپ جانے پہچانے گئے۔ پھر امام احمد رضا ہی کی معیت میں جبلپور کا پہلا سفر کیا۔ ۲۶/ جمادی الاخریٰ ۷ ۱۳۳ھ ۲۹ مارچ ۱۹۱۹ء بروز ہفتہ بعد نماز عشا بمقام عیدگاہ کلاں تین ہزار کے اجتماع میں آپ کا خطاب عام ہوا۔ اسی تاریخی جلسہ میں امام احمد رضا نے مولانا مفتی محمد برہان الحق جبل پوری کی دستار بندی کی۔ جسکی تکمیل حجۃ الاسلام کے ہاتھوں ہوئی۔ (مفتی محمد برہان الحق جبل پوری اکرام امام احمد رضا ص ۶۷۔۶۸) اس جلسے میں آپ اپنا پہلا مدلل اور جامع خطاب فرمارہے تھے۔ سامعین ہمہ تن گوش تھے کہ امام احمد رضا تشریف لے آئے۔ آپ کی تقریر سُن کر بہت مسرور ہوئے، داددی اور کلماتِ تحسین فرمائے۔ زندگی بھر آپ کے بیانات کی بنارس، کلکتہ، مظفر پور، اودے پور، چتوڑ، کان پور، لاہور، یوپی، سی پی، اور بہار کے شہروں میں دھوم رہی، لوگ آپ کی تقریر سُنتے سر دُھنتے اور تائب ہوتے۔

(ہفت روزہ رضائے مصطفٰے حجۃ الاسلام نمبر ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹ء، ص ۳)

اسی طرح آپ نے دارالعلوم مصباح العلوم اشرفیہ مبارکپور میں خطاب فرمایا تو سامعین دنگ رہ گئے۔ مولانا قاری مصلح الدین صدیقی م ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء اپنی آنکھوں دیکھی رپورٹ

https://alislami.net

میں لکھتے ہیں۔ ’’وہابیہ اور شیعہ حضرات نے یہ کہا کہ ایسی نورانی صورت آج تک دیکھی نہ گئی۔ اور نہ ایسی مدلل تقریر سُنی‘‘۔ معارف رضا کراچی ص ۲۰۳۔

سفرِ لکھنؤ

یہ سفر وسیلہ ظفر تاریخ کے صفحات میں ہنوز محفوظ اور الاستقامۃ فوق الکرامہ کا بڑا روشن دستاویز ہے۔ اندازہ کیجئے فرنگی محل لکھنؤ کا تاجدار علم وفن مولانا محمد علی جوہر کا مرشد زمن حضرت مولانا شاہ عبد الباری فرنگی محل قدس سرہٗ م ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۶ء لکھنؤ کے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر اپنے تدریسی خانقاہی اور سیاسی دوستوں کے جم غفیر کے ساتھ استقبال کیلئے تشریف فرما ہیں۔ اور حجۃ الاسلام خادم الحرمین کے جلسہ میں شرکت کے لئے علما کی معیت میں وارد ہوئے۔ مولانا فرنگی نے بڑھکر خوش آمدید کہا۔ مگر چشم فلک یہ نظارہ دیکھتی رہ گئی۔ اور مجمع ششدر رہ گیا کے حجۃ الاسلام نے مصافحہ کرنے سے انکار کردیا۔ حضرت مولانا عبد الحفیظ سابق مفتی اعظم آگرہ م ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء مدفون ملتان اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں۔ حضرت مولانا عبد الباری رحمۃ اللہ علیہ سے زمانہ خلافت میں کچھ باتیں سرزد ہوگئیں۔ ان پر اعلیٰ حضرت نے گرفت فرمائی۔ آخر کار وصال سے کچھ پہلے خدام الحرمین کے جلسہ میں علما بریلی شریک ہوئے۔ اس وقت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا عبد الباری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مصافحہ نہ کیا۔ اور اُن کے یہاں قیام سے بھی انکار کردیا اور فرمایا کہ اعلیٰ حضرت نے آپ پر جو اعتراضات کئے ہیں ان باتوں سے رجوع کیجئے۔ چناں چہ حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ کی کوشش سے تحریر دی۔ اس کے بعد حضرت مولانا حامد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود فرنگی محل گئے۔ دونوں میں مصافحہ ومعانقہ ہوا۔ حضرت مولانا حامد رضا خاں نے حضرت مولانا عبد الباری کے ہاتھ چومے۔ اس لئے کہ وہ صحابی کی اولاد میں ہیں۔ اور وہیں قیام فرمایا۔ فقیر اس موقع پر موجود تھا۔ اسی خوشی میں دار الشفاء کی برفیاں آئیں۔ اور باقاعدہ فاتحہ ہوئی اور تقسیم ہوئیں۔ (شمع ہدایت ص ۹۳ ۔ ۹۴ مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

https://alislami.net

سفر لاہور

لاہور کا فیصلہ کن مناظرہ نہ صرف تاریخی بلکہ مسلکِ اہل سُنّت کی اعتقادی دنیا میں بڑی بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ مناظرہ دیوبندیوں کے مولانا اشرف علی تھانوی سے ہونا قرار پایا۔ تا کہ اس فتنۂ اختلاف کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔ جس کیلئے امام احمد رضا کی زندگی میں کئی بار کوشش کی گئی۔ خصوصاً مراد آباد میں تو تھانوی صاحب کو امام احمد رضا نے آخری دعوتِ ملاقات بھی دی۔ جس میں صرف تحریری گفتگو کی شرط تھی۔ اس کیلئے ۲۷ رصفر ۱۳۲۹ھ کی تاریخ بھی مقرر کر دی گئی۔ اس کا تفصیلی ذکر رسالہ ''دافع الفساد عن مراد آباد'' میں موجود ہے۔ اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر امام احمد رضا کا مندرجہ ذیل مکتوب قابل مطالعہ ہے اور اس باب میں حرف آخر ہے۔

نقل مفاوضۂ عالیہ امام بریلوی قدس سرہٗ
بنام
مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ فقیر بارگاہ عزیز قدیر عزجلالہ، تو مدّتوں سے آپ کو دعوت دے رہا ہے، اب حسب معاہدہ قرار داد مراد آباد پھر محرک ہے۔ کہ آپ سوالات و مواخذات حسام الحرمین کی جواب دہی کو آمادہ ہوں۔ میں اور آپ جو کچھ کہیں لکھ کر کہیں اور سنا دیں اور وہی دستخطی پرچہ اسی وقت فریقین مقابل کو دیتے جائیں کہ فریقین میں سے کسی کو کہہ کے بدلنے کی گنجائش نہ

https://alislami.net

رہے معاہدہ میں ۲۷ ؍صفر مناظرہ کے لئے مقرر ہوئی ہے۔ آج پندرہ کو اس کی خبر مجھ کو ملی، گیارہ روز کی مہلت کافی ہے۔ وہاں بات ہی کتنی ہے۔ اسی قدر کہ یہ کلمات شان اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں توہین ہیں یا نہیں؟ یہ بعونہٖ تعالےٰ دومنٹ میں اہل ایمان پہ ظاہر ہوسکتا ہے۔ لہٰذا فقیر اس عظیم ذوالعرش کی قدرت ورحمت پر توکل کر کے یہی ۲۷ ؍صفر روز جاں افروز دوشنبہ اس کیلئے مقرر کرتا ہے۔ آپ فوراً قبول کی تحریر اپنی مہری دستخطی روانہ کریں۔ اور ۲۷ صفر کی صبح مرادآباد میں ہوں ــــــــ

اور آپ بالزات اس امر اہم واعظم دین کو طے کرلیں اپنے دل کی آپ جیسی بتاسکیں گے وکیل کیا بتائے گا۔ عاقل بالغ مستیطع غیر محذرہ کی توکیل کیوں منظور ہو۔ لہذا یہ معاملہ کفر واسلام کا ہے۔ کفر و اسلام میں وکالت کیسی۔ اگر آپ خود کسی طرح سامنے نہیں آسکتے اور وکیل ہی کا سہارا ڈھونڈیئے تو یہی لکھدیجئے۔ اتنا توحسب معاہدہ آپ کو لکھنا ہی ہوگا کہ وہ آپ کا وکیلِ مطلق ہے۔ اس کا تمام ساختہ و پرداختہ قبول سکوت نکول عدول سب آپ کا ہے اور اس قدر اور بھی ضرور لکھنا ہوگا کہ اگر بعون العزیز القدر عزجلالہ آپ کا وکیل مغلوب یا معترف یا ساکت یا فار ہوا تو کفر سے توبہ علی الاعلان آپ کو کرنی اور چھاپنی ہوگی کہ توبہ میں وکالت ناممکن ہے اور اعلانیہ کی توبہ اعلانیہ لازم۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آخر بار آپ ہی کے سر رہتا ہے کہ توبہ کرنی ہوئی تو آپ ہی پوچھے جائیں گے۔ پھر آپ خود ہی اس دفع اختلاف کی ہمت کیوں نہ کریں۔ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کو آپ تھے اور بات بنانے دوسرا آئے لا حول ولا قوۃ الا با اللہ العلی العظیم۔ آپ برسوں سے

ساکت اور آپ کے حواری رفع خجلت کی سعی بے حاصل کرتے ہیں ہر بار ایک ہی جواب کے ہوتے ہیں۔ آخر بار کی یہ اخیر دعوت ہے۔ اس پر بھی آپ سامنے نہ آئے تو الحمد اللہ میں فرض ہدایت ادا کر چکا۔ آئندہ کسی کے غوغے پر التفات نہ ہوگا۔ منوادینا میرا کام نہیں اللہ عزوجل کی قدرت میں ہے واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم وصلی اللہ تعالٰی علی سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

مہر

۱۵؍صفر المظفر روز چہارشنبہ ۱۳۲۹ھ

علیٰ صاحبہا وآلہ افضل الصلوۃ والتحیۃ۔ اٰمین

مآل یہی ہوا کہ اکابر دیو بند گھبراتے رہے، خجالت وشرمندگی نبھاتے رہے۔ رجوع واتحاد کی راہوں سے گریز کیا۔ اور ایک بہت بڑا فتنہ باقی رہ گیا۔

قارئین آپ نے امام احمد رضا کا مکتوب گرامی پڑھا۔ اب اسی موضوع سے متعلق یہ بھی پڑھتے چلئے کہ بریلوی (اہلسنت) اور دیوبندی (فرقہ وہابیہ) کے اختلافات کیا ہیں۔ اس سلسلہ میں مشہور مؤرخ مولانا حکیم نجم الغنی رامپوری م ۱۳۵۱ھ/ ۱۹۳۲ء کی کتاب ''مذاہب الاسلام'' کی مندرجہ صفحات بڑی معلوماتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

فرقہ وہابیہ کے بعض عقائد

مولوی فضل احمد مفتی شہر لودھیانہ لکھتے ہیں کہ وہابیہ کی دو قسمیں ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ ہیں جنہوں نے علانیہ ہم سے جدائی اختیار کرلی اور اجماع امت سے علیحدہ ہو کر تقلید شخصی کا انکار کر دیا۔ ان سے ہم کو کچھ سروکار نہیں۔ مگر دوسری قسم کے وہابیہ ان کا فتنہ نہایت عظیم وضرر رساں ہے۔ یہ وہ

https://alislami.net

لوگ جو ظاہر میں بڑے زور سے دعوی کرتے ہیں کہ ہم مقلد اور پکّے حنفی ہیں اور تقلید امام کو تمام اصول و فروع میں واجب سمجھتے ہیں مگر عقائد میں اکثر غیر مقلدوں سے بالکل متفق ہیں۔ اس لئے امامت ان کی ناجائز اور وہ قابل نفرت ہیں۔ فہرست ان کے عقائد کی حسب ذیل ہے۔

① خدائے تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ ملخصا از رسالہ یکروزی مؤلفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی صفحہ ۱۴۵ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ ہجری۔

(الف) اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الہیہ داخل نیست پس لانسلم بلفظہ الخ۔ یکروزی و تقویۃ الایمان مطبوعہ مطبع نول کشور باردوم ۱۸۸۲ء۔

(ب) امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا۔ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں ان اللہ علی کل شیئٍ قدیر کے خلاف ہے، (بلفظ براہین قاطعہ ازمولوی خلیل احمد ساکن انبیٹھی صفحہ ۲ مطبوعہ مطبع ہلالی اسٹیم پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ ۱۹۰۴ء۔ وصیانۃ الایمان ازمولوی محمد اسمٰعیل دہلوی)

② آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیئے۔
(ملخصا تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰)

③ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی شان کے سامنے چمار سے بھی ذلیل ہیں۔
(ملخصا ایضاً صفحہ ۱۴۔۱۹)

④ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے روبرو ایک ذرّۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔
(ملخصا ایضاً صفحہ ۵۵)

⑤ اللہ تعالےٰ جس کو چاہے گا اپنے حکم سے اس کا شفیع بنادے گا۔
(بلفظہ ملخصا ایضاً صفحہ ۳۳)

⑥ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیات النبی نہیں مر کر مٹی ہو گئے۔
(بلفظہ ملخصا ایضاً صفحہ ۶۰)

⑦ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ قدرت نہیں اور نہ وہ سنتے ہیں۔
(ملخصا ایضاً صفحہ ۲۳۔۲۹۔۸۶)

https://alislami.net

⑧ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب خدا تعالیٰ کا دیا ہوا ماننا بھی شرک ہے
(ایضاً صفحہ ۱۰۔۲۶۔۲۷)

⑨ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بات کا بھی غیب داں جاننا شرک ہے۔
(ایضاً صفحہ ۲۷۔۵۸)

⑩ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ کی فقط زیارت کو سفر کرنا شرک ہے
(ایضاً صفحہ ۱۰۔۴۰)

⑪ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ کے سامنے تعظیم کے لئے کھڑا ہونا شرک ہے۔
(ایضاً صفحہ ۴۰۔۴۱۔۴۳)

⑫ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد رسول اللہ کہنا شرک ہے۔
(ملخصا ایضًا صفحہ ۲۳)

⑬ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر اور بھی پیدا ہونا ممکن ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۱)

⑭ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جملہ بنی آدم کے برابر ہیں۔
(بلفظہ براہین قاطعہ صفحہ ۳)

⑮ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان کو علم زیادہ ہے۔
(ملخصا بلفظہ براہین قاطعہ صفحہ ۵۱)

⑯ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی کیا خصوصیت ہے ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔
(بلفظہ حفظ الایمان مؤلفہ مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۹ھ صفحہ ۷)

⑰ خدا سے ہم کو کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں۔
(بسط البنان مؤلفہ مولوی اشرف علی صفحہ ۷)

مصرعہ ''با خدا داریم کار و با خلائق کار نیست'' بلفظ

⑱ حق سبحانہ تعالےٰ کو جہت ومکان سے منزہ سمجھنا بدعت وگمراہی ہے
(ملخصاً ایضاح الحق از مولوی محمد اسمعیل دہلوی۔ صفحہ ۲۴۔ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ ہجری)

https://alislami.net

⑲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود شریف کرنا اور قیام تعظیمی کے لیے کھڑا ہونا بدعت و شرک ہے۔ اور بمثل کنہیا کے جنم کے ہے۔ (ملخصاً فتویٰ مولوی رشید احمد صفحہ ۱۴۳۔ براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد صفحہ ۲۲۶)

⑳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں خیال آنا بیل اور گدھے سے بدتر ہے۔

(بلفظہ صراط مستقیم از مولوی محمد اسمٰعیل صفحہ ۸۶۔ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۸ھ)

㉑ کعبہ شریف میں جو چار مصلے بنائے گئے ہیں وہ مذموم ہیں۔

(بلفظہ سبیل الرشاد۔ مؤلفہ مولوی رشید احمد)

㉒ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فاتحہ بارہویں شریف کی شیرینی میلاد شریف اور گیارہویں شریف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا کھانا حرام ہے۔ مثل ہنود

(فتوائے مولوی رشید احمد صفحہ ۱۶۔ ۱۷)

㉓ ختم فاتحہ بزرگان مثل سوم، دہم، چہلم وغیرہ کو ہنود کی رسم بیان کرتے ہیں۔

(براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)

یکسر ہزار سودا

آپ کی سفری مصروفیات کا اندازہ ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۴ء کے اس مکتوب سے بھی ہوگا۔ جس میں لاہور کے جلسئہ مذکور میں شرکت کا بھی ذکر ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا۔۔ ''نیز لاہور میں انجمن حزب الاحناف کے جلسے مقرر ہیں جہاں میری صدارت کی اشاعت کردی گئی اور میں وعدۂ شرکت کر چکا ہوں۔ پھر فیروز پور کے احباب نے اصرار کیا ہے کہ میں لاہور سے وہاں آؤں۔ اور ایک شادی چند ماہ سے صرف میرے آنے پر ملتوی رکھی ہے جب میں وہاں پہونچوں گا تو تقرر تاریخ ہوگا۔ اور تقرر تاریخ میرے ہی ذمہ رکھا ہے۔ راہ میں امرتسر کے بعض احباب مصر ہیں کہ یہاں بھی قیام ہو۔۔۔۔۔ غرضً یکسر ہزار سودا''۔ ①

① وجاہت رسول قادری ابن مولوی حاجی وزارت رسول حامدی کے نام مکتوب کی موصولہ فوٹو کاپی۔

https://alislami.net

لاہور میں آپ کا قیام

حضرت حجۃ الاسلام کا لاہور میں قیام عموماً حضرت شاہ محمد غوث قادری کے مزار پر انوار پر ہوتا۔ لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں یہاں حاضر ہوتے اور خوب خوب استفادہ کرتے آپ کے مرید ہوتے۔ علما آپ سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ میں ماذون ومجاز ہوتے مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد لاہوری کو بھی آپ نے ماذون ومجاز فرمایا۔ ۱۹۲۳ء میں امتحان کے لئے جامعہ نعمانیہ میں ۱۹۳۴ء میں حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب محدث الوری امیر انجمن حزب الاحناف لاہور کے عرس چہلم میں لاہور تشریف فرما ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ برابر ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۴ء تک حزب الاحناف کے جلسے کی صدارت کے لئے لاہور آتے رہے۔ اور فیصلہ کن مناظرہ پر آپ کا یہ سفر لاہور اپنے حسن اختتام کو پہنچا۔[1] بہر حال آپ کا سفر مسلکی ہو یا ملّی۔ یوم مسجد شہید گنج کے لئے لاہور کا ہو یا نجدیوں کے خلاف جلسہ خدام الحرمین میں شرکت کے لئے لکھنؤ کا ہو۔ ہندوستان کے طول وعرض میں تادم اخیر ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء تک جاری رہا۔ (انوار امیر ملت۔ محمد صادق قصوری ۶۶)

امرتسر کے پندرہ روزہ اخبار الفقیہ نے بریلی اور پیلی بھیت میں ۱۵ اور ۱۶ جون کو نجدیوں کی مذمت میں ہونے والے دو جلسوں کی کارروائی بڑی تفصیل سے شائع کی ہے۔

پیلی بھیت میں تشریف آوری

پیلی بھیت حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی م ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء کی قیام گاہ تھا اور محدّث سورتی کو امام احمد رضا سے جو مودت ومحبت تھی وہ شہرہ آفاق۔ پھر صاحبزادہ محدّث سورتی مولانا عبدالاحد امام احمد رضا کے شاگرد اور خلیفہ تھے۔ امام احمد رضا ہی نے آپ کو سلطان الواعظین کے خطاب سے نوازا۔ آپ کو سفر حج میں بھی امام احمد رضا اور حجۃ الاسلام کی معیت کا شرف حاصل رہا۔

---

(۱) محمد دین کلیم قادری۔ تذکرہ مشائخ قادریہ ص ۲۵۳۔ ہفتہ وار رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ص ۳، ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۹ھ

https://alislami.net

اور یہ حجۃ الاسلام کا بڑا اعزاز تھا اور الولد سرّ لابیہ کا اظہار کہ محدث سورتی کی نماز جنازہ آپ ہی نے پڑھائی ① انھیں خصوصیات کے پیشِ نظر حجۃ الاسلام کا پیلی بھیت میں آنا جانا تھا۔ حضرت مانا میاں قادری رضوی نبیرۂ محدّث سورتی رقمطراز ہیں۔

''وہ بائیس سال میں دس بارہ مرتبہ پیلی بھیت تشریف لائے اور اپنے والد ماجد کی عادت کے مطابق سب سے پہلے حضرت محدّث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ کے لیے تشریف لے جاتے اور دو ہی جگہ قیام فرماتے۔ سلطان الواعظین مولانا عبدالاحد کے مکان پر یا مولوی عبدالحق صاحب کرگہنوی م ۲ ۱۹۳ء/ ۱۳۵۰ھ کے یہاں۔ آخر میں ان دونوں حضرات کی وفات کے بعد آپ کا قیام مولوی محمد ابراہیم صاحب کی کوٹھی میں محدّث سورتی کے مزار کے قریب ہوا کرتا تھا۔ پیلی بھیت میں آپ کی تشریف آوری اور چند روز قیام مسلمانوں کے لئے بڑی خوشی کا باعث ہوتے تھے۔ ہر آن اہل عقیدت گھیرے رہتے تھے اور قدم قدم پر لوگ پروانہ وار نثار ہوتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اہلبیت، صحابہ کرام اور بزرگانِ دین کے ادب و احترام کے قیام میں آپ ہمیشہ مصروف، منہمک رہے اور اعلیٰ حضرت کے قیام کردہ مدرسہ اور انکی تصانیف، فتاویٰ کی ترتیب واشاعت کی جانب خصوصی توجہ فرماتے رہے۔ آپ کی حیات میں اعلیٰ حضرت کی وفات اور جدائی کا غم بڑی حد تک لوگ محسوس نہیں کرتے تھے۔'' سوانح اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ کراچی ۱۹۷۰ء ص ۷۰

اودے پور میں نزول اجلال

اودے پور میواڑ راجستھان کو شرف رہا ہے کہ سارا کا سارا علاقہ حضرت حجۃ الاسلام کے گیسوئے ارادت کا اسیر تھا۔ اور آپ کی روحانی مملکت کی راجدھانی۔ یہاں آپ کا قیام مسلسل رہتا۔ لوگ شب وروز دیوانہ وار آپ کی زیارت سراپا کرامت کرتے، پروانہ وار نثار ہوتے۔ زائرین کے سیلاب رواں میں آپ کا روئے تاباں زیارت گاہ عالم ہوتا۔ اس منظر کی چشمدید رپورٹ پڑھئے۔

---

① خواجہ رضی حیدر۔ تذکرہ محدث سورتی۔ ص ۱۹۶ مطبوعہ کراچی پاکستان

https://alislami.net

”بارہ سال کی عمر میں پہلی بار حجۃ الاسلام کی زیارت کا شرف مجھے حاصل ہوا۔ اودے پور سلاوٹ واڑی محلہ کی جامع مسجد میں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ انسانوں کا ایک سیلاب حجۃ الاسلام کی زیارت کے لئے رواں دواں دیکھا۔ اور اتنے عظیم اجتماع میں مجھے بھی حجۃ الاسلام کی ایک جھلک دیکھنے کا موقع نصیب ہوا۔ اس سے پہلے میری آنکھوں نے ایسا گورا اور نورانی چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ بس ایک ہی جھلک ہر بڑے اور چھوٹے کو مبہوت کر دیتی تھی۔ اور ہر آنے والا حلقۂ ارادت میں داخل ہو کر (مرید ہو کر) ہی لوٹ پاتا تھا۔ چونکہ ہزاروں لاکھوں اس فیض سے استفادہ کر رہے تھے۔ لہذا کپڑے کی ململ جو کئی گزوں پر مشتمل ہوتی تھی وہ لمبی کر دی جاتی تھی۔ اور لوگ اس طرح ململ کپڑے کو پکڑ لیتے تھے اور حلقہ ارادت میں داخل ہوتے جاتے تھے۔ یہ عمل گھنٹوں جاری رہتا تھا۔ ایک ایسی کشش آپ کے وجود میں موجود تھی جو نہ صرف مسلمانوں بلکہ کئی غیر مسلموں کو اسلام کی سعادت حاصل ہونے کا سبب ہوتی اور یہ فیضان جب تک وہ ذات اودے پور میں رہی یہ سلسلہ بڑھتا ہی گیا۔“

اودے پور میں آپ کا فیضان

آپ کے اودے پور دورہ کے بعد بیس سال کی عمر تک میں نے دیکھا کہ اودے پور میں ایک بھی وہابی ڈھونڈنے سے نہیں مل پاتا تھا۔ اور ۱۹۴۸ء جب میں پاکستان آگیا تو پھر تقریباً ہر سال اودے پور اور اجمیر شریف عرس میں حاضری کی سعادت حاصل رہی ہر گھر میں محفل میلاد اور صلوٰۃ وسلام کی برکتیں آج بھی وہاں موجود ہیں۔ [1]

یہ واقعہ ہے کہ آپ کا سفر ہندوستان کے ہر علاقے میں ہوتا اور جہاں ہوتا وسیلۂ ظفر ہوتا۔ اور ہر جگہ ارادت وزیارت کا منظر دیدنی ہوتا۔

---

(۱) راقم الحروف کے نام جناب قمر الدین احمد انجم صدر پاکستان نعت کونسل کراچی کا گرامی نامہ

https://alislami.net

”اے تماشا گاہ عالم روئے تو“

ہندوستان کے اکابر علما کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ نگاہوں نے حجۃ الاسلام سے زیادہ حسین چہرہ نہیں دیکھا۔ پھر اس پر لباس کی سج دھج مزید برآں تھی۔ جو لباس بھی آپ زیب تن فرماتے وہ بھی آپ کے جمال سے جگمگا اٹھتا۔ جس مقام سے گزر ہوتا تو لوگ حُسنِ صوری دیکھکر انگشت بدنداں رہ جاتے اور سارا ماحول غزل خواں ہوتا ع

”دم میں جب تک دم ہے دیکھا کیجئے“

ان کی شگفتہ باتوں کا یہ عالم ہوتا کہ منھ سے پھول جھڑتے تھے۔ اہل مجلس کا یہ حال ہوتا کہ ”وہ کہیں اور سنا کرے کوئی“، حسن خداداد ایسا کہ جس محفل میں ہوتے وہی جان محفل ہوتے۔ نگاہیں کھلی کی کھلی رہ جاتیں۔ دیدۂ ہوش پر نیم بیہوش ہونے کا گمان ہوتا۔ لوگ وفور دید میں ہکّا بکّا رہ جاتے اور آنے والا شخص بیخودی میں پکار اٹھتا

”ما ھٰذا بشراط ان ھٰذا الّا ملک کریم“

ان کا حسن و جمال عمامہ کی بندش داڑھی کی وضع قطع اور پاکیزہ صاف ستھرا لباس اور بزرگی دلوں کو مسخر کررہی تھی۔ وہابیہ و شیعہ حضرات نے کہا کہ ایسی نورانی صورت آج تک دیکھی نہ گئی اور نہ ایسی مدلل تقریر سنی۔

(مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی م ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء معارف رضا ص ۲۰۱)

آپ نہایت حسین و جمیل شخصیت کے مالک تھے سرخ و سفید چہرہ اس پر سفید ریش اور آپ کا قد بالا ہزاروں لاکھوں کے مجمع میں پہچان لیا جاتا تھا۔

(ادیب شہیر حضرت شمس بریلوی)

حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ حامد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک نورِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلووں سے ایسا روشن تھا کہ بس دیکھنے والے کا یہی دل کرتا کہ وہ حضرت کے شمع کی طرح روشن چہرہ کو دیکھتا ہی رہے۔ اور آپ کی یہ زندہ کرامت تھی کہ کئی بڑے بڑے ہندو کالیست ۱۹۳۴ء میں اجمیر شریف میں حضرت خواجہ غریب نواز کے عرس شریف کے موقع

https://alislami.net

پر صرف آپ کا شمع کیطرح روشن چہرہ دیکھکر ہی حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ وہ یہ کہتے تھے کہ یہ روشن چہرہ بتا تا ہے کہ یہ حق وصداقت اور روحانیت کی تصویر ہیں۔

علامہ نور احمد قادری ایم اے فارسی۔ تاریخ اسلام انٹرنیشنل ایشینز
ایم۔او۔ایل، ایل۔ایل۔بی، ایچ۔پی۔ایچ، یو۔ایم۔کے، ایل۔
ای۔اے، یو۔کے، آنرز
(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی۔ص ۸ مطبوعہ کراچی)

لاہور کا فیصلہ کن مناظرہ ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۴ء

مذاہب الاسلام کے حوالے سے فرقہ وہابیہ کے بعض عقائد میں آپنے یہ عقیدہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی کیا خصوصیت ہے ایسا علم تو زید وعمرو، بلکہ ہر صبی ومجنوں بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے“ بلفظہ۔ (حفظ الایمان مؤلفہ مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۹ھ ص ۷) بھی ملاحظہ فرمایا۔ اور یہی عقیدہ لاہور کے فیصلہ کن مناظرہ کا موضوع قرار پایا۔ اس مناظرہ میں اہلسنت کی جانب سے دیوبندیوں کے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے مقابلہ میں حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں علامۂ بریلوی مناظر منتخب ہوئے۔

اہلسنت کا یہ فیصلہ نہایت مناسب تھا کہ مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ حفظ الایمان میں اس عقیدہ کے لکھنے والے بقید حیات ہیں۔ وہ اس مناظرہ میں خود آکر اپنی مندرجہ بالا عبارت کو اسلامی اور اس عبارت کی روشنی میں اپنے آپ کو مسلمان ثابت کریں۔ اور یہ بھی طے پایا کہ وہ اگر خود نہ آسکیں تو کسی کو اپنا وکیل بنا کر بھیج دیں جس کی فتح وشکست تھانوی صاحب کی فتح وشکست ہو۔ مخالفین نے یہ وعدہ بھی کرلیا کہ اگر مناظرہ میں مولانا تھانوی نہ آسکے تو ان کا وکیل ضرور آئے گا۔ مگر وہی ہوا جو اس سے پہلے ۱۳۲۹ھ میں ہوا جس کی تفصیل آپ امام احمد رضا کے مکتوب بنام مولوی اشرف علی تھانوی میں پڑھ چکے ہیں۔

https://alislami.net

مناظرہ میں علما و مشائخِ اہلسنت کا ہجوم

چشم فلک شاہد ہے کہ مسجد وزیر خاں لاہور کا وسیع و عریض صحن حق و باطل کا فیصلہ کن مناظرہ دیکھنے کیلئے ہزاروں فرزندان توحید و رسالت سے بھرا ہوا تھا۔ عوام کا بے پناہ ہجوم پھر اس میں مشائخ اہلسنت، حضرت حجۃ الاسلام علامہ بریلوی، شیخ طریقت مولانا شاہ علی حسین کچھوچھوی، حضرت صدر الافاضل مرادآبادی، حضرت پیر صدر الدین سجادہ نشین حضرت موسیٰ پاک شہید ملتانی، حضرت فقیہ اعظم کوٹلوی، مولانا شاہ محمد صاحب سیالکوٹی وغیرہم کی تشریف آوری بڑی ایمان پرور تھی۔ ہر شخص مناظرہ کا منتظر تھا۔ وقت آیا اور گیا مگر مولانا تھانوی آئے اور نہ ان کے وکیل۔ اور ملت اسلامیہ کا وہ ناسور (گستاخانہ عبارت) جو ہنوز اہل حق کے سینوں کو چھلنی کرر ہا ہے، ہمیشہ کے لئے باقی رہ گیا۔ ہاں! یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ حق کے سامنے باطل ہمیشہ مغلوب و محجوب رہا ہے۔ اور یہی ہوا کہ حضرت حجۃ الاسلام اس مناظرہ میں بھی فاتح و غالب رہے۔ اور مولوی اشرف علی تھانوی اور ان کے ہم عقیدہ، مفتوح و مغلوب۔

(تلخیص ہفتہ وار رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ حجۃ الاسلام نمبر ۱۳۷۹ھ ص ۳)

اہلسنت کی اس عظیم الشان کامیابی پر مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کی جانب سے حضرت حجۃ الاسلام کے اعزاز میں ایک شاندار جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ اہل پنجاب نے اپنی آنکھوں سے امام احمد رضا کا یہ ارشاد ”حامد منّی انا من حامد“ ”حامد مجھ سے ہے میں حامد سے ہوں“ کا نظارہ حامد رضا کی صورت میں بلا حجاب کیا۔ لوگوں نے حضرت حجۃ الاسلام کی خدمت میں نذریں عقیدت و محبت کی پیش کیں۔ شعرا نے ہدیۂ منظوم سے اپنے جذبات کا اظہار کیا عوام نے دل کھول کر نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت سے آپ کا خیر مقدم کیا، منظوم تہنیت نامہ میں الحاج سید ایوب علی صاحب رضوی بریلوی کے مندرجہ ذیل اشعار ہنوز زبان زد عوام ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

https://alislami.net

لاہور میں دولہا بنا حامد رضا حامد رضا

ہم سنیوں کے پیشوا حامد رضا حامد رضا
کیا نام ہے پیارا ترا حامد رضا حامد رضا

اعدا پہ ہے تیرِ قضا حامد رضا حامد رضا
احباب کی ہے تو بقا حامد رضا حامد رضا

چشم و چراغ اصفیا شمعِ جمال اتقیاء
ممتاز خاصانِ خدا حامد رضا حامد رضا

گھر گھر ترا افسانہ ہے ہر دل ترا دیوانہ ہے
اے جان عبد المصطفٰی ① حامد رضا حامد رضا

صورت ہے نورانی تیری سیرت ہے لاثانی تیری
طینت ہے تیری مرحبا حامد رضا حامد رضا

بنگال تیرا مجرائی مشتاق تیرا بمبئی
پنجاب پروانہ ترا حامد رضا حامد رضا

ہندوستاں میں دھوم ہے کس بات کی معلوم ہے
لاہور ② میں دولہا بنا حامد رضا حامد رضا

سمجھے تھے کیا اور کیا ہوا ارمان دل میں رہ گیا
تیرے ہی سر سہرا رہا حامد رضا حامد رضا

جلتے رہیں گے حاسدیں تیرے ہمیشہ بالیقیں
پھولے پھلے گا تو سدا حامد رضا حامد رضا

ایوبؔ قصہ مختصر آیا نہ کوئی وقت پر
تیرے مقابل منچلا حامد رضا حامد رضا

”مرادین پارۂ ناں نہیں“

شخصیتیں اپنے معاملات سے پہچانی جاتی ہیں۔ خصوصاً ایسے حالات میں کہ ضرورت درپیش ہو۔ جلب منفعت کے لئے ماحول بھی سازگار ہو۔ پھر اپنے دامن کو حرص وہوس کے نہ صرف کانٹوں بلکہ پھولوں سے بھی جھٹک دیا جائے۔ ایک باعمل عالم حق گو مصلح اور خود آشنا وخدا آشنا شیخ کے علاوہ کون کرسکتا ہے۔

حضرت حجۃ الاسلام کا حلقۂ ارادت ہندوستان میں خاصا وسیع تھا۔ آپکے گیسوئے محبت کے

---

① مراد اعلیٰ حضرت قدس سرہ

② یہ اس فیصلہ کن مناظرہ کی طرف اشارہ ہے جو مسجد وزیر خاں لاہور میں منعقد ہوا تھا۔ جس میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام بریلوی (علیہ الرحمہ) اور دیگر اکابر علما و مشائخ اہل سنت تشریف لائے لیکن مخالفین میں سے کسی کو بھی آپکے سامنے آنے کی جرأت نہ ہوسکی۔

https://alislami.net

اسیر امیر وغریب، علماو مشائخ ارباب دولت وریاست سبھی لوگ تھے۔مگرآپ کی زندگی میں حرص و ہوس، جلب منفعت کا دور دور تک نام ونشان نظر نہیں آتا ہاں اپنی زندگی کے ہر نشیب و فراز میں اپنے والدذیشان امام احمد رضا کی روش ہر وقت پیشِ نظر رکھتے۔آپ کی مندرجہ ذیل تحریر اس حقیقت کی کتنی شاندار عکاس ہے ملاحظہ فرمائیے۔اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔

عزیزم مولوی امانت رسول سلمہٗ کا خط دیکھا۔مولیٰ تعالیٰ انھیں دونوں جہان کی نعمت و دولت سے سرفراز کرے۔ انکی ہمدردی کا شکریہ۔ دل سے دعائے خیر کے سوا کیا ہوسکتا ہے مگر فقیر کوئی زبردست دنیادار عبدالدرہم عبدالدینار فقیر نہیں۔اعلیٰ حضرت قبلہ کی روش میرے لئے بہترین اسوہ ہے۔میں نے ناظم نلگنڈہ عزیز محترم منشی شیخ محمد حسین صاحب مرحوم کی تحریک پر جب بارہ سوروپے ماہوار کی جگہ پر نظر نہ کی تو اب چھ سوروپے کی ملازمت کر کے کیا دنیا طلبی کروں گا۔نواب رامپور نے پچاس ہزار روپے خانقاہ شریف کے نام سے دینے کا لالچ دیا اور بار بار انکے خطوط بنام فقیر آئے مگر الحمد للمولیٰ تعالیٰ کہ فقیر نے اصلا توجہ نہ کی۔مولیٰ تعالیٰ دینِ حق کا خادم رکھے اور اس کی سچی خدمتوں کی توفیق رفیق فرمائے اور خلوصِ نیت و اخلاصِ عمل کے ساتھ خالصاً لوجہ اللہ خدمتِ دین نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر جلائے اسی پر مارے اور اسی پر محشور فرمائے آمین۔ میں جب کبھی حیدرآباد گیا ان سے ملوں گا انھیں مطلع کروں گا یہ میرا کام نہیں کہ میں اپنی مبالغہ آمیز تعریفوں کے اشتہار چھپوا کر وہاں بھیجوں اور دنیا سازی سے طلب دنیا کا جال بچھاؤں۔جب جاؤں گا اپنے کسی عزیز کے یہاں قیام کروں گا۔جس سے میرا روحانی یا خون کا رشتہ ہوگا۔ بڑے بڑے رؤسا سے میرا کوئی علاقہ وواسطہ نہیں۔ [۱] رہی

---

(۱) یہ استغنا کا وہ مقام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں میں سے کسی کسی کو عطا فرماتا ہے۔

نہ تخت وتاج میں نے لشکروسپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

https://alislami.net

دین کی خدمت وہ جس طرح میرا رب مجھ سے لے میں اس کیلئے ہر
وقت حاضر ہوں۔ والدعاء فقیر محمد حامد رضا غفرلہ،
خادم سجادہ وگدائے آستانہ رضویہ بریلی
دوم شعبان الخیر ۱۳۵۲ھ روز دوشنبہ [1]

ان کے صاحبزادے حضرت مولانا حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ جن سے مجھ کو چند دن فیض حاصل کرنے کا موقع ملا۔ بڑے حسین و جمیل بڑے عالم بے انتہا خوش اخلاق تھے۔ ان کی خدمت میں بھی نظام حیدر آباد نے دارالافتاء کی نظامت کی درخواست کی اور اس سلسلے میں کافی دولت کا لالچ دیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں جس دروازۂ فدائے کریم کا حقیر ہوں میرے لئے وہی کافی ہے۔ [2]

ملت بیضا کیلئے خون کا نذرانہ

تاریخ کے اوراق شاہد ہیں ۸ نومبر ۱۹۳۵ء ۱۳۵۴ھ یوم مسجد شہید گنج کے سلسلے میں بعد نماز جمعہ شاہی مسجد لاہور سے ایک لاکھ فرزندان توحید و رسالت ایک میل لمبا اسلحہ بند جلوس پولیس کے پہرہ میں روانہ ہوا۔ اس تاریخی اجتماع میں حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ، مولانا شوکت علی نواب محمد اسمٰعیل خاں، مولانا غلام بھیک نیرنگ ایم ایل اے، مولانا مظہر الدین مدیر الایمان دہلی، مولانا عبد القدیر بدایونی، مخدوم پیر صدر الدین گیلانی کے علاوہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں بریلوی شریک تھے۔ (محمد صادق قصوری، انوار امیر ملت، ص ۶۳۔۶۶)

جب جلوس دہلی دروازہ لاہور سے گزر رہا تھا کسی ہندو نے ایک پتھر پھینک دیا جو حضرت حجۃ الاسلام کی پیشانی پر لگا اور خون بہنے لگا حضرت سید ابوالبرکات نے اپنے رومال سے چھپا دیا تا کہ مسلمان مشتعل نہ ہوں۔ (سیدی ابوالبرکات ص ۳۵)

---

(۱) وجاہت رسول قادری ابن مولوی حاجی وزارت رسول حامدی کے نام مکتوب کی موصولہ فوٹو کاپی

(۲) منور حسین سیف الاسلام مولانا : تقویت ص ۶۹

https://alislami.net

شجرۂ نسب

حضرت حجۃ الاسلام کی شادی حاجی وارث علی خاں (جن کا عقد حضرت مولانا نقی علی خاں کی بڑی صاحبزادی، امام احمد رضا کی بڑی بہن حجاب بیگم سے ہوا[۱]) کی صاحبزادی کنیز عائشہ سے ہوئی۔ آپ وہ محترم خوش نصیب خاتون ہیں جن سے حضرت حجۃ الاسلام کا نام ونسب چلا۔ تادم تحریر آپ کا شجرۂ نسب مندرجہ ذیل ہے۔

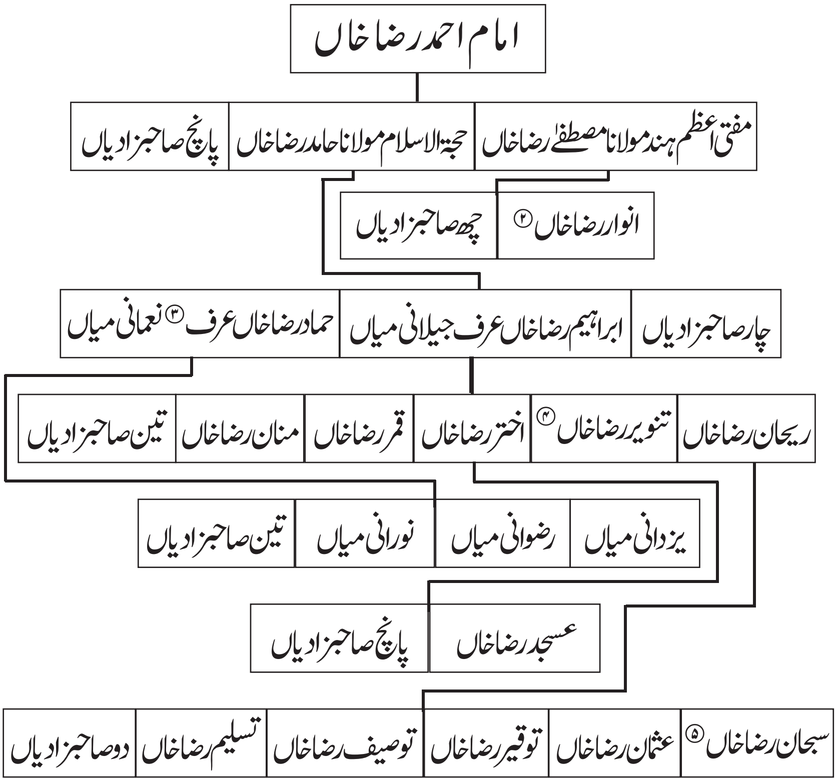

---

۱ مولانا ظفر الدین: حیات اعلیٰ حضرت ص ۱۷۔ ۲ دو سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔
۳ جن کا خاندان پاکستان میں ہے۔ ۴ مفقود الخبر۔ ۵ موجودہ سجادہ نشین ومتولی خانقاہ رضویہ بریلی شریف۔

https://alislami.net

نبیرۂ اکبر کی ولادت باسعادت

دس ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ کا دن نہ صرف خانوادۂ امام احمد رضا بلکہ تمام متوسلین کے لئے بڑا یادگار دن تھا۔ جس میں نبیرۂ اکبر امام احمد رضا و صاحبزادۂ اکبر حجۃ الاسلام مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اس جشن مسرت میں امام احمد رضا بنفس نفیس شریک تھے۔ منظر اسلام کے طلبہ کے لئے ان کی خواہش کے مطابق خصوصی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔

اس جشن مسرت میں شریک مولانا ظفر الدین فاضل بہاری رقمطراز ہیں۔

''حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب کے برابر لڑکیاں ہی پیدا ہوتیں اس لئے سب لوگوں کی دلی تمنّا تھی کہ کوئی لڑکا پیدا ہوتا۔ تاکہ اس کے ذریعے اعلیٰ حضرت کے حسب و نسب و فضل و کمال کا سلسلہ جاری رہتا۔ خداوند عالم کی شان کہ ۱۳۲۵ھ میں مولوی محمد ابراہیم رضا خاں صاحب قبلہ کی ولادت ہوئی۔ نہ صرف والدین اور اعلیٰ حضرت بلکہ جملہ متوسلین کو از حد خوشی ہوئی۔ اس خوشی میں منجملہ اور باتوں کہ اعلیٰ حضرت جملہ طلبائے مدرسہ اہلسنت و جماعت منظر اسلام کی ان کی خواہش کے مطابق دعوت فرمائی۔ بنگالی طلبا سے فرمایا آپ لوگ کیا کھانا چاہتے ہیں؟ انھوں نے کہا ''مچھلی بھات'' چنانچہ روہو مچھلی بہت وافر طریقے پر منگائی گئی۔ اور ان لوگوں کی حسب خواہش دعوت ہوئی۔ بہاری طلبا سے فرمایا آپ لوگوں کی کیا خواہش ہے؟ ہم لوگوں نے کہا ''بریانی زردہ فیرنی کباب میٹھا ٹکرا وغیرہ''۔ بہاریوں کے لیے پر تکلف کھانا تیار کرایا گیا۔ پنجاب اور ولایتی طلبا کی خواہش ہوئی ''دنبہ کا خوب چرب گوشت اور تنور کی پکی گرم گرم روٹیاں'' غرض ان لوگوں کے لیے وافر طور پر اسی کا انتظام ہوا۔ اسوقت خاص عزیزوں مریدوں کے لئے جوڑا بھی تیار کیا گیا تھا۔ نہایت ہی مسرّت سے لکھتا ہوں کہ میں بھی انھیں خاص لوگوں سے ہوں جن کے لیے جوڑا بھی تیار کرایا گیا تھا''۔ (مولانا ظفر الدین، حیات اعلیٰ حضرت ص (۴۷۔۴۸)

استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا خاں بریلوی اس جشن مسرت میں شریک تھے اس موقعہ پر آپ نے بڑے یادگار اشعار کہے۔ ان میں یہ مصرعہ ''علم و عمر اقبال و طالع دے خدا'' تو اتنا برجستہ تھا کہ تاریخ ولادت ۱۳۲۵ھ قرار پایا۔

https://alislami.net

حضرت جیلانی میاں کو یہ طرۂ امتیاز بھی حاصل رہا کہ امام احمد رضا نے خاندان اور بریلی کے معززین کی موجودگی میں ۱۴؍شعبان المعظم بروز چہارشنبہ ۱۳۲۹ھ کو آپ کی بسم اللہ خوانی کرائی بیعت لی اور خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا۔(مفتی عبدالواجد قادری، حیات مفسر اعظم ہند ص ۱۳)

صرف یہ ہی نہیں بلکہ یہ فرما کر ''میرا پوتا میری زبان ہوگا'' جیلانی میاں کے جذبۂ احقاق حق وابطال باطل کی عظیم بشارت بھی دے دی۔ اور دین وملّت کی خدمات سے بھر پور شاندار مستقبل کی نشاندہی فرمادی۔

علماء ومشائخ نے اس بشارت کا مظاہرہ منظر اسلام کے درجاتِ حدیث وتفسیر ہندوستان کے طول وعرض میں آپکی تقاریر اور مسلک اہلسنّت وجماعت کی ہندوستان گیر خدمت واشاعت میں بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔ آپ کی ذات ''لِسان رضا'' کی بشات کا مصداق ٹھہری اور مفسر اعظم کا لقب تو اتنا مشہور ہوا کہ علم قرار پایا۔

آپ کی ذات یوں بھی نجیب الطرفین ٹھہری کہ امام احمد رضا نے اپنی پوتی (مفتی اعظم کی بڑی صاحبزادی) اور اپنے پوتے جیلانی میاں (حجۃ الاسلام کے بڑے صاحبزادے) کو اپنی گود میں بٹھا کر اپنے دونوں صاحبزادوں کی موجودگی میں فرمایا۔ میں تم دونوں کا وکیل ہوں اور اپنی وکالت میں ان دونوں کا نکاح کرتا ہوں۔ (راقم الحروف سے بزرگوں کی روایات)

امام احمد رضا کے ہاتھوں کا لگایا ہوا یہی حسب ونسب کا وہ پودا ہے جو ریحان رضا کی صورت بڑھا اور سبحان رضا کی صورت حامدی باغ میں لہلہا رہا ہے۔ اور ''حامد منّی انا من حامد'' کی بشارت کا ظہور ہو رہا ہے۔

حضرت مفسر اعظم ہند جیلانی میاں کی زندگی کے یہ تین بڑے روشن نقوش تھے ــــــــ

۱۔ منظر اسلام ان کے آباواجداد کا شجر سدا بہار تھا۔ اس کی آبیاری اور گل وغنچہ وجڑ و پتی وشاخ کے سنوارنے میں زندگی بھر مصروف رہے۔ اس راہ میں بڑے صبر آزما مصائب سے آپکو گزرنا پڑا تا آں کہ مدرسین کی بروقت تنخواہ کے لے گھر کے زیورات تک رہن رکھ دیے جاتے۔ یہ تھا وہ ایثار جس نے دارالعلوم منظر اسلام کو منظر اسلام بنائے رکھا۔ حضرت مفتی سید محمد افضل حسین صاحب (جو اس دور میں منظر اسلام کی خدمت تدریس سے وابستہ رہے) نے صحیح ارشاد فرمایا کہ ایسا نرالا مہتمم میری نگاہوں نے نہیں دیکھا۔

https://alislami.net

اگر صرف مکتب کی کرامت ہوتی تو ختم ہوجاتی مگر یہاں فیضان نظر بھی تھا جو ہر دور میں اپنا کام کرتا رہا۔ اغیار، حسّاد کی کارفرمائیاں، اپنوں کی چشم پوشیاں اور لیل ونہار کی تبدیلیاں آپ کے آڑے نہ آسکیں۔ آپکا کاروان علم وعمل شاہراہ رضا پر رواں دواں رہا۔

۲۔ درس وتدریس میں انہماک کا یہ عالم تھا کہ مسلم شریف وشفا شریف پڑھاتے ہوئے ان کی شروح پیش نظر ہوتیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا کہ صاحب مسلم، امام مسلم بن الحجاج قشیری اور صاحب شفا قاضی عیاض کی روحانیت جلوہ گر ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا ہوتا کہ الفاظ سے گزر کر معانی میں پہنچ جاتے اور قال کو چھوڑ کر سراپا حال ہوجاتے۔ اپنے اسلاف کرام کی طرح برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ محقق محدث دہلوی سے خاصا شغف رکھتے۔ معتقدات میں ان کی تصانیف ازبر ہوتیں مسلک کے اثبات میں دلائل کے انبار لگا دیتے۔ ان کی عبارتیں جھوم جھوم کر پڑھتے یہاں تک کہ ان کے مزار سے بھی استفادہ کرتے۔ (مفتی عبدالواجد قادری، حیات مفسر اعظم ہند ص ۱۳)

۳۔ مسلک اہلسنت کی اشاعت میں مسلسل کوشش فرماتے۔ خود ہندوستان گیر دورہ فرماتے اپنے تلامذہ ومریدین کو دور دراز مقامات میں روانہ کرتے۔ صوبہ بہار (جو حامدی صوبہ ہے) کے شہروں اور گاؤوں میں تشریف لے جاتے۔ نیپال کے اتار چڑھاؤ میں بھی آپکا سفر وسیلۂ ظفر جاری رہتا۔ آپ جہاں بھی جاتے رضا کی زبان ہوتے، حق آپ کا ہمرکاب اور باطل سرنگوں اور خراب ہوتا۔

کچھوچھہ اور بریلی

اہلسنت کا شاندار ماضی شاہد ہے کہ شیخ المشائخ حضرت سید علی حسین کچھوچھوی اور امام احمد رضا فاضل بریلوی جہاں بھی ملتے ایک دوسرے کے لئے قیام فرماتے، دست بوسی بلکہ قدم بوسی میں سبقت کرتے۔ احترام بین الاکابر کا حسین منظر سامنے ہوتا[1] یہی منظر اس دور میں بھی محدث اعظم ہند کچھوچھوی اور مفسّر اعظم ہند بریلوی کی ملاقات میں دیکھا جاتا۔ جیسے ہی ایک دوسرے کا سامنا ہوتا بے تحاشا آپس میں لپٹ جاتے دست بوسی میں سبقت کرتے بلکہ قدم بوسی کے لئے تیزی سے سعی فرماتے۔

---

(۱) مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری، مولانا تقدس علی خاں کی راقم الحروف سے روایت

https://alislami.net

نیپال کا سفر

مفسّر اعظم ہند بریلی شریف سے نیپال کیلئے براستہ مظفر پور روانہ ہوئے۔ لکھنؤ سے ۹ اپ کے درجہ اول میں تشریف فرما ہو کر مفتی عبد الواجد سے فرمایا۔ غالباً محدث اعظم ہند اسی گاڑی سے کہیں جارہے ہیں انھیں دیکھا جائے اور اسی کلاس میں انھیں لایا جائے۔ مفتی عبد الواجد نے مختلف ڈبوں میں تلاش کرتے ہوئے محدث اعظم ہند کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل کی اور جیلانی میاں کا معروضہ پیش کیا کہ وہ آپ کو مع سامان اپنے ڈبّے میں بلا رہے ہیں۔ محدث اعظم نے فرمایا چلو میں وہیں آتا ہوں۔ چناں چہ تھوڑی ہی دیر میں سیّد والا جیلانی میاں کے ڈبے میں ابھی دروازہ ہی تک پہونچے تھے کہ جیلانی میاں نے قیام تعظیمی فرمایا۔ دونوں حضرات نے ڈبہ ہی میں ایک دوسرے کی دست بوسی میں سبقت کی۔ محدث اعظم اس سبقت میں بازی لے گئے اور پہلے جیلانی میاں کے ہاتھ چومے اور پھر جیلانی میاں نے یہ سعادت حاصل کی۔ یہی نہیں بلکہ قدم بوسی کے لئے ایک دوسرے کے آگے جھکے۔ پھر معانقہ فرمایا۔ (۱)

نسبت کا احترام

مندرجہ بالا سطور کا ایک ایک لفظ نسبت کے احترام کا ایک ایک گوشۂ مستور اجاگر کر رہا ہے۔ اب اسی دور خود بینی و خود آگہی میں یہ بھی پڑھتے چلئے کہ ضلع سرلاہی نیپال میں محدث اعظم ہند کچھوچھوی تشریف فرما ہیں، ارادتمندوں کا ہجوم ہے لوگ مرید ہونے کے لئے آرہے ہیں مگر آپ اپنے ارادتمندوں کو مفسر اعظم ہند جیلانی میاں بریلوی کی خدمت میں مرید ہونے کیلئے بھیج رہے ہیں۔ یہ تھا اپنے استاذ گرامی امام احمد رضا کی نسبت کا احترام۔ غالبؔ نے جانے کن اداؤں کو بلائے جان قرار دیا۔ مگر یہاں تو احساس شعری کا یہ عالم ہے ؎

حیاتِ جاں تھی خوشتر ان کی ہر بات
عبارت کیا اشارت کیا ادا کیا (غالبؔ)

---

(۱) راقم الحروف سے مجی مفتی عبد الواجد قادری کی رپورٹ جو ہالینڈ ۱۹۸۶ء میں قلم بند کرلی گئی۔

https://alislami.net

دارالعلوم منظر اسلام ــــ ماہنامہ اعلیٰحضرت بریلی اپنے پس منظر میں

نشر و اشاعت اور مذہب حق اہلسنت و جماعت کی خدمت کے لئے جماعت رضائے مصطفٰی بریلی کا کارنامہ ہماری تاریخ کا عظیم حصّہ ہے۔ بایں ہمہ ہر دور میں مسلک امام احمد رضا اہلسنت کی آواز گھر گھر پہنچانے کے لئے بریلی شریف سے ایک ماہنامے کی ضرورت مسلم رہی ہے۔ ہمارے اکابر دین خصوصاً حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں علامۂ بریلوی کی سر پرستی اور ابوالمعانی مفتی ابرار حسن صدیقی کی ادارت میں ماہنامہ یادگار رضا کا بریلی سے اجرا ہوا۔ مولانا ابوالفرح محمد علی حامدی[①] نائب مدیر مقرر ہوئے۔ اس رسالے کا اہتمام حضرت جیلانی میاں کے سپرد ہوا۔ یہ ماہنامہ مذہبی تھا اور اخلاقی بھی، تمدنی بھی تھا اور تاریخی بھی، علمی بھی تھا اور ادبی بھی۔ اس کے مضامین گواہ ہیں کہ اس نے اپنے دور کے ہر چیلنج کا مقابلہ کیا۔ اور مقدس مذہب اسلام کا ہر حملے اور فتنے سے دفاع کیا۔ وقت کب کسی کا ساتھ دیتا ہے گزرتا چلا گیا۔ حجۃ الاسلام کا وصال ہو گیا اور یادگار رضا بھی ماضی کی یادگار بن کر رہ گیا۔ مگر بزرگوں کا فیضان حق ہے۔ ایک بار پھر حضرت حجۃ الاسلام کے عرس چہلم کی تقریب میں جمعیت حامدیہ کی تشکیل کا اعلان کر دیا گیا۔ اس کے اغراض و مقاصد میں دارالعلوم منظر اسلام۔ مرکزی جماعت رضائے مصطفٰی بریلی کی بقا

---

① مولانا محمد علی قادری ساکن قصبہ آنولہ، حضرت مولانا حامد رضا خاں بریلوی کے خاص شاگرد اور تربیت یافتہ تھے۔ ان کا بیان ہے کہ جب میں حفظ قرآن اور ابتدائی اردو فارسی کتابوں سے فارغ ہوا تو میرے والد مرحوم نے بریلی شریف کے مدرسے میں بھیجنے کا ارادہ کیا۔ حضرت فاضل بریلوی کا آخری زمانۂ حیات تھا جب والد صاحب بریلی پہنچے تو براہ راست اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے نہایت شفقت و محبت کا اظہار فرمایا اور میرا نام پوچھا۔ میں نے عرض کیا محمد علی نام سنکر بہت دعائیں دیں اور حضرت مولانا حامد رضا خاں کو بلوایا اور ان کے سپرد کیا کہ یہ تمہارے ایڈیٹر مولانا محمد علی ہیں ان کی تعلیم و تربیت کرو۔ مولانا محمد علی فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولانا حامد رضا خاں کی غایت درجہ شفقت و محبت میرے حال پر رہی۔ ان کی حسن تعلیم و تربیت کا فیض ہے۔ کہ میں بریلی سے فارغ التحصیل ہوا جب رسالہ یادگار رضا کا اجرا ہوا تو مجھے ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ اس موقعہ پر حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب نے فرمایا کہ ان کو تو خود اعلیٰ حضرت ایڈیٹر فرما گئے ہیں۔

(پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری معارف رضا کراچی ص ۱۱۲۔ ۱۹۸۲ء ۱۴۰۳ھ)

https://alislami.net

اور تحفظ کی سعی کا اعادہ کیا گیا حجۃ الاسلام کے سوانح سے متعلق ان کی پاک زندگی کے نمایاں واقعات وحالات کو اسلامی دنیا میں عام کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایک ماہوار رسالہ ُالحامد' کے اجرا کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ یہ سب کچھ ہماری مجلسوں اور خانقاہوں میں گفتگو کی حد تک ہوتا رہا۔ پھر لوگ ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۷ء تک گردش ایام کا شکار رہے۔ اور جمعیت حامدیہ کا سارا منصوبہ ہندوستان کے سیاسی ہنگامے کی نذر ہو گیا۔ ملک تقسیم ہوا اور لوگ بھی لاکھوں کی تعداد میں ادھر ادھر تقسیم کر دیئے گئے تا آں کہ ''کیوں رضا آج گلی سونی ہے : اٹھ مرے دھوم مچانے والے'' کی دھوم بریلی میں ایک بار پھر مچی۔ اور امام احمد رضا کا خود پوتا (مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں) دھوم مچاتا ہوا نظر آیا۔ دار العلوم منظر اسلام کی تدریسی دنیا میں بہار آ گئی۔ مسجد رضوی رکوع و سجود سے آباد تھی خانقاہ قادریہ رضویہ میں قادری رضوی فیضان کی ہر طرف چھل پہل دوڑ گئی۔

بایں ہمہ ماہنامہ یادگار رضا بریلی کا ماضی ہنوز آواز دے رہا تھا۔ دنیائے اہلسنت کا تحریری اشاعتی میدان خالی تھا۔ بر کوچک کی تقسیم نے فکر ونظر اور علم وعمل کی دنیا میں تہلکہ مچا رکھا تھا کہ اس عالم یاس وملال میں ایک صاحب کمال وجمال مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں امام احمد رضا ہی کا پوتا اٹھا اور اس نے مسلک اہلسنت کی اشاعت وحمایت کیلئے اعلیٰ حضرت ہی کے نام سے ایک ماہنامہ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ دسمبر ۱۹۶۰ء کو طلوع قمر کے عنوان سے مرکز اہلسنت بریلی سے جاری کر دیا۔ اس کے پہلے مدیر عبد المجید رضوی اور مینجر حافظ انعام اللہ تسنیم قرار پائے۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت کا پہلا شمارہ عرض حال کر رہا ہے۔

> ''عرصہ سے ایک ماہنامہ رسالے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، اہلسنت کے پاس نہ رسائل ہیں نہ اخبارات۔ خصوصاً ہندوستان میں اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ ہر طرف باطل کی سیاہ کالی گھٹائیں چھاتی چلی جا رہی ہیں اور اس کا کوئی مداوا نہیں ہو رہا اس سلسلے میں کرنے کی ضروری چیز روزانہ اخبار، ماہنامہ رسائل اور مدارس اہل سنت کی بڑے پیمانہ پر امداد ہے۔ اس سے بھی زیادہ باہمی تعاون، اعتماد اور کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی۔ مگر

https://alislami.net

جو ہو رہا ہے اور انداز یہ ہے کہ ہوتا رہے گا۔ وہ ہے جمود، تعطل، بے حسی، افراتفری۔ مخلصوں و محنت کشوں اور کارکنوں کو تنگ کرنا، ان پر بیجا نکتہ چینیاں، گروپ بندیاں اور اس ٹائپ کی اور بہت کچھ انا اللہ وانّا الیہ راجعون۔ اس ضرورت کے پیش نظر یہ رسالہ شائع ہو رہا ہے۔ خدا کرے اس کی اشاعت میں کوئی رکاوٹ نہ پڑے اس عزم پر شائع کیا جا رہا ہے۔ بہر حال ضرور شائع ہونا ہے۔۔۔ خدا نے چاہا مستقل شائع ہوگا۔۔۔۔ یہ رسالہ ایسا ہی چلے گا جیسا دار العلوم۔۔۔۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت ان شاء اللہ قمر نامہ ہی ہوگا۔ ابھی تو ہلال ہی ہے۔ ایک دن آئیگا جب یہ بدر کامل ہو جائیگا اور یہ ہو کر رہے گا''۔ (ص ۲۔ ۳۲)

آج کا ماہنامہ اعلی حضرت پڑھئے اور جامعہ رضویہ منظر اسلام کو دیکھئے۔ مشاہدہ ہوگا کہ ''مومن کامل اللہ کے نور سے دیکھتا ہے'' کتنا حق اور سچ ہے۔ مندرجہ بالا سطور میں ایک ولی کامل کی نگاہ حق آگاہ جس حسین مستقبل کو دیکھ رہی تھی وہ آج ہمارے سامنے ماہنامہ اعلیٰ حضرت اور دار العلوم منظر اسلام کی صورت میں مسکرا رہا ہے۔

حافظ انعام اللہ صاحب تسنیم بریلوی کی وہ نظم بھی ملاحظہ فرماتے چلئے جو موصوف نے فارسی زبان میں ماہنامہ ''اعلیٰ حضرت'' کیلئے تحریر فرمائی ہے۔ ؎

چراغ اعلیٰ حضرت جلوہ گر شد ۔۔۔ چو مہر و ماہ بر چرخِ صحافت
تعالیٰ اللہ از تابانیٔ او ۔۔۔ بود روشن دلِ ہر اہلِ سنّت
بہ کشت نجدیت چوں برقِ خاطف ۔۔۔ جو بارانِ کرم بر اھلِ سنّت
بہ مدح مصطفیٰ رطب اللّساں ہست ۔۔۔ چہ شیریں ہست کام ''اعلیٰ حضرت''
نیاید چوں بہ بزمِ قدسیاں ہم ۔۔۔ ز شورِ مَرحَبَا رنگِ مسرّت
بہ زیر سرپرستیٔ براھیمؔ ۔۔۔ رخ تاباں نمودست ''اعلیٰ حضرت''

https://alislami.net

براہیم آں مفسّر آں محدّث — کہ چوں اونیست کس دراہل سنّت
خرد افزا ہمہ اقوال اوپند — سبق بردہ زیوناں او بہ حکمت
عرب ہم پیشوائے خویش خوانند — زہے ایں عزوشان اعلیٰ حضرت
طفیل ساقی تسنیم وکوثر
منم تسنیم مستِ اعلی حضرت

(ماخوذ ماہنامہ اعلیٰ حضرت دسمبر ۱۹۶۰ء)

مفسر اعظم ہند حضرت جیلانی میاں اپنی آنے والی نسلوں اور سنیوں کیلئے علمی، عملی، مسلکی، خانقاہی شاہراہ عمل اور طریقہ کار متعیّن کر کے ۱۱ صفر المظفر بروز ہفتہ ۱۳۸۵ھ ۱۲/جون ۱۹۶۵ء علی الصباح ۷/بجے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔ وصال پر ملال کی خبر سے زیارت اور نمازِ جنازہ میں شرکت کے لئے پورا شہر ٹوٹ پڑا۔ رات کو ۱۰/بجے غسل دیا گیا۔ دوسرے دن اسلامیہ کالج بریلی کے وسیع میدان میں مولانا مفتی سید محمد افضل حسین شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور ۹/۳۰ بجے نبیرۂ امام احمد رضا کوانھیں کے دائیں جانب آرام سے لٹا دیا گیا۔

نبیرۂ اصغر کی ولادت باسعادت

امام احمد رضا فاضل بریلوی کے چھوٹے پوتے اور حجۃ الاسلام کے چھوٹے صاحبزادے حمّاد رضا خاں نعمانی میاں ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ اپنے جد امجد کے زیر سایہ پانچ سال تک پروان چڑھتے رہے۔ امام احمد رضا نے اپنے اس چھوٹے نبیرہ کا مولانا عبد السلام جبلپوری کے نام ایک مکتوب میں اس طرح ذکر فرمایا۔ چھوٹا نبیرہ بشدت اس میں مبتلا ہوا یہ سب بحمد اللہ یکے بعد دگرے شفایاب ہوئے۔ وللہ الحمد دوم ربیع الاوّل شریف ۱۹۱۶ء/ ۱۳۳۴ھ

(مولانا پیر محمود احمد قادری، مکتوبات امام احمد رضا خاں بریلوی ص ۴۶)

حضرت نعمانی میاں نے اپنے والد ماجد حجۃ الاسلام کا پورا زمانہ پایا۔ سفر وحضر میں استفادہ کرتے رہے۔ آپکی شادی خانہ آبادی سیدہ طاہرہ خاتون بنت سید حسن محلہ ملوکپور بریلی سے ۱۹۳۸ء/ ۱۳۵۷ھ میں ہوئی آپکا وصال پر ملال ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء میں ہوا۔ کراچی میں آپکا

https://alislami.net

مدفن بنا۔ راقم الحروف نے مولانا حماد رضا خاں نعمانی میاں سے عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ آپکی اولاد ذکور میں ۳؍اور اناث میں ۴؍شادی شدہ پاکستان میں مقیم ہیں۔

نبیرۂ اکبر حجۃ الاسلام

حضرت حجۃ الاسلام کا بڑا پوتا مفتی اعظم ہند کا بڑا نواسہ مولانا محمد ریحان خان صاحب سجادہ متولی خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ حامدیہ مرکز اہلسنت بریلی محلہ خواجہ قطب میں ۱۸؍ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ؍ ۱۹۳۴ء کو منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا۔ اپنی ولادت سے رحلت تک آفتاب تاباں کی طرح چمکتا، ابر باراں کی طرح برستا، سنبل و ریحان کی طرح اپنی خوشبو بکھیرتا مرد میدان کی طرح گرجتا صرف ۵۳ سال کی عمر میں مسجد و مدرسہ خانقاہ اور ملک وملّت کی خدمات نمایاں انجام دیتا ۱۸؍ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ؍ ۱۹۸۵ء کو اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔

زندہ رہے تو دین کی خاطر تھی زندگی ؛ اور جان دی تو خدمت اسلام کر گئے

آپ کی سیرت وخدمات پر مشتمل راقم الحروف کا تاریخی مکتوب قطعۂ احساس منظوم نذرِ قارئین ہے۔

مخدومی وعزیزی حضرت مولانا سبحان رضا خاں صاحب سبحانی میاں و برادران ذیشان۔

دودمان امام احمد رضا خاں سراپا شکر و اتمنان اعزکم مولی المنان ہدیہ سلام مسنون!

"خبر ابتر"—— "وحشت اثر"—— "موصول ہوئی کہ"—— "آہ آہ یکے جانشین اعلیحضرت"——
۱۴۰۵ھ ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء

"میر قافلہ اعلیٰ حضرت"—— "آہ داعی خانقاہ عالیہ رضویہ"—— "کوکب اسلام حضرت مولانا ریحان"——
۱۹۸۵ء ۱۹۸۵ء ۱۹۸۵ء

"حضرت ریحان درجنان"—— "علامۂ روزگار ملجاے خلائق"—— "الحاج محمد ریحان رضا"——
۱۹۸۵ء ۱۴۰۵ھ ۱۴۰۵ھ

"شمع شبستان دیوانِ عام"—— "بزرگ نہاد سجّادہ نشین آستانہ عالیہ"—— "مرجع انام سجّادہ نشین آستانہ"——
۱۴۰۵ھ ۱۴۰۵ھ ۱۴۰۵ھ

"قادریہ رضویہ دائماً ابدا"—— "جنت مکان نبیرۂ حجۃ الاسلام"—— "ریحان امام احمد رضا"——
۱۴۰۵ھ ۱۴۰۵ھ ۱۴۰۵ھ

"ہادیِ زمانہ نوری رضوی"—— "بزم گہ قادری رضوی"—— "نے اتفاقاً وصال پر ملال فرمایا"——
۱۴۰۵ھ ۱۴۰۵ھ ۱۴۰۵ھ

ایک عظیم دور۔ فکری، تعلیمی، تعمیری۔ حضرت حجۃ الاسلام سے شروع ہو کر بظاہر حضرت

https://alislami.net

ریحان رضا کے وصال پر ختم ہو گیا۔ امام احمد رضا کے یہ سہ تن خوشتر از صد تن تھے۔ آپکے فیضان کے یہ تینوں بڑے روشن مینار تھے۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ حامدیہ کا گل شاداب اپنی ریحان بکھیر گیا۔ جو کچھ ہونا تھا، وہ ہوا مقدرات کا فیصلہ یہی تھا۔ ہاں صاحب سجادہ کے کاندھوں پر عظیم ذمہ داریاں آگئیں ہیں۔ مگر یہ کارِ رضا ہے۔ نہ پہلے رکا ہے نہ اب رکے گا۔ رضا کی رضا شامل حال رہے گی۔ آپ کا ماضی صبر وشکر سے روشن ہے۔ اپنے والد گرامی اور جدّ سامی کی اعلیٰ روایات اور جدودنامی کی نمایاں خدمات کو پیش نظر رکھیئے کار رضا میں پوری ثابت قدمی کے ساتھ قدم آگے بڑھائے۔ آپ صاحب منزل ہیں اور نشان منزل آپ کے سامنے ہے۔

یہ چند جملے اس نسبت کے پیش نظر لکھ رہا ہوں جو راقم الحروف کو آپکے جدود کرام سے ہے آپ کے جد گرامی حضرت جیلانی میاں رحمۃ المولیٰ علیہ کے وصال پر ایک تفصیلی عریضہ آپ کے والد مرحوم ومغفور کو ۱۹۶۵ء میں لکھا تھا اور آہ آج آپ کو لکھ رہا ہوں۔ خبر قیامت اثر سنتے ہی آپ کے نام تعزیتی ٹیلیگرام روانہ کیا جاچکا ہے۔ ماریشس، جنوبی افریقہ، برطانیہ میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے ایصال ثواب کا سلسلہ جاری ہے۔ اپنے خطوط سے اس فقیر قادری کو آگہی بخشیں۔ تفصیلات کا منتظر ہوں۔ اس بندۂ در اور اس کے اہل خانہ اور قادری رضوی غلام کی جانب سے اپنے جملہ برادران ہمشیرگان والدہ محترمہ جدّۂ مخدومہ کی خدمت میں ہدیہ سلام مسنون کے بعد تعزیت پیش کیجئے۔ اپنے جدود ذیشان اور بارگاہ ریحان میں سلام پیش کریں۔

فقیر قادری سگ بارگاہ رضوی محمد ابراہیم خوشتؔر صدیقی

۶؍شوال المکرم ۱۴۰۵ھ؍ ۲۵؍جون ۱۹۸۵ء

قطعہ تاریخی

کون دنیا سے گیا روتے ہیں آہ! منظر اسلام، مسجد خانقاہ

شکر! یہ مصرعہ ملا تاریخ کا داخل جنّت ہوا، ریحان اللہ (۱۴۰۵ھ)

آہ! کیا آئی خبر حضرت ریحاں گئے کر کے دنیا میں بڑا دین کا ساماں گئے

https://alislami.net

مسجد و مدرسہ و خانقاہ و سجادہ ‏ ‏ ہر جگہ شور ہے ہم سب کے نگہباں گئے
تھا وہ سوداگری کو چہ مرے سوداگر کا ‏ ‏ سامنے اس کے بڑھا کر سبھی دوکان گئے
جاننے والے رہے اپنے تجاہل کا شکار ‏ ‏ جو تھے انجان تجھے اچھی طرح جان گئے
پھول مرجھائے جھکی شاخ کلی کھل نہ سکی ‏ ‏ شور ہے باغ رضا کے گل وریحان گئے
تونے وہ منظر اسلام کو منظر بخشا ‏ ‏ جو بھی اس باغ میں آئے وہ پر ارمان گئے
تیرے افکار نے تعمیر کو اک روپ دیا ‏ ‏ ترے انداز حسیں ایسے تھے سب مان گئے
تیری رحلت کا وہ غم کہ غم عالم ٹھہرا ‏ ‏ تیری فرقت کا وہ صدمہ کہ دل وجان گئے
چاہے افریقہ و یورپ ہو، کہ ہو برّ صغیر ‏ ‏ تم جہاں پہنچے رضا کا لئے فیضان گئے
دور ہنگامی ہو، یا نسل کی بندی کا ہو دور ‏ ‏ تم ہر اک دور میں حق کا لئے فرمان گئے
گلشن حامدُ منّی تھا وہ شاداب کہ آہ! ‏ ‏ آ گیا دور خزاں حضرت ریحان گئے
اللہ اللہ یہ مقدر کہ اب وجد کے حضور ‏ ‏ ماہ رمضان میں ریحان رضا خان گئے
ہوگئی آہ گلی آج یقیناً سونی ‏ ‏ کوئی اب اٹھے کہ ریحان رضا خان گئے

بجھ گئی شمع شبستان رضا اے خوشترؔ
لوگ کہتے ہیں کہ ریحان رضا خان گئے

خوشتر قادری قلم
۱۹ ء ۹۱

مولانا ضیاء الدین احمد قادری

۱۴ ھ ۰۲

سلسلہ عالیہ قادریہ کے مشہور شیخ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی کے وصال پر ملال پر ہند و پاک کے مذہبی حلقے میں تاہنوز صف ماتم بچھی ہوئی ہے حضرت موصوف کی سیرت سے متعلق یہ چند سطور ہدیۂ ناظرین ہیں۔

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری موضع کلا سوالہ ضلع سیالکوٹ پنجاب متحدہ ہندوستان

https://alislami.net

میں ۱۸۷۹ء/ ۱۲۹۷ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا سال ولادت 'یا غفور' سے برآمد ہوتا ہے۔ آپ کے والد کا نام عبد العظیم تھا۔ جد امجد سنّی صحیح العقیدہ قادری بزرگ تھے۔ اس گھرانے کے جد اعلیٰ کا نام شیخ قطب الدین قادری تھا۔

آپ کا سلسلہ نسب حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر تک پہنچتا ہے۔ اس لئے آپ کا خاندان رحمانی کہلاتا ہے۔ آپ کا عہد طفلی تیرہویں صدی کا اختتام تھا۔ آپ کی ذات الحبّ فی اللہ والبغض فی اللہ کا مظہر تھی۔ جب کبھی لوگوں کے استفسار پر اپنے والد کا نام بادل ناخواستہ لیتے تو فرمادیتے میرے والد بدعقیدہ تھے۔ اور بظاہر والد کی بدعقیدگی ان کے ترک وطن اور بغداد اور مدینہ کی ہجرت کا سبب بنی۔

چودہویں صدی کا ہندوستان برطانوی ہندوستان تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں خانقاہوں، مدارس اور مساجد کی تباہی کے بعد ہندوستان میں تعلیم وتربیت، صحت وخدمت کے نام پر مشنری ادارے، شفاخانے اور کالج جگہ جگہ قائم کئے جارہے تھے۔ اسلامی فکر ونظر کو مسیحی سانچوں میں ڈھالا جارہا تھا اور چودہویں صدی کا ہندوستان ان برطانوی اقتدار کے سایہ میں پروان چڑھ رہا تھا۔

دین ومذہب کے نام پر وہابی نیچری، مرزائی جیسے فتنے انگریزوں کی پشت پناہی کررہے تھے۔ ٹھیک اسی زمانے میں علمائے عاملین اپنے مواعظ حسنہ اور پر جوش تبلیغ سے جہاد باللسان فرمارہے تھے —— انھیں ستودہ صفات علماء میں حضرت مولانا عبد القادر بھیروی بھی تھے۔ جو بیگم شاہی مسجد لاہور میں احیاء حق وابطال باطل کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ صاحب تذکرہ مولانا ضیاء الدین احمد نے درس نظامی کا آغاز اسی بیگم شاہی مسجد لاہور میں کیا۔ اور حضرت بھیروی قدس سرّہ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ یہ مولانا کے علم وآگہی کی پہلی منزل تھی۔ اور درس نظامیہ کا شاندار آغاز تھا۔ مگر یہ ذرّہ ابھی ہوا طلب تھا اور قطرۂ تشنہ سمندر۔ ذوق وشوق جادۂ منزل۔ آپ نے پیلی بھیت یوپی کی راہ لی اور آپ کا جذبۂ قال آپ کو قال رسول کی منزل تک لے آیا۔ دورۂ حدیث کے شب وروز میسر آئے۔ محدث شہرۂ آفاق محدث سورتی کی خدمت میں آپ نے دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔ آپ کا قیام دو سال رہا۔

مکتب کی کرامت نے اپنا رنگ دکھایا۔ فکر ونظر کو شعور کا کمال میسّر آیا اب ضرورت تھی

https://alislami.net

فیضان نظر کی۔ قدرت نے دستگیری کی، عقل کو دل کی راہ مل گئی ہر جمعرات کو مولانا پیلی بھیت سے بریلی شریف حاضر ہوتے۔ اور ایک صاحب فکر ونظر اس صدی کے مجدّد مولانا شاہ احمد رضا خاں کی خدمت وصحبت میں رہتے۔ نماز جمعہ انھیں کی اقتدا میں ادا کرتے۔ یہ تھی ایک صاحب فیضان کی بارگاہ میں مولانا کی حاضری۔ دل ونظر کی تربیت کے یادگار ایام اور ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء کا زریں دور۔

مولانا وصی احمد محدّث سورتی اور امام احمد رضا بریلوی کی تعلیم وتربیت سے شریعت و طریقت کی راہ روشن تھی۔ حضرت دستگیر غوث اعظم کی محبت نے دستگیری فرمائی۔ آپ نے ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں ہمیشہ کیلئے پنجاب کو چھوڑ دیا اور عشق ومحبت کی آخری تربیت گاہ فیضان و عرفان کی دلکش منزل بغداد مقدس روانہ ہوگئے۔

حضرت مولانا جوار غوث اعظم میں پہنچ کر عبادت وریاضت میں مشغول ہوگئے۔ ''ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما'' آپ کا مقدر بنا۔ آپ کا بغداد شریف میں قیام نو سال چھ ماہ رہا۔ آپ کے یہ ماہ وسال جذب ومستی میں گزرے استغراق کا اس حد تک غلبہ رہا کہ جنون کے آثار پیدا ہوگئے۔ بایں ہمہ آپ سکر وصحو کی منزلوں میں جان جاناں کے حضور محو جاناں رہے۔ تا آں کہ مرید نے مراد کی منزل پالی اور خود آگاہ خدا آگاہ ہوگیا۔

انھیں مبارک ایام میں ایک عارف کامل حضرت سید حسین الحسنی الکردی نے آپ کے حال پہ کرم فرمایا۔ آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور آپ کو جذب ومستی کے عالم سے نکال کر سلوک وعرفان کی منزل تک پہونچا دیا۔ حضرت کردی آپ کو اپنے ساتھ بستی چرچہ قلعہ کردستان لے آئے۔ یہاں آپ نے سید حسین کی خدمت میں تقریباً ڈیڑھ سال قیام کیا۔

جذبۂ عشق رسول بیدار تھا اور وصال محبوب آپ کا مقدر۔ آپ نے روضۂ رسول پر حاضری کا ارادہ ظاہر کیا۔ حضرت سید حسین الحسنی کردی نے سامانِ سفر مہیا کیا۔ اور اپنی دعاؤں نصیحتوں کے ساتھ اس عاشق رسول کو مدینۃ الرسول کیلئے رخصت کیا۔ اس طرح آپ کا جذبۂ دروں جان سے جان جاناں اور منزل سے جان منزل تک لے آیا۔

آپ بغداد سے براستہ دمشق بذریعہ ریل، ۱۹۱۰ء/۱۳۲۷ھ میں مدینہ طیبہ پہنچ کر مقیم ہوگئے۔ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں اہل دل واہل نظر کی رفاقت میسر آئی۔ انھیں ایام میں

https://alislami.net

آپنے حافظ الحدیث سید احمد الشمّس المدنی سے بیضاوی شریف پڑھی۔ خود ارشاد فرمایا کہ میں حرمین طیّبین میں جس بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوتا وہ آپ کے کمال سادگی سے متاثر ہوتا۔ آپ کو سلاسل طریقت وفضیلت میں خلافت واجازت سے نوازا۔ یہ تھا آپ کا دور استفادہ جو ''بلکہ شرط قابلیت دادا وست'' کے بالکل مطابق تھا۔ حضرت سیدی عبدالرحمٰن سراج مکّی مفتی اعظم حنفیہ سے بھی آپ کو اجازت حاصل تھی۔ حضرت علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی نے بھی آپ کو خلافت واجازت سے مدینۃ الرسول میں نوازا تھا۔

آپ جس عہد میں مدینہ طیّبہ حاضر ہوئے وہ حکومت ترکیہ کا عہد تھا ہر طرف برکت کے آثار ظاہر تھے۔ اسلامی تقاریب بڑے اہتمام سے منائی جاتی تھیں۔ اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام کی صدائیں بلند ہوتیں۔ عام وخاص رسول مدنی تاجدار کی محبت میں مست وسرشار نظر آتے۔ ہر سال شہنشاہ دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے گنبد مزار پر غلاف سبز چڑھایا جاتا اور اس غلاف کی تیاری میں مدینے کی سادات شہزادیوں کی خدمات حاصل کی جاتیں۔ اور ان کو اس خدمت کا نذرانہ ترک حکومت کی جانب سے پیش کیا جاتا۔ اِس طرح سادات کرام کی گزر اوقات کیلئے روزینہ فراہم کیا جاتا۔ حضرت مولانا موصوف مدینۃ الرّسول کے ان شب وروز کو بڑی حسرت سے یاد فرماتے اور آبدیدہ ہوتے۔

یہ زمانِ برکت نشان شریف کی حکومت ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء تک رہا۔ تا آنکہ نجدیوں نے خروج کیا اور سعودیوں کی حکومت ۱۹۲۵ء میں برسر اقتدار آئی اور عہد ماضی کا یہ آفتاب اپنے نصف النہار پہنچ کر غروب ہوگیا۔

یہ مسلم ہے کہ جو فنا فی الرسول ہوتا ہے وہ فنا فی الشیخ بھی ہوتا ہے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد اپنے شیخ کامل امام احمد رضا کے ہاتھ ۱۳۱۴ھ ہی میں اپنے زمانہ قیام پیلی بھیت میں بک چکے تھے۔ ہاں بیعت اصلاحی کی تکمیل ابھی باقی تھی۔ مولانا نے ایک خواب دیکھا، قلب صافی نے یہ تعبیر دی کہ امام البریلوی کی زندگی کا یہ آخری سال ہے۔ اللہ اللہ! جس ولی صفات نے ۱۳۲۷ھ سے ۱۳۳۹ھ تک مدینہ سے سوائے حج باہر نکلنا گوارا نہ کیا، اب اس نے اپنے شیخ کامل کی آخری ملاقات کیلئے بریلی شریف سفر وسیلۂ ظفر کا قصد کرلیا۔ یہاں ۱۳۳۹ھ/ ۱۹۲۰ء میں پہنچ کر اعلیٰ حضرت مجدّد دین وملت امام احمد رضا خاں کی بارگاہ میں ۶۲/روز حاضر

https://alislami.net

رہے۔ بیعت وخلافت سے نوازے گئے۔ وہاں آپ کو شریعت وطریقت کا ایک ساحل بیکراں نظر آیا۔ حضرت امام البریلوی کے شب وروز بھی دیکھے۔ عبادت وریاضت، تصنیف وتالیف کے محیر العقول مناظر بھی نظر آئے۔ احمد رضا کے پیکر میں ایک کرامت مجسّم اور استقامت مسلم تھا۔ جو از عجم تا عرب اپنے فیضان کے دریا بہا رہا تھا۔

حج کے ایّام قریب تھے۔ حضرت مرشد بریلوی نے اپنے مدنی خلیفہ کو دعاؤں کے ساتھ حجاز مقدس واپسی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ابھی یہ مدینہ کا مسافر حج کے بعد مدینہ پہنچا ہی تھا کہ صفر مظفر ۱۳۴۰ھ میں بریلی شریف سے ٹیلیگرام آیا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی نے وصال کی امید لئے اپنی پوری زندگی مدینہ کی مجاورت میں گزار دی۔ اور دوری گوارہ نہ کی۔ مریدین، خلفا واعزا عرب وعجم میں تشریف آوری کی دعوت دیتے اور آپ یہ فرماتے کہ میرا وقت آخری ہے۔ میں مدینہ سے باہر جانا نہیں چاہتا۔ کہیں موت نہ آجائے۔ آپ کا مدینہ منورہ میں ۱۳۲۷ھ سے ۱۴۰۱ھ تک دم واپسیں ۷۴ رسال تک قیام رہا۔

سادگی آپ کا شعار تھی۔ آپ کی صورت خدا یاد اور سیرت سیرت رسول کا مظہر تھی۔ سنّت رسول کی اتباع میں آپ نے بکریاں بھی پالیں۔ اس کے دودھ سے مہمانان رسول کی ضیافت فرماتے۔ حجاج وزائرین کا ٹھکانا آپ کا گھر تھا۔ آپکی ذات قادری رضوی جلوہ گاہ تھی۔ آپ کا دولت کدہ قادری خانقاہ تھا۔ آپ شہرۂ آفاق قادری شیخ تھے۔ عرب وعجم میں آپ کے مریدین اور خلفا کی تعداد ہزاروں ہے۔ آپ کا اصل مشغلہ حب رسول کی دولت جمیل، نعت رسول تھا۔ آپ کی ہر مجلس مجلس نعت ہوتی اور ہر محفل یاد خدا وذکر رسول سے آباد ہوتی۔ آپ کی بارگاہ میں عرب وعجم کے ہر علاقے کے لوگ آتے مجلس ونعت خوانی میں شریک ہوتے۔ ہندی حجازی ترکی شامی مصری ایرانی سوڈانی کروی سب اپنی اپنی زبان میں نعت رسول پڑھتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ سارا عالم نعت خواں ہے۔ اور آپ کی حب رسول دنیائے جمیل صرف نعت سے آباد ہے۔ آپ سب سے دوزانو بیٹھنے کی تاکید فرماتے، نعت سنتے، اشکبار ہوتے، مرحبا مرحبا فرماتے، سبحان اللہ صلی علیٰ کی گونج میں روتے۔ اپنے شیخ کامل امام البریلوی کا مجموعۂ نعت

https://alislami.net

''حدائق بخشش'' سے خصوصاً بار بار نعت شریف سنتے ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' کی گونج میں آپ کا قادری دولت کدہ حدائق بخشش معلوم ہوتا اٹھتے بیٹھتے اسی کے اشعار آپ کی زبان پر ہوتے۔ اپنی خلوت وجلوت بارگاہ رسول میں حاضری، احباب کی ملاقات اور خلوص ومحبت کے اظہار کے وقت اپنے شیخ کامل امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہٗ کے اشعار سے کام لیتے مختصر یہ کہ آپ کی خلوت وجلوت کا انجام نعت رسول پر ہوتا۔ اختتام پر عام لنگر تقسیم ہوتا۔ مہمان رسول آپکے مہمان ہوتے۔ صبح کا ناشتہ ہوتا یا دوپہر کا کھانا ہر آنے والے کو اصراراً شریک فرماتے۔ رات کی مجلس میں نعت رسول کا عالم بھی کچھ اور ہوتا۔ پھر صلوٰۃ وسلام اور دعا کے بعد تقسیم لنگر دربار ضیائی کا بڑا دلنواز منظر تھا۔ جو روزانہ دیکھنے میں آتا۔ کیف وسرور کی اس مجلس میں شریک ہونے والے ''ایک بار دیکھا ہے اور دوسری بار دیکھنے کی ہَوَس'' دلوں میں لے کر رخصت ہوجاتے۔

آپ مصنف نہیں تھے مگر مصنفین آپ کے حضور اپنا تصنیفی مواد حاصل کرتے۔ آپ کی خدمت میں اہل قال آتے اور مست حال ہوکر واپس جاتے اور دونوں بقدر ظرف اپنا اپنا حصہ پاتے۔ عام وخاص آپ کو سیدی کہکر مخاطب کرتے۔ علمائے مدینہ آپ کا بڑا احترام کرتے۔ آپ سے ملنے وہ لوگ خود آتے اور آپ کو شیخ العلماء کہکر یاد کرتے۔ حضرت مبلغ عالمِ اسلام مولانا شاہ محمد عبد العلیم صدیقی مدنی سے رشتۂ مودت واخوت تو دم واپسیں تک رہا۔ حضرت صدیقی کے ایام علالت ورحلت میں آپ ان کے پاس بھی رہے اور اپنے فرزند گرامی مولانا محمد فضل الرحمان قادری مدنی کو ان کی خدمت کیلئے مامور فرمایا۔ مولانا علی حسین الکبر المدنی آپ کے محب ومخلص اور قدرداں تھے۔

آپ کی محبت میں غربا وفقرا کو دیکھ کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہوتی۔ تواضع وانکساری تو آپ کا مزاج تھا۔ آپ کی خدمت میں جو بھی آتا آپ حسب مراتب اس کی پذیرائی فرماتے۔ آپ کا دروازہ سب کے لیے کھلا اور دسترخوان کرم عام ہوتا۔

مریدین مخلصین کی اصلاح ہر وقت پیش نظر ہوتی۔ نماز پنجگانہ کی تاکید فرماتے۔ طہارت قلب ونظر کی تلقین کرتے۔ عقائد واعمال کی تصحیح پر زور دیتے۔ مخلصین علما اہل محبت کی قدر کرتے۔ افتراق وانتشار سے ہمیشہ الگ رہنے کی تاکید فرماتے۔ ہر شخص کو اس کے فرائض کی انجام دہی کی ہدایت کرتے۔ صبر وشکر کے کلمات ہمیشہ آپ کی زبان پر ہوتے ــــ آپ مدینۃ الرسول میں حضرت حسان کے نقش قدم اور امام بوصیری کی راہ پر گامزن اور حضرت جامی کا سرور لئے

https://alislami.net

مست وسرشار اور اپنے شیخ کامل امام احمد رضا بریلوی کے مسلک کی یادگار تھے۔ طریقت کا ہر خانوادہ آپ سے مانوس تھا۔ آپ مذہب حق اہلسنت وجماعت کے اعلم العلماء شیخ المشائخ تھے۔

آپنے اتباع سنت میں سائلانہ زندگی بھی بسر فرمائی۔ عبادت و ریاضت سکر وصحو کی منزلوں سے گزر کر ۴۵ رسال کی عمر میں پہلا نکاح کیا۔ پھر پہلی اہلیہ کی مفارقت کے بعد دوسرا نکاح بھی مدینہ ہی میں کیا۔ آپ کی باقیات صالحات میں آپ کے جانشین برحق مولانا فضل الرحمٰن قادری مدنی اور ایک صاحبزادی ہیں۔ آپ ہی کی پوتی حضرت قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی کی شریک حیات ہیں۔ مذکورۃ الصدر بزرگوں کے علاوہ دوسرے بزرگوں سے بھی آپکے تعلقات دیرینہ تھے۔ حضرت محدّث علی پوری، پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کا تو مدینہ منورہ میں قیام بھی آپ کے پاس ہوتا۔ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں نوری بریلوی کی قدم بوسی اور دست بوسی میں سبقت فرماتے۔ ایک بار حج کا ارادہ صرف اس لئے فرمایا کہ مرشدزادے حضرت مفتی اعظم ہند کے زیر سایہ عرفات میں قیام اور دعاؤں میں شمولیت میسّر آئے۔ مدینہ میں حضرت موصوف کے پاس ایک شخص مرید ہونے آیا تو آپنے اس کو تنبیہہ فرمائی اور کہا کہ شہنشاہ کی موجود گی میں مجھ سے طالب ہورہا ہے۔ پھر وہیں مرشدزادے سے اسکو بیعت کرایا۔

حضرت حافظ ملّت حافظ عبدالعزیز مبارک پوری، مفتی اعظم پاکستان، مولانا ابو البرکات، محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد، حضرت مجاہد ملّت مولانا حبیب الرحمٰن، حضرت مولانا محمد عبدالغفور صاحب ہزاروی اور علامہ احمد سعید کاظمی قدست اسرارہم العزیز وغیرہم علمائے اہلسنت ومشائخ طریقت آپکی خدمت میں ضرور آتے۔ اور آپ سب کی پذیرائی فرماتے۔ آپ کا آستانہ ہر دور میں ایک بین الاقوامی پلیٹ فارم رہا۔ جہاں عرب وعجم کے علماء عوام ایک دوسرے سے ملتے، قومی وملّی مسائل پر تبادلہ خیالات کرتے۔ فیصلے ہوتے اور دین وملّت کے پیغام کو لے کر آپ کی دعاؤں کے ساتھ لوگ اپنے اپنے علاقے میں جاتے۔ نئے جوش اور نئی امنگوں کے ساتھ درس وتدریس وعظ وتلقین اور تصنیف وتالیف کے کاموں میں مشغول ہوجاتے۔

یہ تھا حضرت شیخ مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی کا عالمی فیضان اور یہ تھے مدینۃ الرسول میں ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان آفریں صبح وشام۔

https://alislami.net

معاصر

مولانا حبیب الرحمٰن خاں شیروانی

مولانا حبیب الرحمٰن خاں شیروانی ابن محمد تقی خاں (م ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء) ۲۸ شعبان ۱۲۸۳ھ/ ۵ جنوری ۱۸۶۷ء کو شیروانی خاندان بھیکم پور میں پیدا ہوئے اور اس خاندان کے گل سر سبد کہلائے۔ مولانا کی تعلیم وتربیت بڑے اہتمام سے خالص مشرقی ماحول میں ہوئی۔ مشرقی زبانوں پر خاصا عبور تھا، مزاج خالص علمی تھا۔ ذوق وشوق کا یہ عالم تھا کہ اپنی جیب خاص سے ایک کثیر رقم خرچ کر کے حبیب گنج میں ایک ایسا نادر اور قیمتی کتب خانہ جمع کیا کہ اس کی شہرت ملک سے باہر پہنچی۔ اسی علم وفضل کی بنیاد پر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں شعبہ دینیات کے سر براہ مقرر ہوئے۔ یہاں تک کہ میر عثمان علی خاں بہادر نظام دکن نے آپکو ریاست کا صدر الصدور بنا کر حیدر آباد بلالیا۔ وہاں نظام دکن نے بڑی پذیرائی کی اور مولانا کو صدر یار جنگ کے خطاب سے نوازا[۱]

مولانا کے خصوصی مراسم تادم اخیر مولانا سید سلیمان اشرف سے قائم رہے۔ مولانا شیروانی جب تک علی گڑھ میں رہے سید صاحب مرحوم کی صحبت میں گھنٹوں بیٹھتے۔ ان کی علمی تصنیفی برتری کے دل سے قائل تھے۔ مولانا سید سلیمان اشرف کی ''الانہار'' کی شبلی کی شعر العجم پر فوقیت دیتے[۲] یہی وجہ ہے کہ مولانا اپنے مسلک میں آزاد خیال ہوئے بھی ترکِ موالات کے زمانہ میں تحریک سے الگ رہے۔ حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی کی تدریسی مہارت کے مداح تھے۔[۳]

حضرت حجۃ الاسلام سے تعلقات کی بنیاد خالص علمی تھی۔ پھر دونوں رئیس ابن رئیس تھے۔ مولانا نے دار العلوم منظر اسلام بریلی کا معائنہ بھی فرمایا اور یہاں کی تدریسی صلاحیتوں سے متاثر ہو کر حیدر آباد دکن سے ایک ماہانہ وظیفہ مقرر کرایا جو تقسیم ہند تک جاری رہا۔[۴]

---

(۱) ابو الکلام آزاد: مقدمہ غبار خاطر ص ۸۔۹

(۲) (۳) محمود احمد قادری: تذکرہ علمائے اہلسنت ص ۱۰۰۔ ۵۳

(۴) مولانا حسنین رضا خاں صاحب کا ارشاد

https://alislami.net

مولانا کا انتقال ۸؍ ذی قعدہ ۱۳۷۰ھ/ ۱۱؍ اگست ۱۹۵۰ء علیگڑھ میں ہوا۔ اپنے موروثی قبرستان بھموری نزد حبیب گنج آسودہ خواب ہوئے۔

مولانا شاہ عبد الباری فرنگی محلی لکھنؤ

فاضل① اکمل مولانا عبد الباری ابن حضرت مولانا شاہ عبد الوہاب ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء کو فرنگی محل لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ شیخ ایسے کہ ابّاً عن جدّ صاحب خانقاہ، مدرس ایسے کہ جامعہ معقول و منقول، شیخ الحدیث ایسے کہ بڑے بڑے علماء نے آپ سے درس حدیث لیا اور آخر تک درس حدیث دیتے رہے۔ آپ ہی کی کوشش سے فرنگی محل لکھنؤ میں مدرسہ نظامیہ قائم ہوا۔ تحریکِ خلافت، تحریکِ موالات میں یہ بھی گاندھی کی آندھی میں آگئے مگر صاحب نسبت تھے۔ بزرگوں کا فیضان کام آگیا۔ امام احمد رضا پھر آپ کے شہزادۂ اکبر حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب کی توجہ دلانے پر آپ نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اور خلافِ شرع باتوں سے رجوع کرلیا۔ حرمین طیّبین میں مزارات کے انہدام نجدیوں کے ہاتھوں قبور کے مسمار کئے جانے کے خلاف، خدام الکعبہ، خدام الحرمین کے نام سے ایک تنظیم قائم کی۔ آپ ہی کے حکم سے مولوی اشرف علی تھانوی کی بہشتی زیور اور حفظ الایمان فرنگی محل میں جلائی گئی۔ آپ نے تھانوی صاحب کو حفظ الایمان کی کفری عبارت سے توبہ کے لئے بار بار متوجہ کیا۔ مگر توبہ کی توفیق نہ ہوئی۔②

آپ علمائے فرنگی محل کے شیخ تھے۔ آپ کے وصال ۷ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۵ء پر فرنگی محل کا ایک عہد ختم ہو گیا۔

مولانا رحم الٰہی مظفر نگری

امام المعقولات حضرت مولانا سید عبد العزیز انبیٹھوی رحمۃ اللہ علیہ تدریس کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ درسیات پر پوری مہارت تھی۔ تدریس کا انداز بڑا دلنشین پایا تھا۔ امام احمد رضا بریلوی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ یہ طرۂ امتیاز آپ کو حاصل تھا کہ مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفٰے رضا

---

① محمد مسعود احمد پروفیسر: تحریک آزادئ ہند اور السواد الاعظم ص ۱۰۲۔ ۱۰۳

② محمود احمد قادری مولانا: تذکرہ علمائے اہلسنت ص ۱۷۳۔ ۱۷۴

https://alislami.net

خاں آپ کے تلمیذ بلند مرتبت تھے۔آپ کے تلامذہ میں اکابر علماء مناظر اعظم مولانا حشمت علی خاں لکھنوی م ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۰ء مولانا غلام جیلانی اعظمی، مولانا حامد حسن فاروقی، مولانا عزیز الحسن پھپھوندوی م ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء مولانا احسان علی مظفر پوری محدث بریلی م ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء کے نام بھی آتے ہیں۔ پوری زندگی تدریس میں گزری۔عمر کا آخری حصّہ ضعف بینائی کی وجہ سے وطن میں گزرا۔ ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ء صفر المظفر میں بریلی شریف حاضری دی۔احباب تلامذہ سے ملاقات کے بعد وطن واپس ہوئے۔گاڑی میں اختلاج قلب کا دورہ پڑا اور پھر کچھ پتہ نہ چل سکا۔شہید تدریس نے سفر میں مرتبہ شہادت پالیا۔①

مولانا شاہ عبد السلّام جبل پوری معاصرین میں یہ تنہا آپ کو شرف حاصل تھا کہ آپ امام احمد رضا کے درس میں حضرت حجۃ الاسلام کے شریک اسباق تھے۔آپ کو عید الاسلام کا لقب پیر و مرشد کی بارگاہ سے عطا ہوا تھا۔امام احمد رضا نے آپ کو علمی عملی ذہنی اخلاقی تعلیم و تربیت کے ساتھ بیعت و خلافت سے ۱۳۱۳ھ/ ۱۹۹۶ء میں سرفراز فرمایا آپ تحریکِ ندوہ کی بیخ کنی سے لیکر ماہ وصال اپنے پیر و مرشد کی ہدایات کے مطابق احیاء سنت اور سرکوبیٔ بدعت میں ہر ہر مقام پر پیش پیش رہے۔آپ کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ آپ کے صاحبزادے مولانا مفتی محمد برہان الحق بھی امام احمد رضا کے تلمیذ اور خلیفہ تھے۔آپ کا وصال جبلپور میں ۱۸ جمادی الاول ۱۳۷۲ھ/ ۱۹۵۲ء کو ہوا۔امام احمد رضا نے اپنے خلفاء میں آپ دونوں کا ذکر اسطرح فرمایا۔

عید سلام سلامت جس سے سخت آفات میں آتے یہ ہیں
آل الرحمٰن، برھان الحق شرق پہ برق گراتے یہ ہیں

آپ کی آخری آرام گاہ محلہ دار السلام جبلپور میں زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

مولانا امجد علی اعظمی

مولانا امجد علی اعظمی بن مولانا حکیم جمال الدین ۱۲۹۶ھ/ ۱۹۱۸ء قصبہ گھوسی اعظم گڑھ

---

① محمود احمد قادری مولانا: تذکرہ علمائے اہلسنت ص ۸۹ وغیرہ
② محمد برہان الحق مفتی جبلپوری: اکرام امام احمد رضا ص ۳۲۔۳۵۔۴۲
③ الاستمداد علی الارتداد : امام احمد رضا

https://alislami.net

یوپی ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی کتب اپنے جد امجد مولانا خدا بخش اور رشتہ کے بڑے بھائی مولانا محمد صدیق سے پڑھیں ـــــ پھر انھیں کے مشورے سے شہر علم وحکمت جونپور آ کر حضرت امام الحکمۃ مولانا ہدایت اللہ خان صاحب جونپوری سے ایسا استفادہ کیا کہ خود مفید الطالبین بن گئے۔ پھر محدث سورتی کا شہرۂ آفاق مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت آپکی منزل تکمیل بنا۔علمِ طب کا موروثی ذوق آپ کولکھنؤ لے آیا ۱۳۲۳ھ میں حکیم عبد الولی سے علمِ طب حاصل کیا۔ ۱۳۲۳ھ سے ۱۳۲۷ھ تک اپنے استاذ محدث سورتی کی مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت میں درس دیتے رہے۔اور پٹنہ عظیم آباد میں ایک سال تک مطب بھی کرتے رہے کہ امام احمد رضا کو بریلی میں ایک مدرس کی ضرورت ہوئی۔حضرت محدث سورتی نے آپ کو پٹنہ عظیم آباد سے عشق و محبت کی آخری قتل گاہ بریلی شریف روانہ کردیا۔ پھر کیا تھا ایک لعل کو معدنِ بدخشاں اور آبجو کو ساحل مراد۔ وقت کے سب سے بڑے فقیہ نے انھیں صدر الشریعہ کے لقب سے نوازا۔ معاصرین نے ان کو مسلسل شب و روز دینی مصروفیات کی بنا پر ان کو کام کی مشین قرار دیا۔ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں امام احمد رضا کے دست حق پرست پر ایسی بیعت کی کہ اٹھارہ سال تک شیخ کامل کی بارگاہ میں حاضر رہے ① اور فنا فی الشیخ کے مرتبہ کمال کو پہونچے اور خلافت سے نوازے گئے۔مرشد کامل نے ’’میرا امجد مجد کا پکا‘‘ کہکر بزرگی و دینداری کی گواہی دیدی۔فقیہ ایسے کہ صدر الشریعہ آپ کے نام کا جز و اعظم قرار پایا۔ پوری زندگی احکام شریعت کی تبلیغ و اشاعت کرتے رہے۔آپ کے معاصرین نے آپکی کتاب لاجواب ’’بہار شریعت‘‘ کو شریعت کا باغِ سدا بہار تسلیم کرلیا۔ مدرس ایسے کہ اس صدی کی تدریسی دنیا پر آپ کا اور آپ کے تلامذہ کا سکہ چل رہا ہے۔آپ کے تلامذہ کی تعداد کثیر ہے۔جن میں محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد لائل پوری، حافظِ ملت مولانا حافظ محمد عبد العزیز محدث مبارکپوری، مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن رئیس اڑیسہ، امین شریعت مولانا شاہ رفاقت حسین، مولانا قاضی شمس الدین جونپوری فاضل جلیل مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی، مناظر اعظم مولانا حشمت علی خاں لکھنوی، مولانا غلام یزدانی صدر

---

① ۱۳۴۳ھ میں دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف کی صدارت کیلئے آپنے معذرت کرلی اور آستانۂ شیخ کی ترک مجاورت پر راضی نہ ہوئے۔تا آں کہ صاحب سجادہ حضرت حجۃ الاسلام نے مولانا سید سلیمان اشرف کی درخواست پر اجازت دے دی۔

https://alislami.net

المدرسین جامعہ رضویہ منظر السلام بریلی، مولانا تقدس علی خاں شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ خیرپور پاکستان، فقیہ عصر مولانا مفتی اعجاز ولی خاں قادری لاہور، مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی شیخ الحدیث براؤں شریف مولانا احسان علی صدیقی محدث بریلی مظفر پوری، مولانا ولی النبی صاحب بکھی شریف، مولانا سید آل مصطفیٰ مارہروی، علامہ عبد المصطفیٰ ازہری کراچی رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین شہرۂ آفاق ہوئے اور مولانا وقار الدین شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی، مولانا قاری محبوب رضا خاں کراچی، مولانا سید ظہیر الدین علی گڑھی بقید حیات ہیں۔

۲ ذی قعدہ ۱۳۶۷ھ/ ۶ ستمبر ۱۹۴۸ء بروز دوشنبہ مفتی اعظم ہند مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں کی معیت میں حج وزیارت کے ارادے سے رات کو بمبئی پہنچے۔ اسی رات ۱۲ بج کر ۲۶ منٹ پہ وصال فرما کر حج وزیارت کی سعادت ابدی حاصل کرلی۔

قدم رکھنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی سفینے میں
مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں

مولانا عبدالاحد محدث پیلی بھیتی

سلطان الواعظین مولانا عبد الاحد، محدث سورتی حضرت مولانا وصی احمد کے تنہا و یکتا صاحبزادے تھے ۱۲۹۸ھ/ ۱۸۸۳ء میں پیلی بھیت میں پیدا ہوئے۔ تیرہ سال کی عمر میں اعلی حضرت امام احمد رضا خاں کی خدمت میں بریلی حاضر ہوگئے اور آپ ہی سے دورہ حدیث پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ امام احمد رضا نے خود اپنے دستِ مبارک سے دستار بندی کی۔ اپنے والد نامدار محدث سورتی سے علومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد تکمیل الطب کالج لکھنؤ میں طب کی تکمیل کی اور ایک عرصہ تک طبابت کا سلسلہ جاری رکھا۔ پھر مدرسہ حنفیہ پٹنہ عظیم آباد میں چند سال تک درس نظامی کے جملہ فنون پڑھاتے رہے۔ پھر آخر عمر تک مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت میں درس حدیث دیتے رہے۔ آپکے مواعظ حسنہ کی دھوم پورے ہندوستان میں تھی۔ آواز بڑی پاٹ دار پائی تھی۔ امام احمد رضا نے ایک خصوصی تقریب میں سلطان الواعظین کا خطاب عطا فرمایا۔ اور اپنی کتاب ''الاستمداد'' میں خلفاء کے تذکرہ میں آپ کا ذکر اس طرح فرمایا ؎

اک اک وعظ عبد الاحد پر کتنے ننھے پھلاتے یہ ہیں

https://alislami.net

یہ شرف بھی آپ کو حاصل رہا کہ آپ نے حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں کے ساتھ امام احمد رضا خاں کی معیت میں فریضۂ حج ادا کیا۔ حرمین طیبین میں ساتھ ساتھ رہے۔ وہاں کے دینی تصنیفی مسلکی مراحل میں حق رفاقت و خدمت ادا کرتے رہے۔ آخر عمر تک تحریکِ خلافت تحریک ترکِ موالات، تحریکِ مسجد شہید گنج مچھلی بازار کانپور، ہندو مسلم اتحاد، حجاز میں نجدیوں کے مظالم کے خلاف اپنے پیر و مرشد امام احمد رضا کے مسلک اور ہدایات کے مطابق صفِ اول میں ہر طرح نبرد آزما رہے۔ حجۃ الاسلام سے خصوصی مراسم تھے۔ آپ کا نہایت احترام کرتے تھے۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں امام احمد رضا سے ماذون و مجاز تھے۔ آپ کا وصال ۱۳ شعبان ۱۳۵۲ھ یکم دسمبر ۱۹۳۳ء کو لکھنؤ میں ہوا۔ گنج مرادآباد آم کے باغ میں اپنے خسر مولانا عبد الکریم گنج مرادآبادی کے پہلو میں آرام فرمایا۔ آپ کی باقیات صالحات کا سلسلہ قاری احمد پیلی بھیتی اور ان کے صاحبزادے خواجہ رضی حیدر اور دیگر اولاد ذکور و اناث سے جاری ہے۔ آپ کے وصال سے مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت کا عہد زریں ختم ہو گیا۔ مسجد بی بی جی مرحومہ کے جلسۂ تعزیت میں حضرت حجۃ الاسلام نے دعائے مغفرت فرمائی۔

(خواجہ رضی حیدر، محدث سورتی۔ محمود احمد قادری مولانا، تذکرۂ علمائے اہلسنت ص ۱۶۸۔۱۶۹)

تلامذہ

حجۃ الاسلام کے تلامذہ کی فہرست میں مفتی اعظم کا نام نامی جہاں تسبیح کے دانوں میں امام کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہاں حجۃ الاسلام کی زندگی کا یہ گوشۂ مستور بھی جگمگا اٹھتا ہے کہ آپ امام احمد رضا کی موجودگی میں مسند تدریس پر فائز ہوئے۔ اور آپ نے نہ صرف باہر بلکہ گھر والوں کو بھی پڑھایا۔ مندرجہ ذیل سطور میں یہ حقیقت آشکار ہے۔

https://alislami.net

احوالِ پاکیزہ مکرم مفتی اعظم

۱۹ ۹۱ ء

صورت وسیرت شریعت وطریقت کے محاسن کو اگر مجسّم کر دیا جائے تو وہ مفتی اعظم عالم اسلام مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری رضوی نوری بریلوی کا سراپا قرار پائے گا۔

’’آپ کی ولادت ورحلت، محاسن وفضائل کا عنوان اتنا ہمہ گیر ہے کہ لکھنے والے مسلسل لکھ رہے ہیں۔ مگر یہ قصہ تمام ابھی ناتمام ہے۔‘‘

مفتی اعظم اپنے بڑے بھائی حجۃ الاسلام سے عمر میں ۱۸ سال چھوٹے تھے۔ آپ نے اپنے بڑے بھائی سے پڑھا بھی ہے اور استفادہ بھی کیا ہے۔ مگر اصل وہ صحبت وتربیت ہے جو آپ نے اپنے والد گرامی وقار امام احمد رضا سے حاصل کی۔ جس نے آپ کو سب کچھ بنا دیا۔ خود تحریر فرماتے ہیں۔

> ’’فقیر جب تک سن شعور کو نہ پہنچا تھا اور اچھے برے کی تمیز نہ تھی، بھلائی برائی کا ہوش نہ تھا اس وقت میں ایسے خیال ہونا کیا معنی۔ پھر جب سن شعور کو پہنچا تو اور زیادہ بے شعور ہوا۔ جوانی دیوانی مشہور ہے مگر ’’الصحبۃ مؤثرۃ‘‘ صحبت بغیر رنگ لائے نہیں رہتی۔ اور پھر اچھوں کی صحبت اور وہ بھی کون جنھیں سید العلماء کہیں تو حق یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا جنھیں تاج العرفاء کہیں بجا، جنھیں مجدد وقت اور امام اولیاء سے تعبیر کریں تو صحیح، جنہیں حرمین طیبین کے علمائے کرام نے مدائح جلیلہ سے سراہا۔ ’’انہ سید الفرد الامام‘‘ کہا ان کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔ اپنا شیخِ طریقت بنایا، ان سے سندیں لیں اجازتیں لیں انھیں اپنا استاد مانا۔ پھر ایسے کی صحبت کیسی بابرکت صحبت ہوگی سچ تو یہ ہے کہ اس صحبت کی برکت نے انسان کر دیا___ جسکی نظر عنایت نے پکّا مسلمان بنا دیا۔ الملفوظ، ص ۴

راقم الحروف ’’احوال پاکیزہ مکرم مفتی اعظم‘‘ (۱۹۹۱ء) کے تاریخی عنوان سے منقبت اور تاریخی مادّوں پر مشتمل سیرت منظوم ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔

https://alislami.net

فراق مفتی اعظم ہند

مرثیہ مرشدِ زمانہ — مرثیہ سردارِ اصفیا

۱۴ ھ ۰۲ — ۱۹ ء ۸۱ — ۱۴ ھ ۰۲

کیا بتاؤں کون کیسا مقتدا جاتا رہا — مقتدا کرتے تھے جسکی اقتدا جاتا رہا

خوبصورت خوب سیرت خوش لقا جاتا رہا — خوبیٔ خوباں کا جو معیار تھا جاتا رہا

حق شعار و حق نگر حق آشنا جاتا رہا — حق نگار و حق نظر حق رہنما جاتا رہا

پارسائی کی سند ملتی تھی جسکی ذات سے — پارساؤں میں وہ ایسا پارسا جاتا رہا

آفتاب نور پہنچا جس کا تا نصف النہار — وہ ہوا زائل تو عالم نور کا جاتا رہا

اٹھ گیا نوری میاں کا وارثِ حق اٹھ گیا — جانشینِ حضرتِ احمد رضا جاتا رہا

کس کو ڈھونڈوں کسکو پاؤں اور کروں کس سے سوال — خود تھا ہر اک بات کا جو فیصلہ جاتا رہا

نطق ہی خاموش ہوجاتا کبھی جس کے حضور — وہ فصیح بے بدل اسلام کا جاتا رہا

مجلسِ بیعت میں آجاتے تھے جسکی غوث بھی — دوستو! وہ نائب غوث الوریٰ جاتا رہا

اے بریلی اے زمین تاجدار علم و فن — جو امانت دار تھا اسلاف کا جاتا رہا

جانے والے تجھ پہ ہوں سو سو خدا کی رحمتیں — تو گیا کیا حوصلہ اسلام کا جاتا رہا

مصطفےٰ تھا نام جس کا وہ تھا مصطفےٰ — صورت و سیرت میں تھا جو مصطفےٰ ① جاتا رہا

اصطفےٰ ② منزل میں تو اور مصطفےٰ ③ منزل تری — از بریلی تا مدینہ فاصلہ جاتا رہا

اے شبیہ حضرت احمد رضا پائندہ باد — تو گیا تو آہ! اب احمد رضا جاتا رہا

گھول جو دیتا تھا رس کانوں میں میٹھے بول سے — اے سراپا گوش و شیریں ندا جاتا رہا

مدرسہ ہو کوئی مسجد ہو یا کوئی خانقاہ — ہر مکاں میں تو نکیں ④ لاریب تھا جاتا رہا

---

① پسندیدہ

② مراد قیام گاہ۔ مدینہ میں جہاں آپکا قیام ہوا اس کا نام بھی اصطفےٰ منزل تھا

③ ذات نبوت مراد ہے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

④ اس سے حضرت ممدوح کا فیضان مراد ہے

https://alislami.net

منزل گم کردہ منزل ہدایت کا نشاں ۔ مرشد و ہادی ہمارا آسرا جاتا رہا
زندگی بھر تھی رضائے مصطفٰے جسکو عزیز ۔ وہ رضائے مصطفٰے کا مصطفٰے جاتا رہا
ڈوب کر بحر فنا میں وہ بقا کے گھاٹ تک ۔ بہر دیدار شہِ اہلِ بقا جاتا رہا
احمد نوری نے دی جسکی ولادت کی خبر ۔ اس بشارت کی خبر کا مبتدا جاتا رہا
دل گیا تو غم نہیں کہ دلربا کے پاس تھا ۔ غم تو یہ ہے آج اپنا دل ربا جاتا رہا
ہر دلِ بیکل کو کل ملتی تھی جسکی دید سے ۔ اس دل بے آسرا کا آسرا جاتا رہا
احمد نوری نے دی جسکو خلافت ہند میں ۔ تا لحد نوری کا وہ نوری رضا جاتا رہا
دست بھی جسکا براہِ راست دستِ غوث تھا ۔ جو مریدوں پر تھا یعنی کالسماء جاتا رہا
جو رہا شیریں ادا ہر دم خدا کی راہ میں ۔ ''وہ ولائے حق امام الاتقیاء جاتا رہا''
ڈٹ گیا ہو جو ہمیشہ موج صد طوفان میں ۔ کشتئ امت کا ایسا نا خدا جاتا رہا
مطمئنہ نفس امارہ ہوا جس کے حضور ۔ جو بہر خناس تھا تیر قضا جاتا رہا
لمحہ لمحہ جو مجسم شاغل و ذاکر رہا ۔ شغل ذکر و فکر وہ مشغلہ جاتا رہا
فرط و ذخر و اجر و شافع چل بسا ۔ ہم گنہگاروں کے دل کا حوصلہ جاتا رہا
ہوگیا محراب و منبر آہ سونا ہوگیا ۔ راکع و خاشع امام الاولیاء جاتا رہا
ہوگیا تاریک عالم اور ظلمت بڑھ گئی ۔ چھپ گیا دن آفتاب پر ضیاء جاتا رہا
ناز تھا جس کے وجود ناز پر خود ناز کو ۔ وہ سراپا نازش اہلِ ولا جاتا رہا
پیر وہ ایسا کہ لاکھوں لاکھ ہوں جسکے مرید ۔ اس صدی کا بے بدل وہ رہنما جاتا رہا
ذات تھی جس کی مریدوں کیلئے حصن حصین ۔ وہ حفاظت کا مکمل دائرہ جاتا رہا
ہمسفر حیران منزل دور شب رہ پر خطر ۔ قافلے کی خیر میرِ قافلہ جاتا رہا

جس نے دی تھی یہ دعا خوؔشتر کو خوشتر کر خدا
آہ! وہ خوؔشتر کا خوشتر خوش ادا جاتا رہا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

https://alislami.net

شیخ المشائخ مرشد العلماء قطب الاولیاء رئیس الاتقیاء شاہزادہ امام احمد رضا حضور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں نوری کی وفات حسرت آیات پر قطعات اور تاریخی مادّے

”تواریخ وصالِ محبوب“

داد ہاتف صبحدم ایں چہ خبر — گریہ کردند آدمی جنّ وملک
آں رئیس الاتقیاء ذوالاحترام — کرد رحلت نیکو فرجام فلک

”کعبہ دل مرشدی آل الرحمٰن مولانا مصطفیٰ“ — ”رضا نوری اہل جود وعطا“ — ”مشابہ احمد رضا“ — ”ولی زمان خاتم الفقہا“ — ”قبلہ طالبان صاحبزادۂ احمد رضا“ — ”تارک دنیا مرشد العلماء“ — ”ولی بے عدیل مصطفیٰ رضا“ — ”فقیہ اعظم دین اسلام“ — ”دین پناہ ابوالبرکات محی الدین جیلانی آل الرحمٰن“ — ”محمد مصطفیٰ رضا ولی بالا“ — ”مزاج شناس اعلیٰ حضرت“ — ”ابن محقق ولی مجدد اعلیحضرت“ — ”مولد مصطفیٰ رضا“ — ”تاریخ نیک وجود“ — ”تاریخ جلوس“ — ”مصطفیٰ رضا پاک زاد آمد“ — ”گدائے نوری کی ولادت باسعادت“ — ”ولی کامل خاتم اکابر“ — ”سنی نوری رضوی“ — ”آماجگاہ قادری رضوی“ — ”خلیفۂ عدیم البدل بوالحسین احمد نوری“ — ”زیب فصحا خاتم الخلفاء“ — ”منزل محبان غوث الوریٰ“ — ”سیدی مفتی اعظم ہند قدوۂ اصفیاء“ — ”رضی اللہ القدوس عنہ“ — ”لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سوئے بہشت عازم است“ — ”حَقًّا سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى“ — ”ان کا ابراہیم غلام“ — ”واصف سیّدی خوشتر صدیقی“ —

پیشکش: فقیر قادری سگ بارگاہ رضوی محمد ابراہیم خوشتر صدیقی بانی سربراہ سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل — ماذون ومجاز سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ حامدیہ مصطفویہ ضیائیہ

حضور مفتی اعظم عالم اسلام مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری رضوی بریلوی نور اللہ مرقدہ نے اپنا

https://alislami.net

کلام اپنے دست فیض عام سے لکھا ہوا راقم الحروف فقیر قادری سگ بارگاہ رضوی محمد ابراہیم خوشتر صدیقی کو عطا فرمایا۔ اور اپنے کاشانہ اقدس بریلی شریف میں عید میلاد کی تقریب میں اسی سے پڑھوا کر سنا یہ نعت ''نعت شفاعت طلب'' کے تاریخی عنوان سے پہلی بار ''تذکرۂ جمیل'' کے قارئین کی نذر کر رہا ہوں۔

نعت شفاعت طلب

پڑھوں وہ مطلع نوری ثناء مہر انور کا ہو جس سے قلب روشن جیسے مطلع مہر محشر کا
سنا نوری چمکتا مطلع وصف روئے انور کا وہ جس کے سامنے ہو ماند چہرہ ماہ خاور کا
سر عرش علیٰ پہنچا قدم محبوب داور کا زبان قدسیاں پر شور ہے اللہ اکبر کا
بنا عرش بریں مسند کف پائے منور کا خدا ہی جانتا ہے مرتبہ سرکار کے سر کا
دو عالم صدقہ پاتے ہیں میرے سرکار کے در کا اسی سرکار سے ملتا ہے جو کچھ ہے مقدر کا
مٹے ظلمت جہاں کی نور کا تڑکا ہو عالم میں نقاب روئے انور اے مرے خورشید اب سر کا
بڑے دربار میں پہنچایا مجھکو میری قسمت نے مری جاں صدقے کیا کہنا مرے اچھے مقدّر کا
ہے خشک و تر پہ قبضہ جسکا وہ شاہِ جہاں یہ ہے یہی ہے بادشاہ برکا یہی سلطاں سمندر کا
ضیا بخشی تری سرکار کی عالم پہ روشن ہے مہ و خورشید صدقہ پاتے ہیں پیارے ترے در کا
نگاہِ مہر سے اپنی بنایا مہر ذرّوں کو الٰہی نور دن دونا ہو مہر ذرّہ پرور کا
طبق پر آسماں کے لکھتا میں نعت شہ والا قلم اے کاش مل جاتا مجھے جبریل کے پر کا
مقابل ذرّہ در کے ذرا سا منہ نکل آیا بہت شہرہ سنا کرتے تھے ہم خورشید محشر کا
جمال حق نما دیکھیں عیاں نور خدا پائیں کلیم آئیں اٹھا دیکھیں ذرا پردہ ترے در کا
نہ سایا روح کا ہرگز نہ سایہ نور کا ہرگز تو سایہ کیسا اس جانِ جہاں کے جسم انور کا
وہ آئینہ اگر دیکھیں تو اپنے آپ کو دیکھیں کہاں ہے آئینہ میں اور کوئی ان کے برابر کا
محال عقل ہے تیرا مماثل اے مرے سرور تو ہم بھی نہیں کر سکتا عاقل تیرے ہمسر کا
خدا شاہد رضا کا آپکی طالب رضا ہوگا تعالی اللہ رتبہ میرے عالی میرے یاور کا
دبا جاتا پچا جاتا ہوں میں آقا دہائی ہے یہ بھاری بوجھ عصیاں کا مرے سر کا ذرا سرکا
ہمیشہ رہتی دنیا تک رہیں دلشاد اے مولی رہیں ہم تا ابد آباد سر پر سایہ سرور کا
رہے دونوں جہاں میں منہ اجالا اپنا اے آقا نصیبہ جگمگا اٹھے مری ہر ایک دختر کا

https://alislami.net

یہ ان کے بچے انکی ماں رہیں دارین میں شاداں　　رہے بالخیر ان کے سر پہ سایہ ان کے یاور کا
یہ سب دونوں جہاں میں نعمتیں اور برکتیں پائیں　　نہ دیکھے ان میں غم کوئی ابھی اولاد و شوہر کا
جو آب و تاب دندان منور دیکھ لے نوریؔ
مرا بحر سخن سر چشمہ ہو خوش آب گوہر کا

علامہ حسنین رضا خاں بریلوی

حضرت علامہ مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی ۱۳۱۰ھ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے آپ مفتی اعظم سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے۔ آپ امام احمد رضا کے برادر زادہ، تلمیذ اور خلیفہ تھے۔ آپ نے حجۃ الاسلام سے بھی مفتی اعظم کی معیت میں کتابیں پڑھی ہیں۔ دار العلوم منظر اسلام بریلی میں تدریسی خدمات کے ساتھ اشاعتی میدان میں بھی آپ نے بڑا کام کیا ہے۔ حسنی پریس جماعت رضائے مصطفےٰ اور ماہوار جریدہ ”الرّضا“ آپ کی زندگی کے کارہائے نمایاں ہیں۔ حسنی پریس سے امام احمد رضا کی تصانیف کی اشاعت میں آپ کا بڑا حصہ ہے۔ آپ ایک کامیاب مدرس، نامور مصنف، سلجھے ہوئے مضمون نگار اور باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا وصال ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء میں ہوا۔ خانقاہ قادریہ رضویہ نوریہ بریلی آپ کا مدفن قرار پایا۔ آپ کو بھی حضرت شاہ ابو الحسین احمد نوری مارہروی سے شرف بیعت حاصل تھا۔ آپ کی باقیات صالحات میں مولانا سبطین رضا خاں، مولانا تحسین [1] رضا خاں، مولانا حبیب رضا خاں اور ایک

---

[1] حضرت مولانا حسنین رضا خاں صاحب کے منجھلے صاحبزادے جامع معقول و منقول، کامیاب مدرس، بیدار مغز عالم باعمل، خلیفۂ مفتی اعظم ہند بڑی دلنواز شخصیت کے مالک ہیں۔۔۔ ۱۹۳۰ء/ ۱۳۴۸ھ محلہ سوداگران بریلی میں پیدا ہوئے درس نظامیہ کی تکمیل دار العلوم مظہر اسلام و منظر اسلام بریلی میں کی۔ دورۂ حدیث محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد سے لائل پور پاکستان میں پڑھا۔ السنہ شرقیہ کے امتحانات الہ آباد بورڈ سے امتیازی درجات پاس کئے۔ پڑھنے کے زمانے ہی سے پڑھانے کا سلسلہ جاری ہے۔ جتنا پڑھا اس سے کہیں زیادہ پڑھایا۔ مگر پھر بھی نام و نمود سے دور شہرت سے نفور اپنوں اور بیگانوں کے مشکور اور عند اللہ ماجور ہیں۔ باقیات میں تین صاحبزادے حسان رضا خاں، رضوان رضا خاں، صہیب رضا خاں اور ایک صاحبزادی ہیں۔ راقم الحروف کے لئے یہ باعث شرف ہے کہ وہ محب موصوف کا ہم عمر، ہم مزاج و ہم پیالہ و ہم نوالہ اور دورۂ حدیث کے علاوہ قاضی مبارک وغیرہ بعض کتابوں میں ہم درس رہا ہے۔ آپ سے مودت و رفاقت کا سلسلہ اس عیسوی کے پانچویں عشرے سے ابتک جاری ہے۔ تقریباً یہ کہنا صحیح ہوگا۔

”یہ نصف صدی کا قصہ ہے دو چار گھڑی کی بات نہیں“

”الارواح جنود مجندۃ“ کے حدیثی ارشاد کے مطابق اس جہان میں تو اس کا مشاہدہ ہو رہا ہے اور رفیق مذکور کی طبع یک گیر محکم گیر سے یہی امید ہے کہ دوسرے جہاں میں بھی ایسا ہی ہوگا ؎

یہ کیفیت اسے ملتی ہے ہو جسکے مقدر میں　　مئے الفت نہ خم میں ہے نہ شیشے میں نہ ساغر میں

مندرجہ بالا سطور محب گرامی قدر کیلئے صرف واقعاتی ہیں ان میں تعلقات کو کوئی دخل نہیں۔

https://alislami.net

صاحبزادی (اہلیہ مولانا اختر رضا خاں ازہری) ہیں۔ اس سلسلہ زریں میں قطب العالم مولانا رضا علی خاں بریلوی سے ان تینوں صاحبزادگان تک علم دین اور خدمت دین کا سلسلہ جاری ہے۔ آپ نے سنی رضوی اکاڈمی ماریشس کے جشن تاسیس پر ۱۹۶۷ء/ ۱۳۸۷ء کو ایک بڑا ایمان افروز اور تاریخی پیغام ارسال فرمایا تھا۔

حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں

مولانا تقدس علی خاں اپنے والد ذیشان الحاج سردار ولی خاں م ۱۳۹۵ھ ابن حکیم ہادی علی خاں کے گھر بریلی میں پیدا ہوئے۔ استاذ زمن مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی نے تاریخی نام ''تقدس علی خاں'' عطا فرمایا۔ آپکے پردادا رئیس الحکماء تقی علی خاں ابن کاظم علی خاں امام احمد رضا کے جد امجد مولانا رضا علی خاں کے سگے بھائی تھے۔ آپ اپنے چاروں بھائیوں تقدس علی خاں، اعجاز ولی خاں، عبد العلی خاں، مقدس علی خاں میں سب سے بڑے تھے۔ آپ کا شجرۂ نسب کاظم علی خاں میں امام احمد رضا سے مل جاتا ہے۔ آپ حسب ونسب کے اعتبار سے کاظمی اور بیعت کے اعتبار سے رضوی اور اجازت وخلافت کے اعتبار سے حامدی ہیں۔ آپ امام احمد رضا کے فرزند معنوی اور حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں کے ارشد تلمیذ، فرزند نسبتی اور چاروں سلاسل میں خلیفہ ومجاز ہیں۔ نیز حضر وسفر میں رفیق وخادم اور اعزا میں سب سے زیادہ قریب تھے۔ آپ کو امام احمد رضا سے ۱۳۳۲ھ سے شرف بیعت حاصل ہے۔ آپ نے شرح جامی کا خطبہ براہ راست امام احمد رضا سے پڑھا ہے۔ بہت سے علما خصوصاً محدث اعظم مولانا سردار احمد نے آپ سے یہی خطبہ پڑھکر رضوی نسبت تلمذ کا حصول کیا ہے۔ مدرسہ عالیہ رامپور اور دار العلوم منظر اسلام بریلی میں آپ تعلیم حاصل کرتے رہے۔ آپ کے اساتذہ میں شمس العلماء مولانا ظہور الحسین فاروقی مجددی رامپوری صدر المدرسین دار العلوم منظر اسلام، مولانا نور الحسین فاروقی مجددی رامپوری، مولانا رحم الٰہی، مولانا حسنین رضا خاں، صدر الشریعہ مولانا امجد علی اور حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں ہیں۔ آپنے درسیات کے علاوہ رد المحتار کا مقدمہ بھی پڑھایا اور فتویٰ نویسی کی مشق بھی کرائی۔ ۱۳۴۵ھ میں دار العلوم منظر اسلام بریلی سے فراغت کے بعد اسی دار العلوم کے نائب مہتمم رہے اور اسی سے اپنی تدریس کا آغاز کیا اور آپ کا یہ سال تدریس تاریخی ''تدریس تقدس علی'' قرار پایا۔

اگرچہ آپ نائب مہتمم تھے مگر دار العلوم، عرس قادری وغیرہ کا سارا اہتمام آپ سے متعلق تھا۔ اور

https://alislami.net

''نائب صاحب'' کے لقب سے آپ مشہور ہوئے۔ آپ جس محفل میں ہوتے جان محفل ہوتے۔ اعلام و اسمامیں نئے نئے معنی پیدا کرنا، علمی معنویت کے ساتھ، مذاق و مزاح کا رنگ پیدا کرنا آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ پوری زندگی تدریسی، مجلسی، مسلکی، قومی میدان میں سرگرم عمل رہے۔ عرس قادری رضوی، یوم رضا، ملی اور مسلکی اجتماع کی مسند صدارت کو زینت بخشتے رہے۔ ۵ مئی ۱۹۵۲ء سے جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ ضلع خیر پور سندھ کے شیخ الجامعہ کے منصب پر تاحیات فائز رہے۔ آپ کی تدریسی زندگی ساٹھ سالہ شب و روز میں رواں دواں نظر آتی ہے۔ آپ سنی کانفرنس مراد آباد کی دونوں تقریب (۱۴/اکتوبر ۱۹۳۹ء، ۲۷/تا ۳۰/اپریل ۱۹۴۶ء) میں شریک رہے اور تحریک پاکستان کے ہراول دستے میں آپکی خدمات نمایاں رہیں۔ امام احمد رضا کے مسلک کی اشاعت اور رضوی مسجد و مدرسہ خانقاہ کی تعمیر آپ کی زندگی کے کارہائے نمایاں ہیں۔ پیر جو گوٹھ میں امام احمد رضا کی یاد میں ''مسجد رضا'' تعمیر کی اور زندگی بھر اسی مسجد کی خدمت کرتے رہے۔

آپ نے حرمین طیبین کا پہلا سفر ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۵ء میں بریلی شریف ہندوستان سے کیا۔ راقم الحروف کا یہ زمانۂ تعلیم تھا۔ مگر موصوف مذکور کی تعلیم و تربیت سے مالامال تھا۔ اس سفر سراپا ظفر سے واپسی پر دارالعلوم منظر اسلام میں ایک شان دار جلسہ تہنیت کا انعقاد ہوا۔ اس فقیر نے یہ تاریخی رباعی پیش کی ؎

جھولیاں نعمتِ دارین سے بھر کر اپنی پھر وطن کو مرے مخدوم و مکرم آئے
شاد و مسرور ہیں کس درجہ وہ اللہ اللہ کتنے انعام خدا جانے وہاں سے پائے
ہوئی تاریخ یہ خوشتر زسرِ کیفِ دوام ''دل کو پر نور تجلی سے بنا کر لائے'' (۱۹۴۵ء)

آپنے دوسرا سفر حج و زیارت ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۹ء میں کیا۔ یہ فقیر قادری مع اہل و عیال اس مبارک سفر میں حضرت موصوف کی معیت کا شرف حاصل کرتا رہا۔ پھر آپ نے پاکستان سے تیسرا حج و زیارت کا سفر کیا۔ اور عمرہ و زیارت مدینہ منورہ تادم اخیر مسلسل بارہ سال تک کرتے رہے۔

اس راقم الحروف کو ۲ شعبان المعظم ۱۴۰۷ھ شرح جامی کا خطبہ پڑھا کر امام احمد رضا کی نسبت تلمذ سے نوازا اور سلاسل اربعہ میں خلافت و اجازت سے مالامال فرمایا۔ ہندو پاک کو اپنے علمی و روحانی فیضان سے نوازتے ہوئے ۲۲/فروری بروز پیر ۱۹۸۸ء خدائے واحد و قدوس کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اپنے والد گرامی وقار کے پہلو میں پیر جو گوٹھ خیر پور سندھ میں آرام فرمایا۔

https://alislami.net

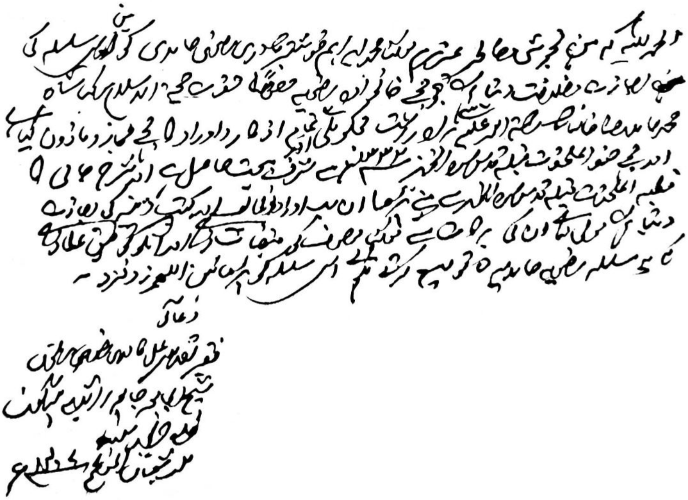

فاضل جلیل مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خاں رضوی بریلوی

آپ وقت کے نامور فقیہہ راسخ العقیدہ سنّی عالم دین اور پاکستان میں رضویت کے علمبردار ۱۱/ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ ۲۰/مارچ ۱۹۱۴ء بروز منگل بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپکے پردادا رئیس الحکماء نقی علی خاں ابن کاظم علی خاں حضرت مولانا رضا علی خاں جدامجد امام احمد رضا خاں کے حقیقی بھائی تھے۔ اس طرح آپ کا سلسلۂ نسب کاظم علی خاں میں امام احمد رضا سے مل جاتا ہے۔

عقیقہ کی تقریب پر آپ کا نام ''محمد'' رکھا گیا۔ اعجاز ولی خاں عرف قرار پایا۔ ۲۵ شعبان ۱۳۳۶ھ کو امام احمد رضا فاضل بریلوی نے بسم اللہ شروع کرائی اور قرآن حافظ عبد الکریم قادری بریلوی سے پڑھا۔ مولانا تقدس علی خاں رضوی شیخ الحدیث جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ سندھ، برادر اکبر مولانا مختار احمد سلطانپوری اور مولانا حسنین رضا خاں بریلوی سے متوسطات تعلیم حاصل کی۔ حضرت مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں بریلوی سے شرح جامی اور مولانا سردار ولی خاں عزّ و میاں سے جلالین پڑھی۔ آپنے درسیات کی تکمیل حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی مصنّف بہار شریعت سے مدرسہ سعیدیہ دادون علی گڑھ میں کی۔ مفتی اعظم ہند نے ۱۹۳۷ء ۱۳۵۶ھ سند حدیث عطا فرمائی۔ آپنے تدریسی دنیا میں بڑا نام پیدا کیا۔ بریلی شریف، جھنگ،

https://alislami.net

جہلم، لاہور میں کتب معقول ومنقول کی تدریس میں بڑی شہرت حاصل کی۔ شیخ الحدیث والفقہ کی حیثیت سے تو آپ کی ذات مسلم تھی۔ بریلی شریف ہی سے آپنے فتوی نویسی کا آغاز کیا۔ اور پاکستان میں اس منصب جلیل پر آپ مفتی اعظم ہند کے وارث وامین تھے۔ جمیعہ علمائے پاکستان کی تنظیم میں آپنے بڑا نمایاں کردار ادا کیا۔ آپ کو حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں بریلوی سے سندِ حدیث حاصِل تھی۔ اور شرفِ تلمذ بھی تھا۔ آپ سلاسل اربعہ میں حضرت موصوف سے ماذون ومجاز تھے۔

امام احمد رضا کے خاندان میں آپ کو علمِ جفر سے قدرے مناسبت تھی۔ اس کا مشاہدہ راقم الحروف نے خود کیا ہے۔ آپ نے چند سال پہلے ہی مجھے اپنے وصال کی خبر دی۔ پھر میں نے رمضان سے پہلے اسکی تصدیق چاہی کہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق رحلت آپ کی رمضان میں ہوگی۔ ہنوز برقرار ہے آپ نے جواباً ارشاد فرمایا اب قدرے تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔ اب یہ سانحہ شوال میں ہوگا۔ چنانچہ آپکا وصال ۲۳ رشوال ۹۳ ۱۳ھ ۱۹ رنومبر ۱۹۷۳ء لاہور میں ہوا۔ اور اپنی خواہش کے مطابق مدینۃ الاولیاء لاہور میانی صاحب میں آسودۂ خواب ہوئے۔

آپ کی اولاد وامجاد میں محمد یوسف ظفر پاشا (ولادت ۱۵ ر اگست ۱۹۴۵ء) بی ایس سی انجینئر۔ ایم بی اے برطانیہ۔ تحسین فاطمہ ایم ایس سی فزکس گولڈ میڈلسٹ (ولادت مارچ ۱۹۵۳ء) کراچی پاکستان میں مقیم ہیں۔

راقم الحروف کے لکھے ہوئے تاریخی قطعات مزار پاک کی تختی پر کندہ ہیں۔

اٹھ گیا دنیا سے وہ عالی نسب ؛ ہر سخن جسکا تھا پیغام طرب
سال رحلت کا ہے "تاریخ وقوع" ؛ تیئسویں شوال سہ شنبہ کی شب
۱۳ ھ ۹۳

رخصت ہوا جہان سے یہ کوئی با کمال ؛ بوجھل ہوئی زمین تو فلک غم سے ہے نڈھال
عقبیٰ کی فکر دین کا جسکو رہا ملال ؛ "باد انجیر عاقبت" اس کا سنِ وصال
۱۳ ھ ۹۳

تحدیث نعمت کے طور پر لکھ رہا ہوں کہ تاریخی استخراج کے فن میں حضرت فقیہہ عصر سے میں نے استفادہ کیا ہے۔

https://alislami.net

محدث اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہٗ العزیز

حضرت شیخ الحدیث ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۴ء میں قصبہ دیال گڑھ تحصیل بٹالہ ضلع گرودواسپور پنجاب میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی کا نام چودھری میران بخش تھا والدہ نے سردار محمد کہکر پکارا۔ والد نے سردار احمد نام رکھا اور آپنے خود اپنا نام ''محمد سردار احمد'' تحریر فرمایا[۱]

ابتدائی تعلیم قصبہ دیا گڑھ میں پائی۔ اسلامیہ ہائی اسکول بٹالہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ایف اے کی تیاری کے لئے ۱۹۲۶ء میں لاہور تشریف لائے۔

ع ''کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست'' کا وقت آ گیا۔

متحدہ ہندوستان کے صوبہ پنجاب کا مرکز علم وفن لاہور کی مرکزی انجمن حزب الاحناف کا عظیم الشان جلسہ بیرون دہلی دروازہ اپنے زیر شامیانہ ملک وملت اور دنیائے اہلسنت کے تمام شہرۂ آفاق علما ومشائخ کا دلکش نظارہ پیش کر رہا تھا کہ علم عمل کا تاج محل حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوران خطاب یہ اعلان فرمایا۔

> ''حضرات! امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کے شاہزادے (صاحبزادے) حضرت فیض درجت مفتی انام مرجع الخواص والعوام حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خاں فلاں گاڑی سے تشریف لا رہے ہیں۔''

اس اعلان کو ہزاروں کے اجتماع میں ایک اسٹوڈنٹ سراپا گوش سردار احمد نامی بھی سن رہا تھا۔ اور یہ فیصلہ کئے بغیر نہ رہ سکا اور اس کا یہ فیصلہ درست تھا کہ جس شخصیت کا تعارف اپنے وقت

---

① راقم الحروف نے حضرت کی ماہرانہ تصنیف ''اسلامی قانون وراثت'' پہ اپنی منظوم تقریظ کا مقطع

ے ''سردار محمد پہ قربان میں ہو جاؤں ؛ خوشتر یہ تمنا ہے پوری ہو یہ حسرت ہے''

جب خدمت میں پیش کیا تو حضرت نے دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ ''میری ماں نے مجھے ''سردار محمد'' ہی کہہ کر پکارا۔''

https://alislami.net

کا صدر الافاضل فضیلت و کرامت کے خوبصورت الفاظ سے کررہا ہو وہ شخصیت خود کتنی بلند مرتبت اور امام شریعت وطریقت ہوگی۔ اور یہ اندازہ بالکل صحیح ثابت ہوا۔ چنانچہ قدرت نے حضرت حجۃ الاسلام کی صورت میں سردار احمد کو ایک ایسا سردار فراہم کر دیا جسکی تعلیم وتربیت نے ایک انگریزی پڑھنے والے اسٹوڈنٹ کو عالم، فاضل، شیخ الحدیث اور محدث اعظم پاکستان بنا دیا۔

داد او را قابلیت شرط نیست ؛ بلکہ شرط قابلیت داد اوست۔

سردار احمد حجۃ الاسلام کی بارگاہ میں

امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ کا شاہزادہ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں لاہور میں جلوہ فرما تھا۔ عوام کی بات نہیں، خواص کے دیدہ و دل بھی فرش راہ تھے۔ اب بیرون دہلی دروازہ لاہور کا جلسہ گاہ جلوہ گاہ اہل نظر تھا۔ حضرت موصوف کا حسن خداداد نگاہوں کو خیرہ کررہا تھا ’’لاہور میں دولہا بنا حامد رضا حامد رضا‘‘ کی چاروں طرف دھوم تھی کہ یہی سردار احمد کشاں کشاں حضرت حجۃ الاسلام کی بارگاہ تک رسا ہوا۔ زیارت و دست بوسی کی سعادت میسّر آئی۔ فیضان نظر اپنا کام کر گیا اب لاہور سے یہی ایف اے کا طالب علم اسیر حجۃ اسلام ہوکر مرکز ایمان وآگہی بریلی شریف کی جانب رواں دواں تھا۔

تعلیم وتربیت

شہر بریلی محلہ سوداگران خانقاہ عالیہ رضویہ کی گلی میں ایک طالب علم صرف ونحو کی ابتدائی کتاب ہاتھ میں لئے سرکاری لالٹین کی روشنی میں کھڑا محو مطالعہ تھا۔ تحصیل علم کے یہ انداز بڑے دلکش تھے۔ رات کے سناٹے کا عالم اس طالب علم کے درخشاں مستقبل کو آواز دے رہا تھا۔ کہ اتنے میں مربئ روحانی وہادی رحمانی حضرت حجۃ الاسلام کی نگاہ حق آگاہ علم وعمل کے اس رَسیا طالب علم پر جا پڑی۔ آپ کی شفقت بے نہایت نے آواز دی ’’تقدس میاں!‘‘ (مولانا تقدس علی خاں فرزند نسبتی حضرت حجۃ الاسلام) سردار احمد کو مطالعہ کیلئے ان کے کمرے میں روشنی فراہم کی جائے۔
واقعات بتا رہے ہیں کہ چراغ کی روشنی میں یہی طالب علم اپنا دیدۂ و دل فروزاں کرتا۔ حضرت موصوف کے زیر سایہ تعلیم وتربیت کے منازل بڑی تیزی سے طے کررہا تھا۔ اب اس

https://alislami.net

کے طعام وقیام کا انتظام بھی رضوی دولت کدہ سے متعلق تھا۔ تا آنکہ لوگ یہ گمان کرنے لگے کہ یہ طالب علم خاندانِ رضا کا ایک فرد ہے۔

دیکھنے والوں کا یہ بیان ہے کہ یہی طالب علم مسجد میں ہوتا تو عابد وزاہد خانقاہ میں ہوتا تو فنا فی الشیخ اور درس گاہ میں ہوتا تو تحصیل علم میں شاغِل اور سراپا ادب تلمیذ نظر آتا۔

صرف ونحو کی خشک مگر دلچسپ وادیوں سے گزرتا، جب اس کو تفقہ فی الدین کی منزل نظر آئی تو اس نے اپنے آپ کو وقت کے سب سے بڑے فقیہ حضرت مفتی اعظم مولانا شاہ الحاج مصطفیٰ رضا خاں کے حضور پایا۔ اب منیۃ المصلی کے ابواب روشن تھے اور فقہ کی اس بنیادی منزل میں مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسا استاذ میسر آ گیا۔

یہ واقعہ ہے کہ حضرت حجۃ الاسلام کی تربیت اور حضرت مفتی اعظم کی تدریس نے مولانا سردار احمد کو ایک ایسے بحر العلوم (حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ) کے ساحل تک پہونچا دیا جو خیر آبادی علوم کا گنجینہ اور رضوی معارف کا خزینہ تھا۔

بریلی سے اجمیر

یہ قادری فیضان کہیے یا چشتی نسبت کہ اب مولانا کی منزل دار الخیر اجمیر خواجۂ خواجگاں کی چوکھٹ اور حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت وخدمت میں علوم وفنون کی تکمیل تھی۔ چنانچہ رضوی خانقاہ کا یہ پروردہ جامعہ معینیہ عثمانیہ اجمیر مقدس میں اپنے علم وعرفان کی پیاس مسلسل آٹھ سال تک بجھاتا رہا۔ اور اپنے استاد کے حضور معقول اور منقول علوم کی منزلیں طے کرتا یہاں تک پروان چڑھا کہ یہ شجرہ علمی سدا بہار ہو گیا۔

اجمیر مقدس کے قیام میں حافظ ملت مولانا حافظ عبد العزیز محدث مبارک پوری بانی دار العلوم اشرفیہ مبارک پور حضرت مولانا غلام یزدانی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر اسلام بریلی و حضرت صدر الصدور مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ علما جو آپ کے شریکِ درس تھے۔ وہ سب کے سب اپنے علم وفضل میں مشاہیر روزگار رہے۔

حضرت شیخ الحدیث نے ان ماہ وسال میں کتب درسیہ کے ساتھ ساتھ امام اہلسنت مجدد

https://alislami.net

دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خاں قادری فاضل بریلوی کی تصنیفات کا بڑا گہرا مطالعہ فرمایا۔ خود ہی ارشاد فرمایا کہ امام اہل سنّت قدس سرہٗ کے رسائل وکتب نے میرے لئے وجدان ویقین کے تمام راہیں کشادہ کردیں۔ کتاب وسنّت اجماع امّت کے تمام نصوص کو آئینہ کردیا۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ کسی مسئلے کے ماخذ کی تلاش میں راتیں گزر جاتیں۔ چنانچہ حضرت صدرالشریعہ کی عالم بنانے والی کتاب ''بہار شریعت'' کے کسی مسئلے پر کسی نے اعتراض کیا۔ اور آپ نے اس کے ماخذ کی تلاش میں فتح القدیر کی تمام جلدیں دیکھ ڈالیں۔

یہ تو روزانہ کا معمول تھا کہ عصر ومغرب کے درمیان حضرت صدرالشریعہ کے ساتھ چہل قدمی میں بھی کوئی نہ کوئی کتاب آپکے ہاتھ میں ضرور ہوتی۔ اور کہیں بھی کوئی موقعہ میسّر آجاتا تو علم کے حصول میں کوئی منٹ ضائع نہیں فرماتے چنانچہ فاضل خیرآبادی کی شرح مرقاۃ انھیں اوقات میں آپ نے پڑھی۔

حضرت شیخ الحدیث کی زندگی میں اپنے اکابر سے بے پناہ شغف اور اساتذہ کا جزبۂ احترام بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے۔ اپنے استاذ الکل فی الکل حضرت صدرالشریعہ کا نام لیتے تو ادب واحترام کا پیکر نظر آتے۔ اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنّت امام احمد رضا کا نام نامی تو اُن کا وظیفہ تھا اُن سے یا اُن کے تلامذہ اور تلامذہ کے تلامذہ سے متعلق مساجد مدارس میں ہر جگہ آپ کو نسبت رضا نمایاں نظر آئے گی۔ چنانچہ برصغیر ہندو پاک کے علاوہ برطانیہ، جنوبی افریقہ ماریشس میں مسجد رضا سنّی رضوی سوسائیٹی، خانقاہ قادریہ رضویہ، سنّی رضوی اکیڈمی، سنّی رضوی عیدگاہ، قادری رضوی مرکزی مسجد اور جامعہ رضویہ آپ ہی کی اور آپ کے ارشد تلامذہ کی یادگار ہیں۔

یہ سب کچھ نتیجہ ہے الحبّ فی اللہ والبغض فی اللہ کا کہ اس رنگ میں حضرت موصوف اپنی مثال آپ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی زندگی سلف صالحین کی طرح احقاق حق وابطال باطل کے جزبے سے بھرپور نظر آتی ہے۔ کیا مجال کہ خلاف سنّت کوئی عمل اُن کے سامنے آئے۔ اور وہ اصلاح نہ کریں۔ دفع مضرت کے مقابلے میں جلب منفعت نام کی کوئی چیز اُن کی زندگی میں نظر نہیں آتی۔ اس راہ میں جو مصائب وآلام سامنے آتے صبر وشکر کے ساتھ سہتے اور ہر حال میں مسلک اہلسنّت کی ترویج واحیا فرماتے۔ اسلاف کے مسلک اور علمی برتری کیخلاف کوئی لفظ سننا گوارہ نہیں فرماتے۔ جامعہ معینیہ عثمانیہ اجمیر مقدس کا ایک واقعہ خود راقم الحروف سے بیان فرمایا۔

https://alislami.net

''جامعہ میں ایک فاضل مدرس جامع معقول ومنقول تھے۔ ایک دن درس میں الامام البریلوی کی تفقہ فی الدین کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اعلیحضرت فاضل بریلوی فقہ میں ماہر تھے۔ اس جملے میں فقہ کی قید احترازی تھی۔ اشارۃً فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی علوم معقول پر مہارت کا انکار تھا'' ____ حضرت شیخ الحدیث یہ سُن کر تڑپ اُٹھے اور دوسرے ہی دن حضرت کی معرکۃ الآرا اور امکان کذب باری تعالیٰ کے رد پر منفرد کتاب ''سبحٰن السبوح'' کا ایک ورق کھول کر فاضل مدرس کے سامنے درس میں بیٹھ گئے۔ اور اس پر اظہار خیال چاہا۔ مدرس مذکور فاضل تھے۔ دو چار بار دیکھتے ہی کہا میں پہلے مطالعہ کرلوں پھر کتاب کے باب میں کچھ کہہ سکوں گا۔ چنانچہ دوسرا اور تیسرا دن بھی آ گیا۔ اور یہ کہکر فاضل مذکور نے کتاب اور مصنف قدس سرہٗ کی انفرادی حیثیت کا برملا اقرار کرلیا کہ ''سبحٰن السبوح'' اپنے موضوع میں لاجواب ہے۔ قاضی اور افق المبین جیسی کتب معقول کے علمی مباحث کا خلاصہ اس میں موجود ہے۔ اور اس کا مصنف یقیناً علوم معقول (منطق وفلسفہ) پر استحضار رکھتا ہے۔

شیخ الحدیث نے درس نظامی کی تکمیل میں بڑی محنت شاقہ فرمائی۔ اپنی کہنیوں کے بل پوری پوری رات کتب درسیہ کا مطالعہ فرماتے۔ اپنے استاد گرامی حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہے۔ عصر ومغرب کے درمیان بھی حصول علم کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ الامام البریلوی کی تصنیفات اور تحقیقات عالیہ تو آپ کا جز وایمان ویقین تھیں۔ حضرت بحر العلوم اور فاضل خیر آبادی کی کتابوں کو بڑی وقعت دیتے۔ ردوہابیہ اور روافضیہ میں ان بزرگوں کی عبارتیں جھوم جھوم کر پڑھتے پڑھاتے اور داد تحسین دیتے۔

آپکے مشائخ حدیث میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، حضرت سید آل رسول مارہروی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدست اسرارہم کے اسماء نمایاں ہیں۔ اس طرح علوم منطق وفلسفہ میں آپ کا سلسلہ زرّیں امام حق مولٰینا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک پہنچتا ہے۔

ان فضائل ومحاسن کے علاوہ آپکو سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں حضرت شاہ محمد سراج الحق چشتی گرودواسپوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے بیعت وخلافت کا شرف بھی حاصل تھا۔ مزید برآں سلسلہ

https://alislami.net

عالیہ قادریہ رضویہ میں آپ اپنے مربی ظاہری وباطنی حضرت حجۃ الاسلام شاہ محمد حامد رضا خاں قادری بریلوی رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ سے ماذون ومجاز تھے۔ افاضل علماء کی ایک بڑی تعداد آپکے گیسوئے طریقت کی اسیر ہے۔ آپکے خلفاء وتلامذہ کے ذریعے اس سلسلے کے مریدین پاکستان کے علاوہ برطانیہ افریقہ ماریشس اور سری لنکا میں بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ①

حضرت شیخ الحدیث کی ذات میں ان سلاسل کا طرۂ امتیاز ''احقاق وابطال باطل'' کا بے پناہ جذبہ موجود تھا۔ بے دینوں کا رد بڑی قوت سے فرماتے۔ اپنے تلامذہ اور مسترشدین کو اس کا حکم دیتے۔ اور ایسے موقعے پر الامام البریلوی کے یہ اشعار جھوم جھوم کر پڑھتے۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ؛ ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم رسول ؛ اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

اجمیر سے بریلی

آخر وہ وقت آہی گیا کہ صدر الشریعہ کا تلمیذ جلیل مفتی اعظم ہند کا چاند اور حجۃ الاسلام کا اسیر اپنی ارادت وعقیدت کی آخری قرارگاہ ''بریلی'' واپس ہوا۔ اور یادگار اعلیٰ حضرت منظر اسلام میں ہدایہ اخیرین سے اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔ جامعہ رضویہ منظر اسلام جہاں آپکو مطالعہ کے لئے لالٹین فراہم کی گئی تھی۔ اب آپکو وہاں بر کوچک میں علم ودانش کی روشنی پھیلانے کے لئے مقرر کیا جاچکا تھا۔ بریلی کی صبح کہیئے یا علم وفضل کے سورج کا طلوع، کہ اس نئے مگر مدرس اعظم کی آمد سے منظر اسلام میں غیر معمولی چہل پہل تھی۔ ہدایہ اخیرین شروع ہونے والا تھا۔ طلباء متن شرح پھر حاشیہ کی عبارتوں کو یاد کئے سوال وجواب سے آراستہ اپنے استاد گرامی کے سامنے حاضر تھے۔

حضرت سیدی واستاذی شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہٗ نے یہ واقعہ خود راقم الحروف سے بیان فرمایا کہ طلباء اس سے پہلے کہ مسائل فقہ میں کچھ کہتے، شرح ومتن میں الجھتے اعتراضات کرتے آپنے فقہ اور اصول فقہ سے متعلق چند سوالات ارشاد فرمائے۔ ہدایہ اخرین کے طلبہ دم بخود

① حضرت محدث اعظم پاکستان کے اس شرف کا تو جواب ہی نہیں کہ آپنے اپنے ان دونوں شیوخ کی نماز جنازہ اکابر علماء کی موجودگی میں پڑھائی۔

https://alislami.net

لاجواب تھے۔فقہ دانی کا سارا نشہ ہرن تھا۔اور انھیں یہ شعور ہو چلا تھا کہ آج قطرے نے بحر علم کے ساحل کو پالیا ہے۔

ادھر یہ پر لطف چھیڑ چھاڑ تھی اور ادھر حضرت شیخ الحدیث کا مرکز آرزو مرجع خواص و عوام حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں اس علمی منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ فرط مسرت سے آپ کی باچھیں کھلی تھیں۔ اپنے صاحبزادے جیلانی میاں سے بار بار ارشاد فرما رہے تھے، دیکھو! کل کی بات ہے۔مولانا نے اسی مدرسہ میں میزان شروع کی تھی۔اور آج خود علم کے میزان دکھائی دے رہے ہیں۔ادھر مسلسل داد تحسین تھی اور ادھر شیخ الحدیث کی تقریر، ہدایہ اخیرین میں فقہ اور موضوع فقہ پر سیر حاصل گفتگو فرما رہے تھے۔

تدریس کا یہ اتنا حسین آغاز تھا کہ منظر اسلام بریلی کے در و دیوار آباد اور طلبا شاد تھے۔ فیضان رضا کا دریا موج پر تھا۔ پھر اسی فیضان نے جب حضرت موصوف کو جامعہ رضویہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی صاحبہ بریلی شریف میں شیخ الحدیث کی مسند پر فائز کیا تو برما سے افغانستان تک کے طلبا آپکے ارد گرد جمع ہو گئے۔ ہر طرف قال اللہ و قال الرسول کا غلغلہ بلند تھا۔ مظہر اسلام میں دورۂ حدیث کا یہ مبارک دور برصغیر کی تقسیم تک رہا۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت شیخ الحدیث نے مفتی اعظم ہند کے اشارے کے مطابق لائلپور پنجاب کو اپنا مستقر بنالیا۔اور اس طرح پاکستان شیخ الحدیث کی ذات میں محدّث اعظم پاکستان میسّر آگیا۔

بریلی سے لائلپور

خالق کائنات کو یہ منظور تھا کہ لائلپور کی زرخیز زمین خدام دین و ملت علمائے اہل سنت سے آباد ہو۔ چنانچہ محدث اعظم پاکستان نے جھنگ بازار کے گول میں نماز جمعہ کا آغاز فرمایا۔مخلوق خدا دور دور سے آپ کا وعظ سننے کے لئے ٹوٹ پڑی۔آپ کی گفتار نے ہزاروں باکردار افراد پیدا کئے۔اور مذہب حق اہلسنت و جماعت کی وہ حمایت فرمائی، کہ نہ صرف لائلپور بلکہ پاکستان کا ہر شہر دین حجازی کا مرکز بن گیا۔مساجد و مدارس و خانقاہ قیل وقال محمد سے گونجنے لگے۔

نظامی درس، خیر آبادی حکمت اور رضوی مسلک اہل سنت کی نشر و اشاعت کے لئے جامعہ

https://alislami.net

رضویہ مظہر اسلام کی بنیاد رکھی۔ دورۂ حدیث شریف آپ نے خود پڑھانا شروع کر دیا۔ آپکے علم و فضل کی آواز اس قدر بلند ہوئی کہ نہ صرف طلبا بلکہ علما نے آپکے چاروں طرف ڈیرے ڈال دیئے۔ تا آنکہ جامعہ رضویہ کے فارغ التحصیل علما نہ صرف پاک و ہند بلکہ سری لنکا، ماریشس، جنوبی افریقہ اور برطانیہ خدمت دین کے لئے پھیل گئے۔ اور جہاں جہاں پہونچے فتح و نصرت نے ان کے قدم چوم لئے۔

معمولات

سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عامل اہل سنّت و جماعت کا حامی اور پاکستان کا محدّث اعظم، یہی اوصاف آپکے معمولات کا بھی عنوان ہیں۔ صورت وسیرت میں کوئی بات خلافِ شرع پاتے تو سخت برہم ہوئے۔ مسئلہ شرعیہ سے آگاہ فرماتے، توبہ کراتے اور آئندہ شریعت کے مطابق عمل کرنے کی تلقین کرتے۔

وظیفۂ شب و روز

طلوع صبح سے پہلے بیدار ہونا، ضروریات سے فارغ ہو کر ذکر و مناجات کرنا۔ شاہی مسجد میں نماز پنجگانہ کی جماعت میں تکبیر اولے سے پہلے حاضر ہونا، درس و تدریس کی مسلسل مصروفیات کے باوجود اشاعت مسلک اہل سنّت کے لئے جلسوں میں شرکت بھی فرماتے، خدام و مریدین کی درخواست رد نہیں فرماتے۔ سب کی سُنتے اور سب کو سُناتے، مگر اپنے معمولات میں فرق نہیں آنے دیتے جو کام جس وقت اور جس مقام کے لئے متعین ہوتا اُسی وقت اور اسی مقام میں اُسے ادا فرماتے۔ نماز جمعہ کے لئے اگرچہ کراچی جا کر عرس قادری رضوی میں شرکت کرتے ہی کیوں نہ واپس آنا پڑے، لائلپور بھی آتے۔ ان شب و روز کی مصروفیات کے باوجود تدریس کے اوقات میں بروقت تشریف فرما ہوتے۔ حدیث پڑھاتے ہوئے کوئی صاحب کیوں نہ آجائیں توجہ نہیں فرماتے۔ ان اوقات میں دست بوسی اور گفتگو سخت ناپسند فرماتے۔ قصیدہ بردہ اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے اشعار جو وقت جہاں بھی میسّر آجاتا اکثر اپنے تلامذہ اور نعت خواں سے سُنتے اور شاد شاد ہوتے۔ بایں ہمہ عصر و مغرب کے

https://alislami.net

درمیان استفتاء اور خطوط کے جوابات عطا فرماتے۔ مہمانوں سے ملاقات، آنے والوں کی پذیرائی، بعد عشاء اہم معاملات پر غور۔ خدام دین، خدام رضا کو دینی مشورے، مسجد و مدرسہ کے تعمیری منصوبے۔ یہاں تک کہ چادر شب ہر کس و نا کس پہ تن جاتی، طلبہ دن کے تھکے ہارے مطالعہ کرتے کرتے سو جاتے مگر جامعہ رضویہ مظہر اسلام کی چار دیواری میں دین کا درد پہلو میں اور ملت اسلامیہ، اہلسنت و جماعت کا غم دماغ میں لئے ایک شیخ الحدیث کی ذات ہوتی جو بیدار نظر آتی۔

مختصر یہ کہ آپ کے لیل و نہار خدمت دین اور خدمت خلق سے ہمیشہ روشن رہتے۔ اور آپ کی خلوت و جلوت سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ نظر آتی۔

یہ مشاہدہ تو برسوں کا ہے کہ کھانے پینے لینے دینے میں سنّت کے مطابق ہمیشہ اَلاُیمن پیش نظر ہوتا۔ چائے پینے میں یہ اہتمام ہوتا کہ داہنے ہاتھ سے فرش پر رکھی ہوئی پرچ اٹھا کر چائے نوش فرماتے۔ اسی طرح مسجد کی حاضری میں جوتے سے بایاں پاؤں پہلے اور دایاں بعد میں نکالتے۔ اور مسجد میں دایاں پاؤں پہلے اور بایاں بعد میں داخل فرماتے۔ اسی طرح مسجد سے نکلتے ہوئے بایاں پاؤں پہلے اور دایاں بعد میں نکالتے اس طرح کہ بایاں پاؤں جوتہ پر رکھتے اور دایاں پہلے جوتے میں داخل فرماتے پھر بایاں۔

محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے شب و روز کی یہ ادائیں تھیں جن میں سنت اور سنّت پر عمل کی کرامت کا صدور ہر وقت نظر آتا تھا۔

حج و زیارت کیلئے دوبارہ حاضری

حرمین طیّبین میں پہلی حاضری کا شرف حضرت شیخ الحدیث بریلی شریف سے مفتی اعظم ہند کے ساتھ ۱۹۴۵ء میں حاصل کر چکے تھے۔ اور بقول حضرت جامی ؎

مشرف گرچہ شد جامیؔ ز لطفش ؛ خدایا ایں کرم بارِ دگر کن

دس سال ۱۹۵۵ء تک حج و زیارت کی دوبارہ حاضری کے لئے بے چین رہے کہ مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا بلاوا ۱۹۵۶ء میں آ گیا۔

اس سفر وسیلۂ ظفر کیلئے کئی درخواستیں لائلپور سے دی گئیں۔ جو نا منظور ہوئیں۔ اور راقم الحروف کا نام قرعہ اندازی میں نکل آیا۔ اور ”قرعۂ فال بنام من دیوانہ زوند“ مجھے اس سفر حج و

https://alislami.net

زیارت میں کراچی سے مکہ ومدینہ جاتے آتے حضرت کی معیت وخدمت کا شرف حاصل رہا۔

داد اورا قابلیت شرط نیست ؛ بلکہ شرط قابلیت داد اوست

اندازسفر یہ رہا کہ اس کی پہلی منزل (قبل حج) مدینہ رہا۔ اورآخری منزل (بعد حج) بھی مدینہ رہا۔ آپ کا کل قیام مدینہ میں ۵۴ یوم رہا۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سنی صحیح العقیدہ افراد کے ساتھ نماز باجماعت ادا فرماتے رہے۔ گنبد خضریٰ کی چھاؤں میں قیام کا شرف حاصل رہا۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خصائص کبریٰ کا مطالعہ فرماتے۔ اور نگاہیں گنبد خضری پر ہوتیں۔ ''کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود'' اور مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام کا نذرانہ صبح وشام پیش کرتے۔

حرمین طیبین میں آپنے مسلک حق اہل سنت و جماعت پر جس استقامت اور بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جس محبت وارادت کا مظاہرہ فرمایا، وہ آپکی سیرت کا بڑا درخشاں باب ہے۔ جو آپکی مستقل سوانح میں زیب عنوان ہوگا۔

اس دور میں استقامت علی الشریعت کی یہ بڑی روشن مثال ہے کہ آپ نے فوٹو سے مستثنیٰ پاسپورٹ پر حج وزیارت کا سفر کیا۔

تلامذہ

عالم الغیب والشہادۃ نے آپکے درس میں بڑی برکت عطا فرمائی تھی۔ علوم وفنون کے علاوہ حدیث میں آپکے تلامذہ کی تعداد بر کوچک ہند و پاک میں سیکڑوں سے متجاوز ہے۔ چند مشاہیر تلامذہ کے نام یہ ہیں۔

① علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری ایم این اے شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی۔
② مولانا وقارالدین ناظم تعلیمات نائب شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی۔
③ مولانا غلام رسول لائلپور شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور۔
④ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی مفتی دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور۔
⑤ مولانا تحسین رضا خاں صاحب، سابق صدر المدرسین مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف۔
⑥ مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی، ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ لاہور۔
⑦ مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق، مدیر ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ۔

https://alislami.net

⑧ مولانا الحاج محمد صابر القادری نسیم بستوی، مدیر ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف بستی ہند۔
⑨ مولانا مفتی مجیب الاسلام اعظمی ہند۔
⑩ مولانا عبد الرشید شیخ الحدیث جھنگ۔
⑪ مولانا ابو الحسنات محمد اشرف چشتی سیالوی شیخ الحدیث سیال شریف۔
⑫ مولانا حافظ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ، واں بچھران۔
⑬ مولانا سید جلال الدین شاہ بھکّی شریف۔
⑭ مولانا عنایت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مناظر اہلسنت سانگلہ ہل۔
⑮ مولانا ابو المعالی محمد معین الدین شافعی، ناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ لائلپور
⑯ مولانا ابو الشاہ محمد عبد القادر شہید لائلپوری قدس سرہٗ لائلپور۔
⑰ مولانا سید زاہد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، جامعہ نوریہ رضویہ لائلپور۔
⑱ مولانا مفتی محمد امین مہتمم جامعہ امینیہ لائلپور۔
⑲ مولانا ابو الانوار محمد مختار احمد لائل پوری۔
⑳ مولانا حافظ احسان الحق صدر مدرس جامعہ امینیہ لائل پور۔
㉑ مولانا مفتی محمد حسین سکھروی جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر۔
㉒ مولانا سید حسین الدین شاہ ناظم اعلی جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی۔
㉓ مولانا فیض احمد اویسی شیخ الحدیث جامعہ اویسیہ بہاول پور [۱]
㉔ مولانا عبد المصطفےٰ اعظمی شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ [۲]
㉕ راقم الحروف محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی جنوبی افریقہ۔

نائب اعلیٰ حضرت کی رحلت

مختصر یہ کہ آفتاب علم وفضل ساٹھ سال تک اپنی کرنوں سے بے شمار عوام و اخواص طلبا علما ملت اسلامیہ اہلسنت کو اپنے فیضان سے تابدار کرتا ہوا یکم شعبان ۱۳۸۲ھ ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۲ء کی

---

① محمد عبد الحکیم شرف قادری مولانا، تذکرۂ اکابر اہلسنت ص ۱۵۲، ۱۵۳
② تذکرہ علمائے اہل سنت مولانا ص ۱۵۶، ۱۵۷

https://alislami.net

درمیانی رات کو کراچی میں غروب ہو گیا۔ آپ کا جسد مبارک شاہین ایکسپریس کے ذریعے کراچی سے لائل پور لایا گیا۔ اسٹیشن سے جامعہ رضویہ تک علماء مشائخ عوام کے بے پناہ ہجوم نے ایمان افروز نظارہ بھی دیکھا کہ آپکے جنازہ پرنور کی پھوار پڑ رہی تھی۔ اور اَبر کا نام ونشان نہ تھا۔ نماز جنازہ مولانا ابوالشاہ محمد عبدالقادر احمد آبادی شہید اہلسنّت قدس سرہٗ نے آپکی وصیت کے مطابق پڑھائی۔ نماز جنازہ میں تین لاکھ فرزندان توحید ورسالت کی شرکت علماء مشائخ کے سفر آخرت کی آخری تقریب میں فقید المثال ہے۔ آپ کا مزار آپ ہی کی بنائی ہوئی سنّی رضوی جامع مسجد لائل پور میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفٰے رضا خاں قدس سرہٗ العزیز نے خود اپنے اعظم خلفاء اور تلمیذ جلیل کی تاریخ وصال اپنے اشعار میں ارشاد فرمائی

مر گیا فیضان جسکی موت سے ؛ ہائے وہ ''فیض انتما'' جاتا رہا
''یا مجیب اغفرلہ'' تاریخ ہے ؛ کس ۸۲ برس ھ وہ رہنما ۱۳ جاتا رہا
دیو کا ۸۲ سر کاٹ ھ کر نوری ۱۳ کہو ؛ چاند روشن علم کا جاتا رہا

باقیات صالحات

آپکی باقیات صالحات میں تین صاحبزادے اپنے والد گرامی وقار کے مسند کے امین اور حامئ دین متین ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالفضل کی رعایت سے تینوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی سجادہ نشین

صاحبزادہ غازی فضل احمد رضا

صاحبزادہ حاجی فضل کریم دامت برکاتہم العالیہ

مندرجہ بالا سطور صاف بتا رہے ہیں کہ ''محدث ۸۲ نامدار ھ پاکستان ۱۳'' کی تابندہ زندگی کا مرقع ابھی نامکمل اور راقم الحروف کی سعی ناتمام ہے ؎

یہ کہدو ارباب میکدہ سے یہ جام کیا تم سبولنڈھادو
وہ سیر کیا ہوسکے گا جو تشنہ کام شیخ الحدیث آیا

https://alislami.net

حضرت حجۃ الاسلام کے سلاسل طریقت

آپکے مرشد گرامی وقار حضرت نورالعارفین مولانا سید ابوالحسین احمد نوری (م ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء) اور مرشد گرامی ہی کے حکم سے آپکے والدنامدار امام احمد رضا قادری برکاتی نے آپکو تمام سلاسل عالیہ اور تمام علوم عقلیہ نقلیہ جملہ وظائف اوراد واشغال میں ماذون ومجاز فرمایا۔

امام احمد رضا نے اس کا ذکر سند مسند جانشینی میں ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء کو اپنے مرشد سراپا فضل وکمال سید آل رسول (م ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء) کے روز عرس سراپا قدس اسطرح کیا۔

> ”بلاشک میں اپنے عزیز تر بیٹے محمد معروف بمولوی حامد رضا خاں کو تمام سلاسل اور تمام علوم اور سارے اذکار و اشغال اور اوراد واعمال اور ہر اس چیز کی جسکی مجھے اپنے برگزیدہ مشائخ کرام سے اجازت پہنچی اجازت دے چکا تھا اور میرا اجازت دینا اس کے مرشد برحق شیخ طریقت نورالکاملین خلاصۃ الواصلین سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ النوری کے حکم سے تھا۔“① اردو ترجمہ مختصراً

طریقت ومعرفت کے جن تیرہ سلاسل میں آپکو اجازت وخلافت حاصل تھی وہ یہ ہیں۔

① قادریہ برکاتیہ جدیدہ۔ ② قادریہ آبائیہ قدیمہ۔ ③ قادریہ اہدایہ۔ ④ قادریہ رزاقیہ۔ ⑤ قادریہ منوریہ۔ ⑥ چشتیہ نظامیہ قدیمہ۔ ⑦ چشتیہ جدیدہ۔ ⑧ سہروردیہ قدیم۔ ⑨ سہروردیہ جدید۔ ⑩ نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ۔ ⑪ نقشبدیہ علائیہ علویہ۔ ⑫ بدیعیہ۔ ⑬ علویہ منامیہ۔

ان میں افضل سلاسل سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ جدیدہ مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت حجۃ الاسلام کا شجرۂ طریقت

شجرۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ

---

① سند مسند جانشینی، ص ۸ مرتبہ عنایت محمد خاں غوری

https://alislami.net

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
۱۲؍ربیع الاول ۱۱ھ مدینہ طیبہ

مولائے کائنات
۲۱؍رمضان ۴۰ھ نجف اشرف

سیدنا امام حسین
۱۰؍محرم ۶۱ھ کربلا

سیدنا امام زین العابدین
۱۸؍محرم ۹۴ھ مدینہ طیبہ

سیدنا امام موسیٰ کاظم
۵؍رجب ۱۸۲ھ بغداد شریف

سیدنا امام جعفر صادق
۱۵؍رجب ۱۴۸ھ مدینہ طیبہ

سیدنا امام باقر
۷؍ذی الحجہ ۱۱۴ھ مدینہ طیبہ

سیدنا امام علی رضا
۲۱؍رمضان ۲۰۳ھ مشہد مقدس

سیدنا شیخ معروف کرخی
۲؍محرم ۲۰۰ھ بغداد شریف

سیدنا شیخ سری سقطی
۱۳؍رمضان ۲۵۳ھ بغداد شریف

سیدنا عبد الواحد تمیمی
۲۶؍جمادی الاخریٰ ۴۲۵ھ بغداد شریف

سیدنا ابو بکر شبلی
۲۷؍ذی الحجہ ۳۳۴ھ بغداد شریف

سیدنا جنید بغدادی
۲۷؍رجب ۲۹۷ یا ۲۹۸ یا ۲۹۹ھ بغداد شریف

سیدنا ابو الفرح طرطوسی
۳؍شعبان ۴۴۷ھ بغداد شریف

سیدنا ابو الحسن علی ہکّاری
یکم محرم ۴۸۶ھ بغداد شریف

سیدنا ابو سعید مخزومی
۷؍شعبان ۵۱۳ھ بغداد شریف

سیدنا غوث اعظم جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۱؍۱۷ ربیع الآخر ۵۶۱ھ بغداد شریف

سیدنا عبد الرزّاق
۶؍شوال ۶۲۳ھ بغداد شریف

سیدنا ابو صالح نصر
۲۷؍رجب ۶۳۲ھ بغداد شریف

سیدنا محی الدین ابو نصر
۲۷؍ربیع الاول ۶۵۶ھ بغداد شریف

سیدنا سید علی
۲۶؍صفر ۷۸۱ھ بغداد شریف

سیدنا سید موسےٰ
۱۳؍رجب ۷۶۳ھ بغداد شریف

سیدنا سید حسن
۲۳؍شوال ۷۳۹ھ بغداد شریف

سیدنا سید احمد جیلانی
۱۹؍محرم ۸۵۳ھ بغداد شریف

سیدنا بہاء الدین
۱۱؍ذی الحجہ ۹۲۱ھ دولت آباد دکن ہند

سیدنا ابراہیم ایرجی
۵؍ربیع الآخر ۹۵۳ھ درگاہ محبوب الٰہی دہلی

سیدنا شیخ جمال الاولیاء
شب عید الفطر ۱۰۴۷ھ کوڑا جہان آباد، فتح پور

سیدنا قاضی ضیاء الدین
۲۱؍رجب ۹۸۹ھ قصبر نوئی لکھنؤ

سیدنا محمد بھکاری بادشاہ
۹؍ذی قعدہ ۹۸۱ھ کاکوروی لکھنوی

سیدنا سید محمد
۶؍شعبان ۱۰۷۱ھ کالپی شریف

سیدنا سید احمد
۱۹؍صفر ۱۰۸۴ھ کالپی شریف

سیدنا فضل اللہ
۱۴؍ذی قعدہ ۱۱۱۱ھ کالپی شریف

سیدنا شاہ حمزہ
۱۴؍رمضان ۱۱۹۸ھ مارہرہ شریف

سیدنا شاہ آل محمد
۱۶؍رمضان ۱۱۶۴ھ مارہرہ شریف

سیدنا شاہ برکت اللہ
۱۰؍محرم ۱۱۴۲ھ مارہرہ شریف

سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں
۱۷؍ربیع الاول ۱۲۳۵ھ مارہرہ شریف

سیدنا شاہ آل رسول
۱۸؍ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ مارہرہ شریف

سیدنا ابو الحسین احمد نوری
۱۱؍رجب ۱۳۲۴ھ مارہرہ شریف

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا
۲۵؍صفر ۱۳۴۰ھ بریلی شریف

حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں
۱۷؍جمادی الاول ۱۳۶۲ھ بریلی شریف

https://alislami.net

سلسلہ چشتیہ نظامیہ قدیمہ کے مشائخ کرام مندرجہ ذیل ہیں۔

سلسلہ چشتیہ نظامیہ قدیمہ

ترتیب	اسمائے گرامی	وصال	مدفن
۱	سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲؍ربیع الاول ۱۱ھ	مدینہ منوّرہ
۲	حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ	۲۱؍رمضان ۴۰ھ	نجف اشرف
۳	خواجہ حسن بصری	۴؍محرم ۱۱۱ھ	بصرہ
۴	خواجہ عبد الواحد بن زید	۲۷؍صفر ۱۷۰ھ	بصرہ
۵	خواجہ فضیل بن عیاض	۲۶؍جمادی الاولیٰ ۱۸۱ھ	مکہ معظّمہ
۶	خواجہ حذیفہ مرعشی	۲۴؍شوال ۲۵۲ھ	مرعش شام
۷	خواجہ ہبیرہ بصری	۷؍شوال ۲۷۹ھ	بصرہ
۸	خواجہ ممشاد علی دینوری	۴؍محرم ۲۹۹ھ	دینور عراق
۹	خواجہ ابواسحق شامی چشتی	۲۴؍ربیع الثانی ۳۲۹ھ	عکہ شام
۱۰	خواجہ ابواحمد ابدال چشتی	۱۰؍جمادی الثانی ۳۵۵ھ	چشت
۱۱	خواجہ محمد بن احمد چشتی	ربیع الثانی ۴۱۱ھ	چشت
۱۲	خواجہ ناصر الدین ابو یوسف بن محمد چشتی	۴؍ربیع الاول ۴۵۹ھ	چشت
۱۳	سلطان الہند خواجہ معین الدین حسن چشتی	۶؍رجب ۶۳۳ھ	اجمیر شریف
۱۴	حضرت قطب الدین بختیار کاکی	۱۴؍ربیع الاول ۶۳۴ھ	دہلی
۱۵	حضرت فرید الحق والدین گنج شکر	۵؍محرم ۶۶۴ھ	پاکپٹن
۱۶	حضرت خواجہ نظام الدین بدایونی	۱۷؍ربیع الثانی ۷۲۵ھ	دہلی
۱۷	حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی	۱۸؍رمضان ۷۵۷ھ	دہلی

https://alislami.net

۱۸	حضرت سید جلال بخاری مخدوم جہانیاں	۷۵۸ھ	
۱۹	میر سید راجو قتال		
۲۰	مخدوم شیخ سارنگ	۸۵۵ھ	لکھنؤ
۲۱	حضرت شاہ مینا	۴ / صفر ۸۷۴ھ	لکھنؤ
۲۲	شیخ سعد بڈھن خیر آبادی	۸۸۲ھ	خیر آباد
۲۳	شاہ صفی	۱۹ / محرم ۹۳۳ھ	سائی پور
۲۴	شاہ حسین	۹۷۶ھ	سکندرہ
۲۵	میر عبد الواحد	۳۰ / رمضان ۱۰۱۷ھ	بلگرام
۲۶	شاہ عبد الجلیل	۸ / صفر ۱۰۵۷ھ	مارہرہ شریف
۲۷	شاہ اویس	۲۰ / رجب ۱۰۹۷ھ	مارہرہ شریف
۲۸	شاہ برکت اللہ	۱۰ / محرم ۱۱۴۲ھ	مارہرہ شریف
۲۹	آل محمد	۱۶ / رمضان ۱۱۶۴ھ	مارہرہ شریف
۳۰	سید شاہ حمزہ	۱۴ / رمضان ۱۱۹۸ھ	مارہرہ شریف
۳۱	سید آل احمد اچھے میاں	۱۷ / ربیع الاول ۱۲۳۵ھ	مارہرہ شریف
۳۲	سید شاہ آل رسول	۱۸ / ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ	مارہرہ شریف
۳۳	شاہ ابو الحسین احمد نوری	۱۱ / رجب ۱۳۲۴ھ	مارہرہ شریف
۳۴	شاہ امام احمد رضا قادری برکاتی	۲۵ / صفر ۱۳۴۰ھ	بریلی شریف
۳۵	مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں	۱۷ / جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ	بریلی شریف قدّست اسرارہم

رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین

حضرت حجۃ الاسلام کا شجرۂ سہروردیہ مندرجہ ذیل ہے۔

https://alislami.net

سلسلہ سہروردیہ

ترتیب	اسمائے گرامی	وصال	مدفن
۱	سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲؍ربیع الاول ۱۱ھ	مدینہ طیبہ
۲	حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ	۲۱؍رمضان ۴۰ھ	نجف اشرف
۳	خواجہ حسن بصری	۴؍محرم ۱۱۱ھ	بصرہ
۴	شیخ حبیب عجمی	۱۵۶ھ	
۵	شیخ داؤد طائی	۱۶۲ھ	
۶	خواجہ معروف کرخی	۲؍محرم ۲۰۰ھ	بغداد شریف
۷	خواجہ سری سقطی	۱۳؍رمضان ۲۵۳ھ	بغداد شریف
۸	خواجہ جنید بغدادی	۲۷؍رجب ۲۹۷ھ ۲۹۸ھ ۲۹۹ھ	بغداد شریف
۹	خواجہ ممشاد علو دینوری	۴؍محرم ۲۹۹ھ	دینور
۱۰	خواجہ ابو احمد اسود دینوری		دینور
۱۱	خواجہ محمد المعروف بعمویہ		
۱۲	خواجہ وجیہ الدین ابو حفص		
۱۳	شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی		
۱۴	شیخ شہاب الدین سہروردی	۶۳۲ھ	بغداد
۱۵	شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی	۶۶۱ھ	ملتان
۱۶	شیخ صدر الدین		ملتان
۱۷	شیخ رکن الدین	۷۹۶ھ	ملتان
۱۸	مخدوم جہانیان	۷۵۸ھ	

https://alislami.net

۱۹	سیدراجو		
۲۰	شیخ سارنگ	۸۵۵ھ	لکھنؤ
۲۱	حضرت مخدوم شاہ مینا	۴رصفر ۸۷۴ھ	لکھنؤ
۲۲	شیخ سعد بڑھن خیرآبادی	۸۸۲ھ	خیرآباد
۲۳	شاہ صفی	۱۹رمحرم ۹۳۳ھ	سائی پور
۲۴	شاہ حسین	۹۷۶ھ	سکندرہ آباد
۲۵	میر عبدالواحد	۳۰ررمضان ۱۰۱۷ھ	بلگرام
۲۶	شاہ عبدالجلیل	۸رصفر ۱۰۵۷ھ	مارہرہ شریف
۲۷	شاہ اویس	۲۰ررجب ۱۰۹۷ھ	مارہرہ شریف
۲۸	شاہ برکت اللہ	۱۰رمحرم ۱۱۴۲ھ	مارہرہ شریف
۲۹	شاہ آل محمد	۱۶ررمضان ۱۱۶۴ھ	مارہرہ شریف
۳۰	سیدشاہ حمزہ	۱۴ررمضان ۱۱۹۸ھ	مارہرہ شریف
۳۱	سید آل احمد اچھے میاں	۱۷رربیع الاول ۱۲۳۵ھ	مارہرہ شریف
۳۲	سیدشاہ آل رسول	۱۸رذی الحجہ ۱۲۹۶ھ	مارہرہ شریف
۳۳	شاہ ابوالحسین احمد نوری	۱۱ررجب ۱۳۲۴ھ	مارہرہ شریف
۳۴	شاہ امام احمد رضا قادری برکاتی	۲۵رصفر ۱۳۴۰ھ	بریلی شریف
۳۵	شاہ محمد حامد رضا نوری بریلوی	۱۷رجمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ	بریلی شریف

رحمۃ اللہ تعالی علیھم اجمعین

سلسلہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ علویہ صدیقیہ کے مشائخ کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ علویہ

ترتیب	اسمائے گرامی	وصال	مدفن
۱	حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲ / ربیع الاول ۱۱ھ	مدینہ منوّرہ
۲	حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالے وجہہ	۲۱ / رمضان ۴۰ھ	نجف اشرف
۳	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰ / محرم ۶۱ھ	کربلا
۴	حضرت امام زین العابدین	۱۸ / محرم ۹۴ھ	مدینہ منوّرہ
۵	حضرت امام باقر	۷ / ذی الحجہ ۱۱۴ھ	مدینہ منوّرہ
۶	حضرت امام جعفر صادق	۱۵ / رجب المرجب ۱۴۸ھ	مدینہ منوّرہ
۷	حضرت بایزید بسطامی	۱۵ / ۱۷ شعبان ۲۶۱ھ	بسطام
۸	خواجہ ابوالحسن خرقانی	۱۰ / محرم ۴۲۴ھ ۴۲۵ھ	خرقان نزد شہر قزوین
۹	شیخ ابوالقاسم کرّ گانی	۴۵۰ھ	کرّ گان
۱۰	شیخ ابوعلی فارمدی طوسی	۴ / ربیع الاول ۴۷۷ھ	طوس
۱۱	شیخ ابو یوسف ہمدانی	۲۷ / رجب ۵۳۵ھ	مرو
۱۲	خواجہ عبدالخالق غجدوانی	۱۲ / ربیع الاول ۵۷۵ھ	غجدوان نزد شہر بخارا
۱۳	خواجہ محمد عارف ریوگری	یکم شوال ۶۱۵ھ ۶۱۶ھ	موضع ریوگر نزد بخارا
۱۴	خواجہ محمود الخیر فغنوی	۱۷ / ربیع الاول ۷۱۵ھ	دابکنی
۱۵	خواجہ عزیزان علی رامیتنی	۲۷ / رمضان ۲۸ ذی قعدہ ۷۲۱ھ	خوارزم
۱۶	خواجہ محمد باباسمّاسی	۱۰ / جمادی الاولیٰ ۷۵۵ھ	سماس
۱۷	خواجہ سید امیر کلاں	۸ / جمادی الاولیٰ / ۱۵ / جمادی الاخری ۷۷۲ھ	موضع سوخار مضافات بخارا
۱۸	حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند	۳ / ربیع الاول ۷۹۱ھ	بخارا

https://alislami.net

۱۹	حضرت خواجہ یعقوب چرخی	۵؍صفر ۸۵۱ھ	موضع ہلغتو مضافات حصار
۲۰	حضرت خواجہ عبید اللہ احرار	۲۹؍ربیع الاول ۸۹۵ھ	سمرقند
۲۱	خواجہ عبد الحق		
۲۲	خواجہ یحییٰ		
۲۳	حضرت شیخ ابو العلاء سید عبد اللہ		آگرہ
۲۴	سید محمد کالپوی	۶؍شعبان ۱۰۷۱ھ	کالپی
۲۵	میر سید احمد کالپوی	۱۰؍صفر ۱۰۸۴ھ	کالپی
۲۶	میر سید شاہ فضل اللہ	۱۴؍ذی قعدہ ۱۱۱۱ھ	کالپی
۲۷	حضرت شاہ برکت اللہ	۱۰؍محرم ۱۱۴۲ھ	مارہرہ شریف
۲۸	حضرت شاہ آل محمد	۱۶؍رمضان ۱۱۶۴ھ	مارہرہ شریف
۲۹	سید شاہ ہمزہ	۱۴؍رمضان ۱۱۸۹ھ	مارہرہ شریف
۳۰	سید آل احمد اچھے میاں	۱۷؍ربیع الاول ۱۲۳۵ھ	مارہرہ شریف
۳۱	سید شاہ آل رسول	۱۸؍ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ	مارہرہ شریف
۳۲	سید شاہ ابو الحسین احمد نوری	۱۱؍رجب ۱۳۲۴ھ	مارہرہ شریف
۳۳	شاہ امام احمد رضا قادری برکاتی	۲۵؍صفر ۱۳۴۰ھ	بریلی شریف
۳۴	مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں	۱۷؍جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ	بریلی شریف

سلسلہ نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ کی ترتیب مندرجہ ذیل ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ

ترتیب	اسمائے گرامی	وصال	مدفن
۱	سید دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم	۱۲؍ربیع الاول ۱۱ھ	مدینہ منوّرہ

https://alislami.net

۲	حضرت ابوبکر صدیق	۲۲/ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ	مدینہ منوّرہ
۳	حضرت سلیمان فارسی	۱۰/ رجب ۳۳ھ ۳۴ھ	مداین
۴	حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر	۱۴/ جمادی الاخریٰ ۱۰۱ یا ۱۰۶ھ	مدینہ منوّرہ
۵	حضرت امام جعفر صادق	۱۵/ رجب ۱۴۸ھ	مدینہ منوّرہ
۶	حضرت خواجہ بایزید بسطامی	۱۵/ ۱۷ شعبان ۲۶۱ھ	بسطام

بقیہ ترتیب سلسلۂ مندرجہ بالا کے مطابق ہے۔

رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین

مندرجہ بالا سلاسل میں آخری سلسلہ بیعت، علویہ منامیہ، رسول گرامی وقار صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہے کیونکہ حضرت حجۃ الاسلام نے اپنے شیخ طریقت حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری اور اپنے والد امام احمد رضا قادری برکاتی کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان دونوں نے اپنے مرشد سید آل رسول احمدی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور انھوں نے صرف اس سلسلے میں شاہ عبدالعزیز دہلوی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور انہوں نے اپنے سچے خواب میں امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی اور انہوں نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی جنکا ہاتھ اللہ کا ہاتھ اور جنکی بیعت اللہ کی بیعت ہے۔ یعنی ہم سب کے آقا ہم سب کے مولےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر۔ تو بحمدہ تعالےٰ یہ سند شاہ محمد حامد رضا سے جلیل الشان آقا تک صحیح مسلم کی اعلیٰ سند رباعی کیطرح صرف چار واسطوں سے پہنچتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

https://alislami.net

حضرت حجۃ الاسلام جامع السلاسل بذرگ تھے۔ انھوں نے براہ راست اپنے مرشد برحق نور العارفین شاہ ابو الحسین احمد نوری اور اپنے والد ذیشان امام احمد رضا خاں قادری برکاتی سے استفادہ کیا تھا۔ آپکو سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ میں اجازت مطلقہ وخلافت کاملہ حاصل تھی۔ آپ ان تمام سلاسل واسناد کے حامل تھے جن کا بیان ''النور والبہا فی اسانید الحدیث وسلاعل الاولیاء''① اور ''الاجازۃ المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ''② میں موجود ہے۔ اسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ قرآن مجید۔ کتب احادیث صحاح، سُنن۔ مسانید۔ جوامع۔ معاجم۔ اجزاء۔ شروح کتب اصول حدیث۔ کتب اسماء الرجال۔ فقہ۔ تفسیر۔ قرأت۔ تجوید۔ کلام۔ اصول فقہ۔ سیر۔ تواریخ۔ ادب۔ نحو۔ صرف۔ لغت۔ معانی۔ بیان۔ بدیع۔ منطق۔ حکمت۔ ہندسہ۔ ہیئات۔ زیجات اور مقاصد وآلات کی بقیہ کتابیں۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل تمام اذکار واشغال اور اعمال کی بھی آپکو اجازت حاصل تھی۔ وہ یہ ہیں۔ قرآن عظیم کے خواص [۱]۔ اسماء الٰہیہ [۲]۔ دلایل الخیرات [۳]۔ حصن حصین [۴]۔ قصر متین [۵]۔ اسماء اربعینیہ [۶]۔ حزب البحر [۷]۔ حزب البر [۸]۔ حزب النصر [۹]۔ سلسہ شاذلیہ کے تمام احزاب [۱۰]۔ ایک لاکھ چار ولیوں کا حزر [۱۱]۔ حزر الامیرین [۱۲]۔ حرز یمانی [۱۳]۔ دعاء مغنی [۱۴]۔ دعاء حیدری [۱۵]۔ دعاء عزرائیلی [۱۶]۔ دعاء سریانی [۱۷]۔ قصیدہ خمریہ جسکا مشہور نام قصیدہ غوثیہ ہے [۱۸]۔ صلوۃ غوثیہ (صلوۃ الاسرار) [۱۹]۔ قصیدہ بردہ [۲۰]۔ دعاء بشمخ [۲۱]۔ تکبیر عاشقاں [۲۲]۔ نیم تکبیر [۲۳]۔ ارسال الہواتف [۲۴]۔

---

① یہ عربی کا رسالہ حضرت شاہ ابو الحسین احمد نوری کا مصنف ہے۔ سلاسل طریقت واسناد احادیث صحاح ''مسلسل بالاولیۃ'' حصن حصین، دلائل الخیرات، حزب البحر، اذکار واشغال واعمال وغیرہ پر نہایت مفید ہے۔ عموماً خلفاء سلسلہ کو دیا جاتا تھا۔ فقیر قادری سگ بارگاہ رضوی راقم الحروف کو حضرت مفتی اعظم ہند نور اللہ مرقدہ کی بارگاہ سے ۱۹۶۴ء میں عطا ہوا۔

② یہ عربی کا رسالہ بھی سلاسل وابناء علوم وفنون اذکار واشغال واعمال وغیرہ پر مشتمل خاصان خدا کے لئے امام احمد رضا کے فیضان کا شاہکار ہے۔ پھر اس پر حضرت حجۃ الاسلام کی تمہید امام احمد رضا کے حالات وواقعات پر عربی تحریر کا بڑا نادر نمونہ ہے۔

https://alislami.net

حدیث "مسلسل بالا ولیت "① کی سند

یہ حدیث حجۃ الاسلام کو اپنے مرشد گرامی کی طرف سے تین سندوں کیساتھ حاصل ہوئی ہے۔ پہلی سید شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی کی طرف سے، دوسری شاہ عبدالعزیز دہلوی کی طرف سے اور تیسری مولانا صوفی احمد حسن مرادآبادی کی طرف سے ہے۔

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی کی سند

حجۃ الاسلام

۱۔شاہ ابوالحسین احمد نوری امام احمد رضا

۲۔سید شاہ آل رسول

۳۔سید آل احمد اچھے میاں

۴۔سید شاہ حمزہ بن سید آل محمد بلگرامی

۵۔سید طفیل محمد اترولی

۶۔سید مبارک فخر الدین بلگرامی

۷۔شیخ ابوالرضا ابن اسمٰعیل دہلوی نواسہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی

۸۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی

۹۔شیخ عبدالوہاب بن فتح اللہ بروجی

۱۰۔شیخ محمد بن افلح الیمنی

۱۱۔شیخ وجیہہ الدین عبدالرحمٰن بن ابراہیم علوی

۱۲۔شیخ شمس الدین سخاوی

۱۳۔شیخ الشہاب ابوالفضل احمد بن علی العسقلانی علامہ ابن حجر

۱۴۔ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین العراقی

۱۵۔شیخ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد التدمیری

۱۶۔ابوالفتح محمد بن محمد بن ابراہیم المیدومی

۱۷۔ابوالفرج عبداللطیف بن عبدالمنعم الحرانی

۱۸۔حافظ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی

۱۹۔ابوسعید اسمٰعیل بن ابی صالح احمد بن عبد الملک نیشاپوری

۲۰۔ابوصالح احمد ابن عبدالملک المؤذن

۲۱۔ابوطاہر محمد بن محمد محمش الزیادی

۲۲۔ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال البزار

① اگر ہر راوی ''ھو اوّل حدیث سمعتہ منہ'' (اور وہ پہلی حدیث ہے جو میں نے ان سے سنی) پر متفق ہو تو اس کو ''مسلسل بالاولیت'' کہتے ہیں۔

https://alislami.net

۲۳۔عبد الرحمٰن بن بشیر بن الحکم
۲۴۔سفیان بن عینیہ
۲۵۔سفیان بن عمر بن دینار
۲۶۔ابو قابوس مولٰی عبد اللہ بن عمرو بن العاص
۲۷۔عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمرو

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال الرّاحمون یرحمھم الرّحمٰن وتبرک وتعالی ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السّماء

انھوں نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر رب رحمان تبارک وتعالےٰ رحم فرماتا ہے تم ان پر رحم کرو جو زمین پر ہیں تو تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان پر ہے۔

شاہ عبد العزیز دہلوی کی سند

○ حجۃ الاسلام ○ شاہ ابو الحسین احمد نوری امام احمد رضا ○ سید شاہ آل رسول ○ شاہ عبد العزیز دہلوی ○ شاہ ولی اللہ دہلوی ○ سید عمر ○ شیخ عبد اللہ بن سالم البصری ○ شیخ یحیٰی بن محمد شاوی ○ شیخ سعید بن ابراہیم الجزائری المفتی قدورہ ○ شیخ محقق سعید بن محمد المقری ○ شیخ محمد حجی الوہرانی ○ شیخ سید ابراہیم التازی ○ شیخ ابو الفتح محمد بن ابو بکر بن الحسین المراغی ○ شیخ زین الدین عبد الرحیم بن الحسین العراقی ○ ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراہیم البکری المیدوی۔

اس کے بعد سند اور متن وہی ہے جس کا ذکر سند شیخ عبد الحق محدّث دہلوی میں ہوا۔

مولانا صُوفی اَحمد حَسین مُراد آبادی کی سَنَد

○ حجۃ الاسلام ○ شاہ ابو الحسین احمد نوری ○ مولانا احمد حسن صوفی مراد آبادی ○ شیخ احمد بن محمد الدمیاطی ○ شیخ محمد بن عبد العزیز ○ شیخ ابو الخیر بن عموس الرشیدی ○ شیخ الاسلام اشرف زکریا بن محمد الانصاری۔

اس کے بعد شیخ الشہاب ابو الفضل احمد بن حجر عسقلانی سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تک

https://alislami.net

سند اور متن وہی ہے جس کا پہلے ذکر ہوا۔

اس سند کو حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری نے عالی قرار دیا اور تحریر فرمایا کہ میرے اور شیخ حافظ زین الدین عراقی کے درمیان اس میں صرف چھ واسطے ہیں۔ اور پہلی سند میں بارہ اور دوسری میں گیارہ ہیں۔

الحدیث المسلسل بالاضافۃ (ضیافت الاسودین)

اس حدیث کی خصوصیت یہ ہے کہ ہر راوی بیان کرتا ہے کہ میرے شیخ نے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے پانی اور کھجور کی ضیافت سے بھی نوازا۔ پانی اور کھجور کو اہل عرب ’’اسودین‘‘ کہتے ہیں۔ اس حدیث میں ضیافت کی یہ فضیلت بیان کی گئی ہے کہ جس نے ایک مومن کی ضیافت کی اس نے گویا حضرت آدم کی ضیافت کی۔ جس نے دو کی ضیافت کی اس نے گویا حضرت آدم وحوّا کی ضیافت کی۔ جس نے تین مسلمانوں کی ضیافت کی اس نے گویا حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل کی ضیافت کی۔ چار کی صورت میں تورات، انجیل، زبور اور قرآن پڑھنے کا ثواب حاصل کیا۔ اور پانچ کی صورت میں گویا پیدائش عالم سے قیامت تک پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں۔ اور چھ کی حالت میں گویا اولاد اسمٰعیل سے ساٹھ غلام آزاد کئے۔ سات کی صورت میں اس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند کئے گئے اور آٹھ میں جنت کے آٹھوں دروازے اس پر کھول دئیے گئے۔ نو کی حالت میں اللہ تعالٰے اس کیلئے تمام گنہگاروں کے عدد کے برابر نیکیاں تحریر فرماتا ہے۔ اور جس نے دس مومنوں کی ضیافت کی اللہ تعالٰے اس شخص کو نماز پڑھنے والے روزہ رکھنے والے اور قیامت تک حج کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے۔

شیخ شمس الدین بن الجزری نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔ مگر اُس کی سند میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز۔ شاہ ولی اللہ جیسے محدثین کا پایا جانا اس حدیث کی صحت پر دلالت کرتا ہے۔

اس حدیث کی سند بھی حجۃ الاسلام کو دونوں طریقوں سے (شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز دہلوی سے) حاصل ہے۔

https://alislami.net

الحدیث المسلسل بالمصافحہ

اس حدیث میں ہر راوی اپنے مروی عنہٗ (جس سے وہ روایت کر رہا ہے) سے مصافحہ کرتا ہے۔ اور یہ مبارک سلسلہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تک پہونچتا ہے کہ انہوں نے ریشم سے زیادہ نرم ہاتھ والے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

اس روشن حدیث کی سند بھی حجۃ الاسلام کو دونوں طریقوں سے (طریق شیخ عبد الحق محدث دہلوی، طریق شیخ شاہ عبد العزیز دہلوی) حاصل ہے۔ اس کے علاوہ آپکو اپنے مرشد برحق حضرت ابو الحسین احمد نوری مارہروی سے مصافحہ جنیہ، مصافحہ خضریہ، مصافحہ معمریہ اور مصافحہ منامیہ کے اسناد کی اجازت بھی حاصل ہے۔ یہ اجازت آپ کو اپنے والد گرامی وقار امام احمد رضا فاضل بریلوی سے بھی حاصل ہے۔

سند فقہ حنفی

حجۃ الاسلام کی یہ سند عالی آپکے والد ماجد امام احمد رضا کے ذریعے ۲۸ واسطوں سے امام اعظم ابو حنیفہ تک پھر امام اعظم سے حضرت امام حماد بن سلیمان، امام ابراہیم نخعی، حضرت علقمہ حضرت اسود، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے واسطوں سے حضرت سید المرسلین شارع شرع مبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔۔۔۔

اس سند کی خوبی یہ ہے کہ اس میں تمام اساتذہ ومشائخ حنفی ہیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ص ۵

سلاسِل علوم

سلسلہ تلمذ خیر آبادی حجۃ الاسلام۔ امام احمد رضا۔ مولانا عبد العلی خاں رامپوری۔ مولانا محمد فضل حق خیر آبادی

سلسلہ تلمذ دہلوی وبریلوی [۱] حجۃ الاسلام۔ امام احمد رضا۔ سید آل رسول۔ شاہ عبد العزیز محدث

---

(۱) تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو ''الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ''

https://alislami.net

دہلوی۔شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی۔

حجۃ الاسلام۔ امام احمد رضا۔مولانا نقی علی خاں بریلوی۔مولانا رضا علی خاں بریلوی۔مولانا خلیل الرحمٰن محمد آبادی۔فاضل محمد سندی۔ابو العیاش محمد عبد العلی لکھنوی

حجۃ الاسلام۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی۔سید احمد بن زین دحلان مکی۔شیخ عثمان دمیاطی۔

حجۃ الاسلام۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی۔عبد الرحمن بن عبد اللہ السراج مکّی۔جمال بن عبد اللہ مفتی مکہ [۱]

حجۃ الاسلام۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی۔حسین بن صالح جمال اللیل۔عابد سندی المدنی۔

حجۃ الاسلام۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی۔سید شاہ ابو الحسین احمد نوری۔شاہ صوفی علی حسین مراد آبادی

مرشدِ گرامی

نور العارفین ابو الحسین احمد نوری حضرت میاں صاحب کی ولادت باسعادت مارہرہ مقدسہ میں اپنے والد ماجد حضرت سید شاہ ظہور حسن کے گھر ۱۹ /شوال ۱۲۵۵ھ ۲۶ / دسمبر ۱۸۳۹ء کو ہوئی۔آپ صرف ڈھائی سال کے تھے کہ والدہ ماجدہ نے رحلت فرمائی۔اور آپ جب گیارہ سال کے ہوئے تو والد ماجد نے بھی انتقال فرمایا۔اس طرح آپ کی پوری پوری کفالت وتربیت جدۂ کریمہ اور حضرت جد کریم خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول احمدی نے کی۔آپ ہی کی نگرانی میں آپ نے تعلیم وتربیت عبادت وریاضت کے تمام مراحل طے کئے۔اپنے جد کریم ہی کے دست اقدس پر ۱۲/ربیع الاوّل ۱۲۶۷ھ/فروری ۱۸۵۱ء بیعت کر کے تمام سلاسل طریقت جملہ اذکار و اشغال اوراوراد معمولۂ خاندان برکات کی اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے۔[۲]

امام احمد رضا ان کے خلیفہ اعظم تھے[۳] ان کے اساتذہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے[۴] آپ خانوادۂ امام احمد رضا کے شیخ تھے۔آپ ہی کے گیسوئے طریقت کے اسیر حضرت حسن رضا خاں، مولانا محمد رضا خاں، مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں، مولانا حسنین رضا خاں، مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں

---

(۱) اس سند کی بڑی خوبی یہ ہے کہ حجۃ الاسلام سے امام بخاری تک صرف بارہ واسطے ہیں (حیات اعلیٰ حضرت)

(۲) مولانا غلام شبّیر قادری نوری بدایونی تذکرہ نوری ص ۵۴، ۵۵، ۵۷

(۳) مولانا غلام شبّیر قادری نوری بدایونی تذکرہ نوری ص ۱۵۹

(۴) مولانا ظفر الدین فاضل بہاری حیات اعلیٰ حضرت ص ۳۵

https://alislami.net

وغیرہم برادران وصاحبزادگان اہل خاندان امام احمد رضا تھے۔

آپکے خلفاء میں حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد رضا خاں، مولانا علامہ محمد حسنین رضا خاں اور خاتم الخلفا مولانا شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں کا نام نامی نمایاں نظر آتا ہے۔

آپ اپنے جد کریم حضرت سیّد شاہ آل رسول احمدی برکاتی کے وصال ۱۲۹۶ھ پر سلسلۂ قادریہ برکاتیہ احمدیہ کے وارث وامین اور سجّادہ نشین ہوئے۔ امام احمد رضا نے ۱۲۹۷ھ میں مسند نشینی کے موقع پر آپکی خدمت میں ایک شاہکار منقبت پیش کی تھی۔ جس کا پہلا شعر ہی

برتر قیاس سے ہے مقام ابوالحسین ؛ سدرہ سے پوچھو رفعت بام ابوالحسین ①

آپکے بلند وبالا مقامات کو ظاہر کرتا ہے۔

آپ پورے اکتالیس سال اپنے جدّ امجد کی صحبت و خدمت میں گزار کر مزید ۲۸/سال ۱۳۲۴ھ تک تادم اخیر اپنے آباء کرام کے مسلک اہلسنّت کے مطابق اپنے مریدین خلفاء کی تعلیم وتربیت اور رشد وہدایت میں مشغول رہے۔

آپنے ۱۱/رجب ۱۳۲۴ھ/ ۳۱/اگست ۱۹۰۶ء کو وصال فرمایا۔"خاتم اکابر ہند" (۱۳۲۴ھ) تاریخ وصال ہے۔ آپ کا مزار مارہرہ مقدسہ بڑی سرکار میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

مخدوم زمن حضرت سید شاہ مہدی حسن صاحب سجّادہ برکاتیہ احمدیہ نوریہ مارہرہ مطہرہ میں اپنے والد ماجد حضرت سید شاہ ظہور حسین کے گھر ۱۲۸۷ھ/ ۱۸۷۰ء کو پیدا ہوئے۔

آپ حضرت ابوالحسین احمد نوری کے حقیقی چچازاد بھائی وخلیفۂ اعظم اور سجّادہ نشین تھے۔ آپ اپنے جدّ امجد سید شاہ آل رسول احمدی قدس سرّہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ کو اپنے والد ماجد سے بھی خلافت واجازت تھی۔ آپکے دور میں مارہرہ مقدسہ کا عرس سراپا قدس اجمیر مقدس کے بعد عظیم ترین عرس میں شمار کیا جاتا رہا ایسا کہ بعض امور میں حضرت سید شاہ آل محمد وحضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہم العزیز کے عہد کی یاد تازہ ہوتی رہتی۔ ②

"آپ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" کے مظہر تھے۔ آپ اپنے مریدین ومتوسلین کی پشت

① حدائق بخشش حصہ دوم

② مولانا غلام شبیر قادری نوری بدایونی تذکرہ نوری ص ۱۶۰۔۱۹۰

https://alislami.net

پر ہاتھ رکھکر وقت رخصت فرماتے۔

''تیرے پشت پر تین : اللہ محمد محی الدّ ین'' [۱]

آپ کا وصال ۱۸ / ذیقعدہ ۱۳۶۱ھ ۱۸ / نومبر ۱۹۴۲ء کو مارہرہ مطہّرہ میں ہوا۔

''مغفر لہ'' مادہ تاریخ ہے۔ (۱۳۶۱ھ)

شرف بیعت

امام احمد رضا کا پورا خانوادہ مارہرہ مقدسہ سے نسبت بیعت رکھتا تھا وہ خود اپنے والد خاتم اجلہ الفقہاء حضرت مولانا نقی علی خاں کے ساتھ تاجدار مارہرہ حضرت سیّد آل رسول سے ۱۲۹۴ھ ۱۸۷۷ء میں بیعت سے مشرف ہو چکے تھے۔ حضرت سید آل رسول نے اپنے وصال ۱۲۹۶ھ ۱۸۷۹ء سے قبل امام احمد رضا کو اپنے ابن الابن (پوتے) حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں کے سپرد فرمادیا۔ [۲]

حضرت نوری میاں کو امام احمد رضا پر کس درجہ اعتماد تھا، اس کا اندازہ فتاویٰ رضویہ میں حضرت کے استفتا سے کیا جاسکتا ہے۔ نیز امام احمد رضا کو اپنے مرکز عقیدت نوری میاں سے کتنی محبّت تھی اس پر آپ کے قصائد اور منقبتیں شاہد ہیں۔

ان قرائین اور امام احمد رضا کی اپنے مشائخ کرام سے روحانی وابستگی سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپکے صاحبزادہ اکبر حضرت حجۃ الاسلام کو حضرت نور العارفین شاہ ابوالحسین احمد نوری صاحب سجادہ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ سے بچپن ہی میں بیعت کا شرف حاصل ہو چکا تھا۔ جیسا کہ آپکے صاحبزادہ اصغر حضرت مفتی اعظم ہند کو یہ شرف صرف چھ ماہ کی عمر میں حاصل ہوا۔ [۳]

اجازت وخلافت

یہ امام احمد رضا کی تعلیم وتربیت کا شاندار نتیجہ تھا کہ حجۃ الاسلام چودہویں صدی کے شروع ہی

---

(۱) احسن العلماء حضرت حسن میاں مارہروی دامت برکاتہم کا راقم الحروف سے بمبئی میں ارشاد۔

(۲) حیات اعلیٰ حضرت ص ۳۵ مولانا ظفر الدین فاضل بہاری۔

(۳) سامانِ بخشش، ص ۹، ادارہ اشاعت تصنیفات رضا بریلی شریف

https://alislami.net

میں علوم متداولہ سے فارغ التحصیل ہو گئے۔ اور علمی حلقوں میں آپکو فاضل نوجوان کہکر پکارا جانے لگا۔ چودہویں صدی کی ہر اٹھتی ہوئی باطل تحریک کی بیخ کنی میں آپ اپنے والد نامدار امام احمد رضا کے ساتھ ساتھ رہے۔ پھر حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں کی سرپرستی انھیں ہر طرح حاصل رہی۔ انھیں کے حکم سے امام احمد رضا نے اپنے عزیز تر صاحبزادے حجۃ الاسلام کے تمام سلاسل عالیہ وعلوم وفنون، اذکار واشغال اور اوراد واعمال کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کا ذکر سند مسند جانشینی میں اس طرح کیا۔

وقد کنت اجزت ولدی الاعز محمدنِ المعروف بالمولوی حامد رضا خاں سلمه الرحمٰن عن طوارق الحد ثان ونوازغ الشیطان وجعله خیر خلف بسلفه الصالحین و وقفه هدة عمره لحمایة الدین و نکایة المفسدین وانهٗ ولی ذلك وخیر مالك والحمد لله رب العلمین بجمیع السّلاسل والعلوم والا ذکار والاشغال والاورادو الاعمال وسائر ماوصلت الی اجازته من مشائخی الاجلاء اولی الافضال وکان ذلك بامرشیخهٖ نور الکاملین خلاصة الواصلین سیدنا السیّد الشاه ابی الحسین احمد النوری میاں صاحب المارهروی قدس سرهٗ النّوری۔

ترجمہ۔ بلاشک میں اپنے بیٹے محمد معروف بمولوی حامد رضا خاں کو (اللہ تعالٰی اسے اچانک حادثوں شیطان کے کوچوں سے محفوظ رکھے۔ اور مولائے کریم اسے سلف صالحین کا بہترین جانشین بنائے اور تمام عمر اسے حمایت دین وردّ مفسدین کی توفیق عطا فرمائے۔ بلاشبہ وہی مولا تعالٰی اس کا مددگار اور بہتر مالک ہے۔ پروردگار عالم ہی کیلئے حمد ہے) تمام سلسلوں اور تمام علوم اور سارے اذکار واشغال اور اوراد واعمال کی اور ہر اس چیز کی جسکی مجھے اپنے برگزیدہ مشائخ کرام سے اجازت پہنچی۔ اجازت دے چکا تھا۔ اور میرا اجازت دینا اس کے مرشد برحق وشیخ

https://alislami.net

طریقت نور الکاملین خلاصۃ الواصلین سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ النوری کے حکم سے تھا۔ ①

اس نعمت جلیلہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حجۃ الاسلام نے بھی اپنے مرید وخلیفہ مولانا سید ریاض الحسن شاہ صاحب جودھپوری (مفتی اعظم حیدرآباد سندھ پاکستان) ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء کے خلافت نامے میں تحریر فرمایا۔

> اما بعد می گوید فقیر ناسزا سر بگریبان فکر جزا محمدن المدعو بحامد رضا عفا اللہ عنہٗ ما جنیٰ کہ حضور پرنور دریائے رحمت آقائے نعمت قدوۃ الواصلین سراج السالکین نور العارفین حضرت سیدنا مولانا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ وکعبہ افاض اللہ علینا من شابیب فیضہ النوری ونیز اشارت سراپا بشارت حضور ممدوح حضرت سیدی و والدی واسنادی وملاذی امام اہلسنت مجدد المأۃ الحاضرہ مؤید الملۃ الطاہرہ سیدنا ومولانا شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قبلہ وکعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بالرضا السرمدی۔ ایں نااہل سراپا ظلم و جہل را ماذون ومجاز ساخت۔ ②

حضرت ابوالحسین شاہ احمد نوری قدس سرہٗ النورانی کا وصال ۱۳۲۴ھ ۱۹۰۶ء میں ہوا۔ حضرت حجۃ الاسلام نے حج وزیارت کا شرف اپنے والد گرامی وقار کے ساتھ ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ء حاصل کیا۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ اندازہ صحیح معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری نے حجۃ الاسلام کو تمام سلاسل اور علوم واذکار وغیرہم سے ماذون ومجاز فرمایا۔ پھر امام احمد رضا نے بھی انھیں کے مرشد گرامی کے حکم سے اپنے عزیز تر بیٹے کو اجازت وخلافت دیدی۔

یہ یقینی طور پر تو نہیں کہا جاسکتا کہ حجۃ الاسلام کو اجازت وخلافت کب حاصل ہوئی، ہاں قرائن بتارہے ہیں کہ ان نعمتوں (اجازت وخلافت) کا حصول چودھویں صدی کے دوسرے عشرے میں ہوا۔

---

① سند مسند جانشینی ۶۔۸ عنایت محمد خان غوری

② نقل خلافت نامہ مولانا سید ریاض الحسن شاہ صاحب جودھپوری مرحوم

https://alislami.net

چار یار

حضرت حجۃ الاسلام کا حسن خدا داد پھر اس پر علم وفضل سونے پر سہاگہ تھا آپ کا حلقۂ ارادت ہندوستان کے ہر صوبے میں تھا۔ لاہور سے کلکتہ تک جودھپور سے مظفر پور نیپال کی سرحد تک آپ کے مریدین خلفا ہر ہر مقام پر پائے جاتے تھے۔ آپ کا سلسلۂ طریقت (قادری رضوی نوری) بر کوچک میں ہر جگہ پھیلا ہوا تھا۔

جودھپور جہاں امام احمد رضا کے صرف گیارہ مرید تھے، وہاں جوق در جوق لوگ آتے۔ عمامہ کھول دیا جاتا۔ ہاتھوں میں لیتے اور بیک وقت سیکڑوں افراد حلقۂ ارادت میں داخل ہوتے۔ اور یہ تعداد ہزاروں سے متجاوز ہو جاتی۔ اس انداز بیعت کا مظاہرہ صرف جودھپور یا اودے پور ہی میں نہیں ہوتا بلکہ آپ جہاں جہاں تشریف لے جاتے، ارادت وعقیدت کا یہی نظارہ دیکھنے میں آتا۔

ان سطور میں آپ کے مریدین اور خلفا کا جائزہ مقصود نہیں، ہاں راقم الحروف کی نظر میں اس وقت وہ چار نفوس قدسیہ ہیں جو حضرت حجۃ الاسلام کی خلوت وجلوت میں شریک ورفیق اور سب سے زیادہ قریب رہے ہیں۔ ان میں سب سے پہلا نام منشی فدا یار خاں رضوی مرحوم ومغفور نائب مہتمم جامعہ رضویہ منظر اسلام کا آتا ہے۔ آپ اسم بامسمّٰی تھے۔ ہر طرح اپنے شیخ (یار) پر اور شیخ کے صاحبزادگان پر فدا تھے۔ حضرت حجۃ الاسلام کے ندیم خاص اور خادم عام تھے۔ پھر منظر اسلام کی ذمہ داری مزید برآں تھی۔ پوری زندگی اپنے شیخ کی کے آثار کی جاروب کشی اور صاحبزادگان کی خدمت میں گزار دی۔

دوسرا نام بلا اختلاف حضرت مولانا تقدس علی خاں رضوی مہتمم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی کا آتا ہے۔ حضرت حجۃ الاسلام کے سفر وحضر میں ساتھ، معاملات میں امین، دینی اور دنیوی ذمہ داریوں میں شریک ومعین رہے۔ آپ فرزند نسبتی تھے۔ مگر زندگی بھر حق فرزندی ادا کرتے رہے۔ جامعہ رضویہ منظر اسلام کے انتظام وانصرام میں اور سلسلۂ حامدیہ رضویہ کی ترویج واشاعت میں آپ حضرت حجۃ الاسلام کے ماذون ومجاز اور خلیفۂ برحق تھے۔

تیسرا نام حضرت ابو المعانی مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری مدیر شہیر ماہنامہ یادگار رضا بریلی کا سامنے آتا ہے۔

https://alislami.net

آپ سراپا حامدی اور سلسۂ حامدیہ رضویہ میں ماذون ومجاز نیز حضرت حجۃ الاسلام کے معتمد و مستند تھے۔ آپ عربی اور اردو کے ادیب اور صاحب طرز مفتی تھے۔ آپ کی شخصیت میں علم و فضل کا وقار مجسّم ہو کر چلتا پھرتا نظر آیا۔ آپ گفتگو فرماتے تو منھ سے پھول جھڑتے۔ آپنے اپنی پوری زندگی عالمانہ شان اور شریفانہ آن وبان میں خموشی کے ساتھ گزاردی۔

''خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را''

چوتھا اور آخری نام جو ہمارے لئے سراپا احترام ہے، وہ ادیب لبیب مترجم نبیل مصنّف بے عدیل، محقق بے مثیل حضرت علامہ شمس الحسن شمسؔ صدیقی بریلوی فاضل مشرقیات سابق سر براہ شعبہ فارسی جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی کا ہے۔ آپ حضرت حجۃ الاسلام کے نہ صرف ہمنشین بلکہ مزاج میں دخیل تھے حضرت موصوف جامعہ رضویہ کے تنظیمی معاملات میں آپ سے مشورت فرماتے۔ اور آپکی رائے کی بڑی قدر ومنزلت فرماتے۔ آپکے دور میں الہٰ آباد بورڈ کے امتحانات منشی کامل کو جامعہ میں بڑا افروغ حاصل ہوا۔ طلباء میں فارسی کا عام مذاق پیدا ہوا۔ آپ اتاً عن جدٍّ ادیب اور شاعر ہیں۔ اس کا مشاہدہ آپ کی تصنیف ہو یا تالیف، تحقیق ہو یا تدقیق، تدوین ہو یا ترتیب، مقدمہ نگاری ہو یا شعر و شاعری، ہر جگہ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ اس عمر میں آپکی محنت کی علامت اور تحقیق وجستجو کا نشان ہیں۔ آپ کی ذات قوم کا بہترین سرمایہ اور اہل قلم کی عزت و آبرو ہے آپ حضرت حجۃ الاسلام کے مذکورۃ الصدر چار یار میں تنہا یار ایک صاحب اسرار بقید حیات ہیں۔ رب کریم آپکو عمر خضر عطا فرمائے۔ اور آپکی علمی تحقیقی فیضان کو ''شمس تاباں کیطرح'' جاری و ساری رکھے۔ آمین ؎

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

https://alislami.net

بیاض پاک حجۃ الاسلام

۱۴ ۱۰ ھ

حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں قادری رضوی نوری بریلوی کی پوری زندگی امام احمد رضا فاضل بریلوی کے لیل ونہار کی عکاسی تھی۔ علم وفن ہو یا تصنیف وتالیف، مصروفیات خانقاہی ہوں یا آداب سحر گاہی۔ ہر جگہ آپکو حامد رضا کی صورت میں احمد رضا کی سیرت نظر آئے گی۔ وقت کا یہ بڑا عظیم المیہ ہے کہ حجۃ الاسلام کے یہ روشن نقوش بھی آہستہ آہستہ مدھم پڑتے چلے جا رہے ہیں۔

جن لوگوں نے آپکے شب وروز کو دیکھا ہے وہ گواہی دیں گے کہ آپ کے اذواق واشواق میں نعت گوئی کا بھی بڑا حصّہ رہا ہے۔ آپ ہی کی سرپرستی میں نعتیہ مشاعرہ جس کا آغاز عرس قادری رضوی کی دوسری شب میں ہوا۔ اور بریلی کا ہر ہر علاقہ اس سے گونج اٹھا۔ پورے شہر میں ادبی انجمنیں قائم ہوئیں اور ایک بار پھر بریلی مرکز اہل سنّت کے علاوہ مرکز نعت بھی قرار پایا۔

نعتیہ مشاعروں میں مقامی شعراء شیلوا، حیرت، شمس الحسن شمسؔ، راقم، ضمیر، امید، عبرت اور بیرونی شعراء میں روش صدیقی، شفیق صدیقی جونپوری، ضیاء القادری، جامی بدایونی وغیرہم نظر آنے لگے۔

عرس قادری رضوی بریلی کا نعتیہ مشاعرہ نہ صرف شرعی بلکہ ادبی حیثیت سے بھی معیاری سمجھا جاتا تھا۔ اس مشاعرہ میں نعتیہ کلام کا پڑھ لینا بھی شعر اور شاعری کیلئے استاد کا درجہ رکھتا تھا۔ اور یہ سب کچھ حضرت حجۃ الاسلام کی خصوصی توجہ کا نتیجہ تھا۔

آپ نے اپنے والد گرامی وقار امام احمد رضا کی روش کے مطابق بہت سی نعتیں کہیں۔ جن میں کچھ ماہنامہ یادگار رضا بریلی میں چھپیں اور کچھ عدم تحفّظ کی نذر ہو گئیں۔

تذکرہ جمیل کی ترتیب میں راقم الحروف مرتب نے بیاض پاک حجۃ الاسلام (۱۴۱۰ھ) کے تاریخی عنوان کے ذیل میں منتشر نعتوں کو یکجا کرنے کی سعی کی ہے۔ اور ان میں کم از کم ایک نعت اور ایک پوری منقبت ''ذریعۂ التجا'' (۱۴۱۰ھ) غیر مطبوعہ کو پہلی بار شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

https://alislami.net

حمدباری

کون میں کون ہے تو ہی تو ، تو ہی تو ہے یا مَنْ ہُو
تو ہی تو ہے تو ہر سو، یَا مَن لَّیس اِلّا ھُو
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ ، لَا اِلٰه اِلَّاهُوْ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا هُوْ

ذرّے میں نور ہے گل میں بو، کوئل کو کے کو کو کو
پی کہاں پپیہا کہے ہر سو ، اللہ اللہ اللہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ ، لَا اِلٰه اِلَّاهُوْ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا هُوْ

کثرت میں ہے کیسی وحدت، وحدت میں پھر کیسی کثرت
چشم مست میں تیری رنگت، پھولوں میں تیری خوشبو
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ ، لَا اِلٰه اِلَّاهُوْ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا هُوْ

طور بنا ہے ذرّہ ذرّہ ، نور بنا ہے قطرہ قطرہ
تیرا ثنا گر بُت کا بندہ ، سجدہ بتوں کا تیری سُو
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ ، لَا اِلٰه اِلَّاهُوْ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا هُوْ

روح میں تو ہے دل میں تو ، میری آب و گل میں تُو
اصل میں تو ہے ظلّ میں تو حق حق حق ، ھُو ھُو ھُو
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ ، لَا اِلٰه اِلَّاهُوْ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا هُوْ

لا معبُودَ اِلّا اللہ لَا مشھُودَ اِلّا اللہ
لا موجُودَ اِلّا ہٗ لا مقصُودَ اِلّا ہٗ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ ، لَا اِلٰه اِلَّاهُوْ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا هُوْ

https://alislami.net

روح و دل، سِرّ اور خفی، اخفیٰ میں بھی ہے تو ہی
قلب صَنَوبَر، نیل و مری، جاری ساری سب میں تو
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ
حسبی ربی جل اللہ مافی قلبی غیر اللہ
نورِ محمد صلّی اللہ، اللہ اللہ اللہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ
اوّل تو ہے آخِر تو، باطِن تو ہے ظاہر تو
قادر قادر قادر تو، اللہ اللہ اللہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ
تو میرا آقا میں تیرا بندہ، بندہ بھی کیسا گھنونا بندہ
لوثِ معاصی سے آگندہ، کر اپنے کرم سے عفو عفُو
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ
تحریر ہے آبِ زر سے ورق، ہے دل میں لکھا حامدؔ کے سبق
انت الھادی، انت الحق، لیس الھادی الّا ھو
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ

نغمۂ توحید

دل میرا گدگداتی رہی آرزو — آنکھ پھر پھر کے کرتی رہی جستجو
عرش تا فرش ڈھونڈ آیا میں تجھکو، تو — نکلا اقرب ز حبل ورید گلو
اللہ اللہ اللہ اللہ

https://alislami.net

طائران چمن کی چہک وَحدَہٗ نغمہ بلبل کا ہے لَاشَرِیْکَ لَہٗ
قمریوں کا ترانہ ہے لَاغَیْرَہٗ زمزمہ طوطی کا ھُوَہٗ ھُوَہٗ
اللہ اللہ اللہ اللہ

بلبلوں کو چمن میں رہی جستجو پپیہا کہتا پھرا "پی کہاں" سوبسو
پر نہ چٹکا کہیں غنچۂ آرزو ہاں ملا تو ملا میرے دل ہی میں تو
اللہ اللہ اللہ اللہ

شاہدانِ چمن نے لبِ آب جو آب گل سے نہا کر کے تازہ وضو
حلقۂ ذکر گل کے کیا رو برو اور لگانے لگے دم بدم ضربِ ھُوْ
اللہ اللہ اللہ اللہ

رہ کے پردوں میں تو جلوہ آرا ہوا بس کے آنکھوں میں آنکھوں سے پردہ کیا
آنکھ کا پردہ، پردہ ہوا آنکھ کا بند آنکھیں ہوئیں تو نظر آیا تو
اللہ اللہ اللہ اللہ

کعبۂ کعبہ ہے کعبۂ دل میرا کعبہ پتھر کا دل جلوہ گاہِ خدا
ایک دل پر ہزاروں ہی کعبے فدا کعبۂ جان و دل کعبے کی آبرو
اللہ اللہ اللہ اللہ

طورِ سینا پہ تو جلوہ آرا ہوا صاف موسیٰ سے فرما دیا لَنْ تَرَا
اور اِنِّیْ اَنَا اللہ شجر بول اٹھا تیرے جلووں کی نَیْرَنگیاں سُوبسُو
اللہ اللہ اللہ اللہ

مجھکو در در پھراتی رہی جستجو ٹوٹے پائے طلب تھک رہی آرزو
ڈھونڈتا میں پھرا کوبکو چارسو تھا رگ جاں سے نزدیک تر دل میں تو
اللہ اللہ اللہ اللہ

کون تھا جس نے سُبْحَانِیْ فرما دیا اور مَا اَعْظَمَ شَانِیْ کس نے کہا
بایزید اور بسطام میں کون تھا کب اَنَا الْحَق تھی منصور کی گفتگو

https://alislami.net

اللہ اللہ اللہ اللہ

یا الٰہی دکھا ہم کو وہ دن بھی تو آبِ زَم زم سے کر کے حرم میں وضو
باادب شوق سے بیٹھ کے قبلہ رو مل کے ہم سب کہیں یک زباں ہو بہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

میں نے مانا کہ حامدؔ گنہگار ہے معصیت کیش ہے اور خطا کار ہے
میرے مولیٰ مگر تو تو غَفَّار ہے کہتی رحمت ہے مجرم سے لَا تَقْنَطُوْا

اللہ اللہ اللہ اللہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محمد مصطفٰے نورِ خدا

محمد مصطفٰے نورِ خدا نامِ خدا تم ہو
شہِ خَیْرُ الْوَریٰ شانِ خدا صَلِّ عَلیٰ تم ہو

شکیبِ دل قرارِ جاں محمد مصطفٰے تم ہو
طبیبِ دردِ دل تم ہو مرے دل کی دوا تم ہو

غریبوں دردمندوں کی دوا تم ہو دعا تم ہو
فقیروں بینواؤں کی صدا تم ہو ندا تم ہو

حبیبِ کبریا تم ہو اِمَامُ الْاَنْبِیَاء تم ہو
محمد مصطفٰے تم ہو محمد مُجْتَبیٰ تم ہو

ہمارے ملجا و ماوا ہمارا آسرا تم ہو
ٹھکانہ بے ٹھکانوں کا شہِ ہر دوسَرا تم ہو

غریبوں کی مدد بے بس کا بس روحی فدا تم ہو
سہارا بے سہاروں کا ہمارا آسرا تم ہو

https://alislami.net

نہ کوئی ماہ وَش تم سا نہ کوئی مَہ جبیں تم سا
حسینوں میں ہو تم ایسے کہ محبوبِ خدا تم ہو

میں صدقے اَنبیاء کے یوں تو محبوب ہیں لیکن
جو سب پیاروں سے پیارا ہے وہ محبوب خدا تم ہو

حسینوں میں تمہیں تم ہو نبیوں میں تمہیں تم ہو
کہ محبوبِ خدا تم ہو نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء تم ہو

تمہارے حسن رنگیں کی جھلک ہے سب حسینوں میں
بہاروں کی بہاروں میں بہارِ جانفزا تم ہو

زمیں میں ہے چمک کسکی فلک پر ہے جھلک کسکی
مَہ خورشید سیّاروں ستاروں کی ضیا تم ہو

وہ لاثانی ہو تم آقا نہیں ثانی کوئی جس کا
اگر ہے دوسرا کوئی تو اپنا دوسرا تم ہو

هُوَ الْاَوَّل هُوَ الْاٰخِر هُوَ الظَّاهِر هُوَ الْبَاطِن
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْم لوحِ محفوظِ خدا تم ہو

نہ ہو سکتے ہیں دو اوّل نہ ہو سکتے ہیں دو آخر
تم اَوّل اور آخِر، اِبتداء تم اِنتہا تم ہو

خدا کہتے نہیں بنتی جدا کہتے نہیں بنتی
خدا پر اسکو چھوڑا ہے وہی جانے کہ کیا تم ہو

اَنَا مِن حامد و حامد رضا مِنّی کے جلوؤں سے
بِحَمْدِ الله رضا حامد ہیں اور حامدؔ رضا تم ہو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

https://alislami.net

گناہگاروں کا روزِ محشر

گناہگاروں کا روزِ محشر شفیع خَیْرُ الْاَنَام ہوگا
دلہن شفاعت بنے گی دولہا نبی عَلَیْہِ السَّلَام ہوگا

کبھی تو چمکے گا نجم قِسمت ہلال ماہِ تمام ہوگا
کبھی تو ذرّے پہ مہر ہوگی وہ مہر ادھر خوش خرام ہوگا

پڑا ہوں میں انکی رہ گزر میں پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
دل و جگر فرشِ رہ بنیں گے یہ دیدہ مشق خرام ہوگا

وہی ہے شافع وہی مشفّع اسی شفاعت سے کام ہوگا
ہماری بگڑی بنے گی اس دن وہی مَدارُ الْمَهَام ہوگا

انھیں کا منہ سب تکیں گے اس دن جو وہ کرینگے وہ کام ہوگا
دہائی سب انکی دیتے ہونگے انھیں کا ہر لب پہ نام ہوگا

اَنَا لَهَا کہہ کے عاصیوں کو وہ لیں گے آغوش مرحمت میں
عزیز اکلوتا جیسے ماں کو انھیں ہر ایک یوں غلام ہوگا

ادھر وہ گرتوں کو تھام لیں گے ادھر پیاسوں کو جام دیں گے
صراط و میزان وحوض کوثر یہیں وہ عالی مقام ہوگا

کہیں وہ جلتے بجھاتے ہوں گے کہیں وہ روتے ہنساتے ہوں گے
وہ پائے نازُک پہ دوڑنا اور بَعِید ہر ایک مَقام ہوگا

ہوئی جو مجرم کو بازیابی تو خوف عصیاں سے دہج یہ ہوگی
خمیدہ سر آبدیدہ آنکھیں لرزتا ہندی غلام ہوگا

حضور مرشد کھڑا رہوں گا کھڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
نگاہِ لطف وکرم اٹھے گی تو جھک کے میرا سلام ہوگا

https://alislami.net

خدا کی مرضی ہے انکی مرضی، ہے انکی مرضی خدا کی مرضی
انہیں کی مرضی پہ ہو رہا ہے انھیں کی مرضی پہ کام ہوگا

جدھر خدا ہے ادھر نبی ہے، جدھر نبی ہے ادھر خدا ہے
خدائی بھر سب ادھر پھرے گی جدھر وہ عالی مقام ہوگا

اسی تمنّا میں دم پڑا ہے، یہی سہارا ہے زندگی کا
بلالو مجھکو مدینے سرور نہیں تو جینا حرام ہوگا

حضور روضہ ہوا جو حاضر، تو اپنی سج دھج یہ ہوگی حامدؔ
خمیدہ سر آنکھ بند لب پر مرے درود و سلام ہوگا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چاند سے ان کے چہرے

چاند سے ان کے چہرے پر گیسوئے مشک فام دو
دن ہے کھلا ہوا مگر وقتِ سحر ہے شام دو

روئے صَبیح اک سحر زلف دوتا ہے شام دو
پھول سے گال صبح دم مہر ہیں لالہ فام دو

عارضِ نور بار سے بکھری ہوئی ہٹی جو زُلف
ایک اندھیری رات میں نکلے مَہِ تمام دو

ان کی جبینِ نور پر زلفِ سیَہ بکھر گئی
جمع ہیں ایک وقت میں ضدّیں صبح و شام دو

خیر سے دن خدا وہ لائے دونوں حرم ہمیں دکھائے
زمزم و بیرِ فاطمہ کے پیئیں چل کے جام دو

https://alislami.net

ذات حسن حسین ہے عین شبیہہ مصطفیٰ
ذات ہے اک نبی کی ذات ہیں یہ اسی کے نام دو

پی کے پلا کے میکشو! ہمکو بچی کچھی ہی دو
قطرہ دو قطرہ ہی سہی، کچھ تو برائے نام دو

ہاتھ سے چار یار کے ہمکو ملیں گے چار جام
دست حسن حسین سے اور ملیں گے جام دو

ایک نگاہِ ناز پر سیکڑوں جام مے نثار
گردش چشم مست سے ہم نے پیئے ہیں جام دو

وَسْطِ مُسَبِّحَه پہ سر رکھئے انگوٹھے کا اگر
نام اِلٰہ ہے لکھا ہ اور الف ہے لام دو

ہاتھ کو کان پر رکھو پا با ادب سمیٹ لو
دال ہو ایک ح ہو ایک آخر حرف لام دو

نام خدا ہے ہاتھ میں، نام نبی ہے ذات میں
مہر غلامی ہے پڑی، لکھے ہوئے ہیں نام دو

نامِ حبیب کی ادا جاگتے سوتے ہو ادا
نامِ محمدی بنے جسم کو یہ نظام دو

نام خدا مرقعہ، نام خدا رخ حبیب
یعنی الف ہے ہ دہن زلف دوتا ہے لام دو

وحشی ہے ایک دل مرا زلف سیاہ فام کا
بندش عشق سخت تر صید ہے ایک دام دو

تلووں سے ان کے چار چاند لگ گئے مہر و ماہ کو
ہیں یہ انھیں کی تابشیں، ہیں یہ انھیں کے نام دو

گاہ وہ آفتاب ہیں گاہ وہ ماہتاب ہیں
جمع ہیں ان کے گالوں میں مہر و مہ تمام دو

https://alislami.net

بازیٔ زیست مات ہے موت کو بھی ممات ہے
موت کو بھی ہے ایک دن موت پہ اذن عام دو

اب تو مدینے لے بلا گنبد سبز دے دکھا
حامدؔ و مصطفیٰ ترے ہند میں ہیں غلام دو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شاہد گل ہے مستِ ناز

شاہد گل ہے مست ناز حجلۂ نو بہار میں
نازو ادا کے پھول ہیں پھولے گلے کے ہار میں

آئیں گھٹائیں جھوم کر عشق کے کوہسار میں
بارش غم ہے اشکبار گریۂ بے قرار میں

عشق نے چھوڑی پھلجڑی دل کی لگی بھڑک اٹھی
آتِش گل کے پھول سے آگ لگی بہار میں

آنکھوں سے لگ گئی جھڑی بحر میں موج آ گئی
سیلِ سرشک اُبل پڑا نالۂ قلب زار میں

شوق کی چیرہ دستیاں دل کی اڑائیں دھجّیاں
وحشتِ عشق کا سماں دامنِ تار تار میں

بجلی سی اک تڑپ گئی خرمنِ ہوش اڑ گیا
برق شرارہ بار تھی جلوۂ نورِ یار میں

تابش رُخ سے چار چاند لگ گئے مہر ماہ کو
حُسن ازل ہے جلوہ ریز آئینۂ عذار میں

https://alislami.net

کعبۂ ابرو دیکھکر سجدے جبیں میں مضطرب
دل کی تڑپ کو چین کیا تاب کہاں قرار میں

شاہد گل ہے مصطفیٰ طیبہ چمن ہے جاں فزا
گلشن قدس ہے کھلا صحنِ حریمِ یار میں

سوسن و یاسمن، سمن، سنبل و لالہ نسترن
سارا ہرا بھرا چمن پھولا اسی بہار میں

باغ جناں لہک اٹھا، قصر جناں مہک اٹھا
سیکڑوں ہیں چمن کھلے پھول کی اک بہار میں

سارے بہاروں کی دلہن ہے مرے پھول کا چمن
گلشن ناز کی پھبن طیبہ کے خار خار میں

تم ہو حبیب کبریا پیاری تمہاری ہر ادا
تم سا کوئی حسین بھی ہے گلشن روزگار میں

نکلی نہ کوئی آرزو دل کی ہی دل میں رہ گئی
حسرتیں ہیں ہزار دفن قلب کے ایک مزار میں

خار مدینہ دیکھکر وحشت دل ہے زور پر
دست جنوں الجھ گیا دامن دل کے تار میں

ماہ تری رکاب میں، نور ہے آفتاب میں
بو ہے تری گلاب میں رنگ ترا انار میں

غنچۂ دل مہک اٹھا موج نسیم طیبہ سے
روح شمیم تھی بسی گیسوئے مشک بار میں

شوق کی ناشکیباں سوز کی دل گدازیاں
وصل کی نامرادیاں عاشق دلفگار میں

گردش چشم ناز سے حامدؔ میگسار مست
رنگ سرور و کیف ہے چشم خمار دار میں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

https://alislami.net

ذریعۂ التجا

۱۰ ھ ۱۴

ما و من سے بچائے آل رسول — من و عن ہوں رضائے آلِ رسول
حق میں مجھکو گمائے آلِ رسول — مجھکو حق سے ملائے آلِ رسول
میری آنکھوں میں آئے آل رسول — میرے دل میں سمائے آل رسول
توہی جانے فدائے آل رسول — قدر سمو سمائے آل رسول
سات افلاک زینے پھر کرسی — عرش رفعت سرائے آل رسول
چاند نا چاند کا مدینے کے — لمعۂ حق نمائے آل رسول
ہے ارادہ ترا ارادۂ حق — حق کی مرضی رضائے آل رسول
بعد جسکے نہ ہوگا فقر کبھی — وہ غنا ہے غنائے آل رسول
صِبْغَۃُ اللہ کی چڑھی اپنی — حق کی رنگت رچائے آل رسول
اسکی نیرنگیوں میں ہوں یک رنگ — رنگ وحدت جمائے آل رسول
ہو خودی دور اور خدا باقی — ہو خدا ہی خدائے آل رسول
موت سے پہلے مجھکو موت آئے — میری ہستی مٹائے آل رسول
یوں مٹوں میں کہ مجھ میں مٹ جائے — مجھکو مجھ سے گمائے آل رسول
جیتے جی جی میں میں گزر جاؤں — پھول میری اٹھائے آل رسول
بیڑی کٹ جائے ہر تشخص کی — قید سے یوں چھڑائے آل رسول
یہ خودی بھی فدائے دعویٰ ہے — کردے بے خود خدائے آل رسول
صورت شیخ کا تصور ہو — ہوں میں محو لقائے آل رسول
سر تا پایم فدا سر و پایت — وہ چہ نور و ضیائے آل رسول
دل و جانم فدا سرت گردم — لمعۂ حق نمائے آل رسول
بھردے قطرے کے سینے میں قلزم — نم میں یم کو سمائے آل رسول

https://alislami.net

حَقُّہٗ حق ہو ظاہر و باطن
حق کے جلوے دکھائے آل رسول

دل میں حق حق زباں پہ حق حق ہو
دید حق کی کرائے آل رسول

حق کا دیوانہ ہادیٔ حق سے
حق کی دھومیں مچائے آل رسول

فانی ہو جاؤں شیخ میں اپنے
ہو بہو ہو ادائے آل رسول

فَانِیْ فِی اللّٰہ بَاقِیْ بِاللّٰہ ہوں
توہی تو ہے خدائے آل رسول

یہ تَقَرُّبْ ملے نوافل سے
ہوں حبیب فدائے آل رسول

ہاتھ پاؤں ہو آنکھ کان ہو وہ
عقل بھی ہو فدائے آل رسول

میرے اعضا بنے مرا مولیٰ
مجھ پہ پیار آئے، آئے آل رسول

اس سے دیکھوں سنوں چلوں پکڑوں
مولی دے بندہ پائے آل رسول

میری ہستی حجاب ہے میرا
توہی پردہ اٹھائے آل رسول

قرب حاصل ہو پھر فرائض کا
صوفی کامل بنائے آل رسول

مُلک لَاھُوْت سے اِلَی النَّاسُوْت
ہونے رجعت نہ پائے آل رسول

سیر فِی اللّٰہ اور مِنَ اللّٰہ ہو
درجے سب طے کرائے آل رسول

پھر اِلَی اللّٰہ فنائے مطلق سے
پورا سالک بنائے آل رسول

قید نَاسُوْت سے رہائی ہو
پھیرے میرے بڑھائے آل رسول

شاخ لَاھُوْت پر بسیرا ہو
ہو یہ طائر ہمائے آل رسول

☆☆☆☆☆☆☆☆

یا الٰہی برائے آل رسول

یا الٰہی برائے آل رسول
دل میں بھر دے ولائے آل رسول

سوکھے دھانوں پہ بھی برس جائے
ابر جود و سخائے آل رسول

سر سے قربان تجھ پہ آنکھوں سے
آنکھوں سر سے فدائے آل رسول

https://alislami.net

سُحقِ نعلین رگڑا آنکھوں کا
طوطیا خاکپائے آل رسول
میری بگڑی بنی ہے تیرے ہاتھ
توہی بگڑی بنائے آل رسول
تجھ سے جسکو ملا ملے پیارے
تجھ سے جو پائے پائے آل رسول
تیزئ مہر حشر کا کیا خوف
میں ہوں زیر لوائے آل رسول
بادشاہ ہیں گدا ترے در کے
ہوں گدائے گدائے آل رسول
تاج والوں کا تاج عزت ہے
کہنہ نعلین پائے آل رسول
ٹھنڈی ٹھنڈی نسیم مارہرہ
دل کی کلیاں کھلائے آل رسول
بھینی بھینی سی مست خوشبو سے
دل کی کلیاں بسائے آل رسول
طیب طیبہ ہیں بسی کلیاں
مہکی گلگوں قبائے آل رسول
بھولے بھٹکوں کا خضر ہی تو ہے
راستہ پر لگائے آل رسول
سبز گنبد پہ اڑ کے جا بیٹھوں
شوق کے پر لگائے آل رسول
خاک میری اڑے جو بعد فنا
مدنی ہو ہوائے آل رسول
اب تو گدیہ گروں کی چاندی ہے
ہیں کھرے سکّہائے آل رسول
خم سے آسن جمائے در پہ گدا
کوئی پیالہ پلائے آل رسول

☆☆☆☆☆☆☆☆

پار بیڑا لگائے آل رسول

پار بیڑا لگائے آل رسول
ڈوبے بجرے ترائے آل رسول
جو ہیں اپنے پرائے آل رسول
سب کو اپنا بنائے آل رسول
ٹھوکروں پہ نہ ڈال غیروں کی
ہم ہیں قدموں میں آئے آل رسول
تیرا باڑا ہے بٹ رہا جگ میں
تو ہی دے یا دلائے آل رسول
جھولی پھیلائے ہے ترا منگتا
بھردے داتا برائے آل رسول

https://alislami.net

دے دے چمکار کر کوئی ٹکڑا سگِ در کو رضائے آل رسول
در سے اپنے نہ کر اُسے دُر دُر دُر دے دَر کی رضائے آل رسول
دور دوری کا دَور دَورا ہو دور پھر یہ نہ آئے آل رسول
نگھرے در بہ در بھٹکتے ہیں دے ٹھکانہ برائے آل رسول
تلخیاں ساری دور ہو جائیں مئے شربت پلائے آل رسول
ہیں رضا غوث کے قدم بہ قدم ہیں قدم ان کے پائے آل رسول
جس نے پایہ تمہارا پایا ہے کہہ اٹھا میں نے پائے آل رسول
اپنی قدموں کے نیچے ہے جنت اور قدم ہیں یہ پائے آل رسول
ان کی سیرت ہے سیرت نبوی ان کی صورت لقائے آل رسول
ان کے جلووں میں انکے جلوے ہیں ہر ادا سے ادائے آل رسول
آتے دیکھیں جو اعلیٰ حضرت کو آنکھیں کہہ دیں یہ آئے آل رسول
ہے بریلی میں آج مارہرہ اعلی حضرت ہے جائے آل رسول
قادریوں کا ہے لگا میلہ ہے تماشا ضیائے آل رسول
نوری مسند پہ نوری پتلا ہے اچھا ستھرا رضائے آل رسول
چتھر رحمت کا شامیانہ ہے سر پہ ہے یا رِدائے آل رسول
ہیں پروں سے کئے ہوئے سایہ پرے قدسی جمائے آل رسول
ہیں گھٹا ٹوپ رحمتیں چھائیں پا ہے ظل ہمائے آل رسول
غوث کا ہاتھ ہے مریدوں پر بر زمیں کَالسَّمَاءِ آل رسول
برکاتی برکات کا دولہا شاہ احمد رضائے آل رسول
برکاتی پیار کا سہرا تیرے سر ہے رضائے آل رسول
قادریت دلہن بنی، نوشہ شاہ احمد رضائے آل رسول
نور کا حُلّہ جوڑا شاہانہ نوری جامہ عبائے آل رسول
نور کی چہرے پر نچھاور ہے صدقے ہم سب گدائے آل رسول

https://alislami.net

بیل میری بھی اب منڈھے چڑھ جائے
صدقہ حامدؔ رضائے آل رسول[1]

نغمۂ رسالت

(از تبرکات حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہ العزیز)

ہے عرش بریں پر جلوہ فگن محبوب خدا سُبْحَانَ اللہ
ایک بار ہوا دیدار جسے سو بار کہا سُبْحَانَ اللہ

حیران ہوئے برق اور نظر اک آن ہے اور برسوں کا سفر
راکب نے کہا اللہ غنی مرکب نے کہا سُبْحَانَ
اللہ

طالب کا پتہ مطلوب کو ہے مطلوب ہے طالب سے واقف
پردے میں بلا کہ مل بھی لئے پردہ بھی رہا سُبْحَانَ اللہ

ہے عبد کہاں معبود کہاں معراج کی شب ہے راز نہاں
دو نور حجاب نور میں تھے خود رب نے کہا سُبْحَانَ اللہ

جب سجدوں کی آخری حدّوں تک جا پہنچی عبودیت والا
خالق نے کہا مَاشَاءَاللہ حضرت نے کہا سُبْحَانَ اللہ

سمجھے حامدؔ انسان ہی کیا یہ راز ہیں حسن الفت کے
خالق کا حَبِیْبِی کہنا تھا خلقت نے کہا سُبْحَانَ اللہ

---

(۱) جن ایام میں امام احمد رضا اپنے فرزند گرامی قدر حجۃ الاسلام سے اصلاح احوال کے پیش نظر کسی معاملہ میں ناراض تھے کہ سیدی آل رسول کے عرس سراپا قدس کے موقعہ پر بریلی میں حجۃ الاسلام کی یہ الہامی منقبت پڑھیں گی۔ امام احمد رضا نے منقبت سنکر حجۃ الاسلام کو طلب فرمایا۔ اور اپنے سینے پر لٹایا۔ اپنی رضا وعطا سے نوازا۔ اور ایک بار پھر ''حامد منی انا من حامد'' کی تصدیق فرمائی راقم الحروف سے حضرت شیخ الحدیث مولانا تقدس علی خاں کا ارشاد۔

https://alislami.net

امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی بارگاہ میں

نزرانۂ عقیدت

اے رضا مرتبہ کتنا ہوا بالا تیرا
ہند تو ہند عرب میں ہوا شہرہ تیرا

نام اعلیٰ ہے تیرا حضرت اعلیٰ تیرا
کام اولیٰ ہے ترا اے شہہ والا تیرا

کوئی کیا جانے بڑا کتنا ہے رتبہ تیرا
اصفیا چومنا چاہیں وہ ہے تلوا تیرا

کارِ تجدید ادا کرتا تھا خامہ تیرا
سر پہ باطل کا اُٹھا کرتا تھا تیغا تیرا

کتنا اونچا کیا اللہ نے رتبہ تیرا
غوث اعظم کو کیا آقا و مولےٰ تیرا

تیرے اچھوں نے کیا ہے بڑا اچھا تیرا
پھر بھلا کیا کوئی بدخواہ کریگا تیرا

نسبت آلِ رسولی بھی عجب نسبت ہے
غوث تک لے گیا تجھکو یہ وسیلہ تیرا

عمر کا تیرہواں سن ماہ دہم چار ہی دن
اتنی مدّت میں ہوا عِلم کا چرچا تیرا

اس صدی کا تو مجدد تو زمانے کا امام
اہل حق چلتے ہیں جس پہ وہ ہے رستہ تیرا

تجھکو اللہ نے ہر فضل عطا فرمایا
کون سا علم کہ جس میں نہیں حصّہ تیرا

تجھ پہ ہے اک تنِ بے سایہ کا ایسا سایہ
پھیلتا جاتا ہے ہر سمت اجالا تیرا

اِس زمانے میں کوئی تجھ سا نہ دیکھا نہ سُنا
غوث اعظم کی کرامت تھی سراپا تیرا

ہر جگہ منظر اسلام نظر آتا ہے
تیرا گھر کوچہ و بازار محلہ تیرا

آج تک بھی ترے شاگرد کے شاگردوں سے
قصر باطِل میں بلند ہوتا ہے نعرہ تیرا

مسلکِ حق کی ضمانت ہے ترا نام رضا
شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا

تیری ہر بات ہے آئینہ حق و باطِل
تیرے ہر کام میں ہے رنگ نرالا تیرا

فاضل ایسا کہ دیا رب نے تجھے فضل کثیر
عالم ایسا کہ ہر عالم ہوا شیدا تیرا

ہر ورق تیرا شریعت کی دلیلِ روشن
ایک قانون مکمل ہے فتاویٰ تیرا

https://alislami.net

تیری تحریر پہ انگشت بدنداں تھا عرب — تیری تقریر تھی کہ قادری تیغا تیرا
ترجمہ وہ کیا قرآن کا کنزالایماں — حشر تک جاری یہ فیضان رہیگا تیرا
تونے عنوان یہ ایمان کا دنیا کو دیا — عشق سرکار دوعالم تھا وظیفہ تیرا
میں رضا کار رہا تیرا سفر ہو کہ حضر — نام ہر بار میں لیتا رہا آقا تیرا
کارنامہ تری تجدید کا اللہ اللہ — مسلک اہل سنن بن گیا رستہ تیرا
تونے ایمان دیا تونے جماعت دیدی — اہلسنت پہ ہے احسان یہ آقا تیرا

مصطفےٰ (۱) کا ترے خادم ترے حامد (۲) کا غلام
خوشترؔ بندۂ دربار ہے تیرا تیرا

معروضہ
فقیر قادری سگ بارگاہ رضوی محمد ابراہیم خوشتر صدیقی
غفرلہ المولی القوی
خانقاہ قادریہ رضویہ ڈربن جنوبی افرقہ

---

(۱) حضرت مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری رضوی نوری قدس سرہٗ النوری
(۲) حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں قادری رضوی نوری

https://alislami.net

”الحمد للہ بڑی مسرت اور شادمانی کا مقام ہے کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ علیہ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہونے والی ایک سرشار اور باخود خبردار ہستی یعنی الحاج حافظ قاری مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری سربراہ امور مذہبیہ برطانیہ، جنوبی افریقہ، ماریشس، بانی و سربراہ سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل سلمہ اللہ الباری، جو صرف اعلیٰ حضرت نور اللہ مرقدہ کے شیدائی نہیں بلکہ خانوادۂ رضویہ سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں اور اس خانوادہ کے خلیفہ ماذون و مجاز ہیں، اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے شہزادۂ اکبر یعنی حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی جامع اور مبسوط سوانح حیات کی نگارش کو اپنا مقصد حیات بنایا۔ اور حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تار و پود کو سنوارا اور آراستہ کیا۔ جن کا سررشتہ امتداد زمانہ کے ہاتھوں جگہ جگہ سے گم تھا۔ تذکرۂ جمیل کا اسلوب بیان نہایت دلکش اور دلچسپ ہے، زبان اور بیان میں ژولیدگی نہیں ہے جو کچھ کہا ہے وہ نہایت سادگی اور پرکاری کے ساتھ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت حجۃ الاسلام کے مزار اقدس پر اپنی رحمتوں کی بارش فرمائے، اور ان کے سلسلہ کو رہتی دنیا تک قائم و دائم رکھے۔“

~ ادیب شہیر حضرت علامہ شمس الحسن شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ~

https://alislami.net

www.raza-e-khushtar.org